بمنِ معین مطلق و فیض توفیق خدای برحق

این کتاب مستطاب مقبول طبع اولی الالباب محتوی حالات علماء کبار مسمّی بہ

۱۳۰۹ ہجری

از تالیفات عالم اجل عارف اکمل رئیس باتوقیر حامی صنوف کرم جناب مولوی حافظ

ثمرہ دوم ثمرات الانظار فی ما مضی من الآثار

محمد شوکت علی ادام اللہ فیضہ الخفی والجلی ابن عالیجناب چودھری [illegible] شمس علی [illegible]

۱۸۹۲ عیسوی

باہتمام اقل الانام سید محمد عابد علی ابن عالم علوم خفی وجلی مولوی سید محمد معشوق علی

در مطبع علوی واقع شہر لکھنؤ رونق انطباع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَعَلَّمَہُ الْبَیَانَ وَجَعَلَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ بِحُسْبَانٍ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الَّذِیْ ھُوَ اَفْصَحُ مَنْ نَطَقَ بِاللِّسَانِ وَھُوَ سَیِّدُ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الْمُبَشَّرِیْنَ بِجَنَّۃٍ وَرِضْوَانٍ وَالْمُؤَیَّدِیْنَ بِالْحُجَجِ وَالْبُرْھَانِ بعد حمد خدای جل و علا و نعت محمد مصطفی کے کہتا ہے بندۂ پابگل حرص و ہوا حریق آتش عصیان و خطا غوطہ زن دریای جرم لا انتہا تشنہ لب آب رحمت خدا محمد شوکت علی بن مسند علی بن منصب علی سندیلی یہہ ثمرۂ دوم ہے ثمرات اربعہ کتاب ثمرات الانظار فی ما مضی من الآثار سے بیچ بیان حالات اساتذۂ کرام و معلمان ذوی الاحترام کے پوشیدہ و مستتر نہ ہے کہ بموجب وعدۂ دیباجہ ثمرۂ چہارم جو تصنیف بین مقدم الثمرات ہے اور مشتمل اوپر سوانح عمری و حالات خاکسار پر مبنیات ہے خطبہ اس ثمرہ کا بھی علیحدہ لکھا گیا تا جزو کتاب و کتاب براسہ کرنے کا اختیار حاصل رہے ذہن نشین خواطر ارباب انصاف ہووے کہ جیسے عادت اہل تالیفات کی ہے کہ ممدوحان خصوص اوستاذان و پیران و مورثان کی بیحساب و شمار و بلا عدد و احصا مدح و ثنا مین اطراد و مبالغہ کرتے ہین ویسا اس عاجز نے نہین کیا اور اس امر کو ناپسند سمجھا چونکہ حالات تفصیلی اوستاذان سے نابلد ہون لہذا حالات اجمالی پر مقتصر ہون

اور اس ثمرہ مین چند اثر اور ہر اثر مین چند نظر ہین واللہ المستعان وعلیہ التکلان پوشیدہ نرہے
کہ مولانا تراب علی صاحب مغفور اگرچہ اوستاذ آخرین عاصی کے تھے مگر چونکہ بہت علوم
اونسے پڑہے تھے اور خاتمہ پڑہنے اور فراغ کا اونکی ذات بابرکات سے ہوا تھا لہذا ذکر
اوس جناب کا اول لکھا گیا

اثر اول بیچ ذکر مولانا تراب علی صاحب کے اس اثر مین چند نظر ہین نظر اول بیچ ذکر نام وکنیت ولقب وولادت مولانا صاحب ممدوح

نام آپکا تراب علی تھا چنانچہ مہر اول مین یہی منقوش تھا تراب علی ۱۲۴۵ اور سجع آپکے اسم شریف
کے دو تھے ایک مصرعہ سرمۂ چشم من تراب علی + اور دوسرا اللہم یعلی تراب علی اسکو
گاہ گاہ اپنی دستخطون مین بھی تحریر فرماتے تھے اور اسکی مہر کندہ نہین کرائی تھی اور
کنیت اور لقب آپکا ابو البرکات رکن الدین محمد تھا بعد حج کے جب آپنے مہر ثانی کندہ کرائی
تھی اوسمین یہی منقوش تھا ابو البرکات رکن الدین محمد ۱۲۶۱ اس مہر کے بعد دستخط مین یہہ عبارت زائد
کرتے تھے المدعو اتر العلی اور کبھی دستخط مین بدون کسی سجع اور لقب کے فقط نام اپنا تراب علی
لکھدیتے تھے اور آخر عمر مین جناب موصوف نے ایک مہر اور کندہ کرائی تھی اوسمین یہہ منقوش
تھا تراب علی اور یہہ مہر بعد گم ہونے پہلی مہر کی تھی ولادت آپکی سنہ ۱۲۱۳ ہجری مین بمقام لکھنؤ
عہد نواب سعادت علیخان مین ہوئی چنانچہ لفظ برخوردار مادۂ تاریخ ولادت ہے **نظر دوم**
بیچ نسب کے مولانا صاحب والا مین حضرت مصعب ابن زبیر ابن عوام کے ہین اور نسبت نامہ
آپکا حسب تحریر شیخ نیاز علیخان صاحب برادر زادہ حقیقی آپکے تا حضرت مخدوم سماء الدین
اس طور پر ہے مولانا تراب علی بن شیخ شجاعت علی بن مفتی فقیہ الدین بن مفتی محمد نوح
عرف مفتی محمد دولت بن مفتی ابو البرکات مصنف فتاوی مجمع البرکات ابن شیخ حسام الدین
ابن شیخ سلطان ابن ہاشم ابن شیخ رکن الدین ابن مولانا مفتی محمد جمال خان ابن مولانا
نصیر الدین ابن مولانا مخدوم شیخ سماء الدین اور مخدوم صاحب سے تا حضرت مصعب ابن زبیر

رضی اللہ عنہ بموجب کتاب مفتاح العارفین تصنیف شیخ زین العابدین عرف شیخ اوہن
دہلوی جد مادری شیخ عبد الحق محدث دہلوی یون ہے مخدوم شیخ سار الدین بن فخر الدین
عرف شیخ احمد بن جمال الدین بن اسمعیل بن ابراہیم بن شیخ حسن بن شیخ کمال الدین بن شیخ
حسن ثانی بن عیسے بن نوح بن داؤد بن یعقوب بن ایوب بن عبد الہادی بن عیسے ثانے
بن مصعب بن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن عوام اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے تا ابو البشر
آدم علیہ الصلاۃ والسلام محتاج تحریر کا نہین ہے کتب سیر مین سب لکھا ہے جو چاہے دیکھلے
اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ قریشی ہم جدی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی
پھوپھی زاد بھائی تھے صفیہ بنت عبد المطلب کے بیٹے تھے اور حضرت خدیجۃ الکبرے رضی اللہ
عنہا کے چچازاد بھائی تھے اور منجملہ عشرہ مبشرہ کے تھے پوشیدہ نرہے کہ مولانا صاحب ممدوح
کے سلسلۂ آبائی مین بہت بزرگوار علمار کرام ومشائخ عظام گذرے اور بڑے بڑے عہدہاے
جلیلہ ومناصب علیہ پر از جانب سلاطین ممتاز و سرافراز رہے اور اس خاندان مین اطبار
بھی اچھے اچھے ہوئے بعض اطباء اب بھی موجود ہین پس مناسب ہے کہ کچھ اکابر و نامورا ن
و رئیسان اس سلسلہ کا حال مختصر اس اثر کی نظر نہم مین لکھا جاے تا صفحۂ روزگار پر یادگار رہے
نظر سوم بیچ ذکر اساتذہ آپکے آپنے چند اوستادون سے تحصیل علم کی ہے ایک
مولوی سید محمد مخدوم صاحب خلف حافظ محمد نواز ولد مولوی عبد السمیع بن سید محی الدین
ساکن لکھنو چونکہ آپ بڑے عالم اور قانع وصابر ومحقق و مدرس تھے اگر کچھ حال آپکا جو مولانا
تراب علی صاحب کے پاس لکھا تھا و نیز زبانی دیگر اشخاص کے سنا ہے ضمنا لکھا جاے تو بہت
اچھا ہوگا پس مولوی سید مخدوم صاحب فرماتے تھے کہ سید تاج الدین حاجی حرمین شریفین
جنکی قبر متصل دروازۂ فرنگی محل کے ہے ہمارے جد ہین آونکے جد سید محمد مشہد مقدس سے
آکر دہلی مین استقامت پذیر ہوئے تھے چنانچہ قبر اونکی شہر دہلی مین متصل حوضہ ہے اور
سید محی الدین سید واڑہ لکھنؤ مین کہ جسکو اب بشہٹی کہتے ہین اقامت گزین ہوئے

اور آبا و اجداد مولوی صاحب کے سرکار سلاطین دہلی مین بعہدہای جلیلہ و منصب داری
مامور رہے چنانچہ سید علی اصغر منجملہ اجداد مولوی صاحب کے بارہ برس اورنگ زیب
عالمگیر بادشاہ کے ساتھہ جنگ ابو الحسن تاناشاہ مین مشغول رہے بعد فتح بلا اجازت
بادشاہ خانہ نشین ہوگئے پہر ایک گاؤن متصل لکھنؤ عالمگیر نے معاف کردیا زمان شجاع الدولہ
تک معافی بحال رہی اور مختار الدولہ طباطبائی نائب آصف الدولہ نے دو روپیہ یومیہ
خرچ مسجد و مدرسہ سرکار آصفی سے بنام مولویصاحب کے جاری کرادیا تا زمان نواب
سعادت علیخان جاری رہا پہر موقوف ہوگیا خواجہ حسین صاحب نے نواب سعادتعلیخان
سے ایک روز السند ادیومیہ مولویصاحب کا ذکر کیا اونہون نے کہا عرضی مولوی
مبین صاحب کی آئی تھی اونکا یومیہ مسدودہ ہمنے جاری کردیا خواجہ حسین و خدام
مولویصاحب نے بہت عرض کیا کہ آپ عرضی کا حکم دیوین آپنے فرمایا کہ مینے کبھی بطلب
دنیا عرضی نہین لکھی توکل پر چھوڑدو پہر نہ آپنے عرضی لکھی اور نہ یومیہ جاری ہوا باوجود
کہ نواب سعادت علیخان نے اٹھارہ برس حکومت کی مگر آپنے کبھی کچھہ نہین کہا نواب آصف الدولہ
و حیدر بیگ خان نے معرفت نواب برہان علیخان پسر نواب معز الدین خان پیغام ملاقات
دیا مگر آپ نے منظور نہین کیا اور یہہ فرمایا پہر مجکو لوگ گھیرے رہین گے درس و عبادت مین
خلل ہوگا نواب ہسٹن صاحب گورنر جنرل کلکتہ سے لکھنؤ مین آئے علی ابراہیم خان داروغہ
عدالت بنارس کو مولوی صاحب کے پاس بھیجا کہ مینے ایک مدرسہ کلکتہ مین قائم کیا ہے آپ
وہان تشریف فرما ہو تعلیم و درس فرماوین آپ نے کہا کہ مین یہہ چاہتا ہون کہ لکھنؤ
مین مرون یہان کے مسلمان میری نماز جنازہ پڑہین مین کلکتہ مین نجاؤنگا پہر گورنر صاحب نے
نواب آصف الدولہ سے فرمایا کہ آپ کہین شاید کہ آپ کے کہنے سے منظور کرین نواب صاحب نے
مولوی فضل عظیم خان کو بخدمت مولویصاحب بھیجا اور درخواست قبول فرمانے عہدہ
مدرسی مدرسہ کلکتہ کی کی مولوی صاحب نے وہی جواب دیا پہر نواب آصف الدولہ نے کہا کہ اگر

اگر بالفرض مولوی صاحب کا ارادہ بھی ہوتا تو مین کیونکر گوارا کرتا کہ جو شخص صبح سے پہر رات تک
درس و تدریس قرآن و حدیث مین مشغول رہے وہ میرے شہر سے چلا جاوے اور یہہ برکت
موقوف ہووے راجہ ٹکیت رای دیوان نواب آصف الدولہ آپ کے بڑے معتقد تھے اونھون نے
بلا اطلاع آپکی ملازمت حاصل کی اور بلا درخواست آپکے کئی موضع سرکار آصف الدولہ سے معاف
کرائے اور فرمان معافی کا لکھوا کر دیگئے دوسرے روز آپ نے فرمان پھیر دیا اور فرمایا کہ شب کو مین
اسی سوچ مین رہا کہ ان دیہات کا انتظام کرون اور فلان شخص کو مقرر کرون اور اس طور پر خرچ
تجویز کرون پس ہرگاہ قبل قبضہ کے یہہ کیفیت گذری اور نیند نہین آئی اور مشغولی اور عبادت مین
خلل ہوا پس مین اسکو پسند نہین کرتا ہون ہرچند خدام و تلامذہ و اہل و عیال و مولوی غلام مرتضی
داماد مولانا و راجہ ٹکیت رای بہت مانع استرداد فرمان ہوئے مگر آپ نے منظور نہین کیا باوصف
تنگی معاش و عسرت خرچ پروانہ واپس کر دیا اور مولوی سید مخدوم صاحب شاگرد ملا نظام الدین
ولد ملا قطب الدین سہالوی کے تھے مولانا عبد العلی بحر العلوم کے ہم سبق تھے اور مولوی مفتی
محمد یعقوب جد مفتی محمد اصغر لکھنوی کے بھی شاگرد تھے پھر بعد شادی کے دہلی مین بخدمت شاہ
ولی اللہ صاحب محدث دہلوی حاضر ہوکر علم حدیث و دیگر علوم وہان پڑھے پھر لکھنؤ مین مراجعت
کرکے خانہ نشین ہوئے قریب پچاس برس درس و تدریس مین مشغول رہے آپکے بہت ہندو
و مسلمان شاگرد تھے کیونکہ آپ عربی و فارسی سب پڑھاتے تھے چند سال آخر عمر مین آپ نابینا رہے
اور بہت ضعف دماغ تھا یہانتک کہ حرکت اور جنبش پلنگ سے آپکو ایذا ہوتی تھی حالت نابینائی مین
صرف و نحو و فارسی و حدیث و تفسیر پڑھاتے تھے منطق اور حکمت کو چھوڑ دیا تھا آپکے کوئی لڑکا
نہ تھا ایک لڑکی تھی مولوی غلام مرتضی صاحب کو بیاہی تھی اونکے بیٹے سید احمد تھے اور اونکے
بیٹے سید محمد تھے اور وفات آپکی سنہ ۱۲۲۷ ہجری لکھنؤ مین ہوئی اور محلہ ستھی مین متصل مسجد و مدرسہ
کے آپکی قبر ہوئی اور آپکی کوئی تصنیف نہین ہے **دوسرے مولوی مظہر علی ساکن لکھنؤ**
شاگرد مولوی ظہور اللہ صاحب کے تھے اور سوداگری کرتے تھے اسواسطے بلقب مولوی منظر علے

سوداگر مشہور تھے آپکے کئی بیٹے تھے کچھہ درسی کتب بھی پڑہے تھے اور آپکی قبر تکیہ بدر علی شاہ
مین تھی مولوی تراب علی صاحب آپکا عرس وہان جاکر کرتے تھے سن و ماہ و تاریخ معلوم نہین ہے
تیسرے مولوی محمد اسمعیل مرادآبادی ولد مولوی وجیہہ الدین آپ شاگرد مولوی
محمد مبین لکھنوی فرنگی محلی اور مولوی پیر بخش ساکن موضع کچھوچھہ شاگرد مولوی ظہور اللہ لکھنوی
کے تھے اونکو عربیت اور ادب مین زیادہ توغل تھا شرح تہذیب یزدی کا ایک حاشیہ اونکا تصنیف
ہے اور کچھہ مختصر و ناتمام و غیر مشہور دو چار تصنیف اور بھی ہین بزمانہ نصیر الدین حیدر بادشاہ مین
برسم سفارت لندن گئے تھے اسواسطے لندنی مشہور ہوگئے ہنگام مراجعت لندن اثناہی راہ مین
بمقام بمبئی بتاریخ اٹھارہوین ربیع الاول ۱۲۵۳ھ ہجری مین انتقال کیا اور اوسی شہر مین دفن ہوئے
آپ کی ایک لڑکی تھی کوئی لڑکا نہ تھا اور اونکے والد شاگرد بحر العلوم مولانا عبد العلی لکھنوی فرنگی محلی
کے تھے اور سرکار شاہ لکھنؤ مین داروغہ عدالت بھی ہوئے تھے اور اونکے دوسرے بیٹے مولوی
جمیل الدین وہ بھی صاحب علم تھے **چوتھے حکیم رضی الدین خان** حکیم صاحب موصوف
اولاد مخدوم شیخ سماء الدین مرحوم سے رہنے والے امروہہ کے فرزند و شاگرد ارشد اپنے والد
حکیم قوام الدین خان کے تھے اونکو ۲۹ سنہ جلوس محمد شاہ مین برسالہ قمر الدین خان منصب پانصدی
ذات تھا وہی منصب حکیم فیروز علی خان خلف الصدق اونکے کو ۶ سنہ جلوس شاہ عالم عالی گوہر مین
برسالہ صاحب عالم مرزا محمد اکبر شاہ حاصل ہوا آپکے کوئی اولاد پسری نہ تھی ایک لڑکی تھی جسکا عقد
ساتھہ شیخ نثار علی ولد شیخ شجاعت علی برادر خرد مولوی تراب علی صاحب کے ہوا تھا اونکے فرزند
رشید حکیم نیاز علی خان صاحب ہین مولانا صاحب شاگرد آپکے علم طب مین تھے اور امروہہ مین چندے
آپ نے مطب و معالجہ بھی کیا تھا پھر یہ کام ترک کردیا درس و تدریس و تصنیف و تالیف مین تاحیات
شب و روز مشغول رہے اور قبر حکیم صاحب کی امروہہ مین ہے اور اونکے والد حکیم قوام الدین خان
و چچا حکیم امام الدین خان کی قبر دہلی مین ہے اوس زمانہ تک آمد و رفت دہلی جاری تھی **پانچوین**
مولانا ولی اللہ صاحب لکھنوی آپ بیٹے شیخ حبیب اللہ بن مولوی محب اللہ

بن مولوی احمد عبدالحق بن مولوی محمد سعید بن ملا قطب الدین شہید سہالوی کے ہین اور آپ
شیخ انصاری اولاد حضرت ابو ایوب انصاری سے ہین قدیم باشندہ قصبہ سہالی کے تھے
پھر انکے بزرگون کی اقامت شہر لکھنؤ فرنگی محل مین ہوئی اور آپ کی تصنیفات حسب ذیل ہین۔
شرح مسلم الثبوت مسمی بنفائس الملکوت۔ تفسیر معدن الجواہر۔ حاشیۂ ہدایہ فقہ ہر دو جلد اخیر
حاشیہ حاشیۂ کمالی بر شرح عقائد جلالی۔ حواشی زواہد ثلثہ حاشیۂ صدرہ شرح غایۃ العلوم
و معارج العلوم۔ تذکرۃ المیزان۔ تکملہ شرح سلم مولوی عبدالحق۔ تکملہ شرح سلم ملا حسن۔
رسالہ تشکیک۔ کشف الاسرار فی خصائص سید الابرار۔ مرأۃ المؤمنین و تنبیہ الغافلین فی مناقب
آل سید المرسلین۔ آداب سلاطین۔ عمدۃ الوسائل۔ الاغصان الاربعہ للشجرۃ الطیبہ۔
آپ شاگرد اپنے والد و مولوی محمد مبین کے تھے اور بڑے بڑے عہدہ ہای جلیلہ پر ممتاز رہے اور
ہمیشہ مشغول درس و تدریس و تالیف رہے اور بعمر اٹھاسی برس بتاریخ دسوین صفر ۱۲۳۸ ہجری مین
کلمہ گویان انتقال فرمایا مولانا تراب علی صاحب فرماتے تھے کہ مینے کوئی کتاب خاص آپ سے نہین
پڑہی مگر حالت درس طلبہ مین جب کوئی مقام حل نہین ہوتا تھا تو آپ کی خدمت مین جاکر حل
کراتا تھا چونکہ یہ بھی تحصیل علم ہے لہذا بزمرۂ اوستاذان جناب مولانا صاحب کے آپکا بھی نام لکھا
گیا اور آپکی قبر مولوی انوار الحق صاحب کے باغ مین ہے **نظر چہارم بیچ ذکر تلامذہ کے**
جناب ممدوح کے تلامذہ بیحد و حساب و بکثرت تمام ہین کیونکہ آپ ایام طالب علمی سے تا وفات
ہمیشہ پڑہاتے رہے اور ملکون ملکون مین اتفاق اقامت کا رہا مثل لکھنؤ و امروہہ ضلع مرادآباد
و سندیلہ ضلع ہردوئی و خیرآباد ضلع سیتاپور و مارہرہ ضلع ایٹہ و بانس بریلی و ورسترا
ضلع غازی پور مگر زیادہ زمانہ تشریف رکھنے کا سندیلہ و لکھنؤ و ورسترا مین ہوا اور ہنگام
اقامت لکھنؤ و ورسترا و مارہرہ مدارس مین درس دیتے رہے چنانچہ لکھنؤ مین بمدرسہ شاہی
زمان نصیر الدین حیدر بادشاہ مین بعہدۂ مدرسی از جانب بادشاہ اور ورسترا مین بھی بہت
دنون بعہدۂ مدرسی از جانب حاجی عبدالغفار تاجر عراقی اور مارہرہ مین نیز بعہدۂ مدرسی از

جانب آل رسول و صاحب عالم عرف اچھے میان ملازم تھے صدہا طلبہ کو درس دیتے رہے
طلبا رکی نہ آپنے اپنی حیات مین نام لکھے اور نہ کسی عزیز و قریب و شاگرد نے آپ سے پوچھکر
لکھا اور اس قسم کی تحریر کی رسم و عادت درمیان علما کے کہین جاری نہ تھی و نہ ابتک ہے
پس شمار و تصریح اسمار ناممکن ہے خصوص تلامذہ ایسے مدرس کے کہ بہ نسبت اکثر علماے
زمانہ شغل آپکا بدرس زیادہ تر تھا تا اینکہ بہت طلبا رکو آپکے پاس نوبت فراغ کی پہونچی
اور طلبہ ولایتی و پردیسی بہت پڑھ پڑھ کر اپنے گھرون اور ملکونمین چلے گئے اونکے
نام و وطن کا کچھ پتہ و نشان نہین ہے ایسے مدرس و طلبہ پرور کا اس دار فانی سے اوٹھجانا
کمال بدقسمتی اہل زمانہ و مقام حسرت و افسوس کا ہے مگر جسقدر نام طلبہ مجکو یاد تھے اور مینے اونکو
دیکھا تھا اور ارسطوی زمن حکیم شیخ بندہ حسن صاحب ہمشیرہ زادہ حقیقی جناب مولانا صاحب موصوف
کے و دیگر اشخاص و خوانندگان و ہم سبقان سے دریافت ہوا وہ درج کتاب کرتا ہون اوسکی فہرست یہ ہے

فہرست اسمای تلامذہ مولانا ممدوح

راقم الحروف محمد شوکت علی سندیلی - مولوی انور علی مرادآبادی - مولوی مرزا محمد علی لکھنوی
مجتہد شیعہ حال کلکتہ مین بسرکار واجد علی شاہ ملازم ہین - حکیم پناہ علی خان عرف پنو خان
شیعی لکھنوی ساکن محلہ مفتی گنج - حکیم حسین علی لکھنوی ساکن محلہ مینا بازار - حکیم عبد اللہ
عرف حکیم عبو کشمیری - حکیم غلام علی لکھنوی محلہ نوازگنج - حکیم خیرات علی لکھنوی - حکیم
مظفر حسین خان شیعی لکھنوی ولد مسیح الدولہ بہادر حکیم مرزا علی حسن خان ولد حکیم مرزا علی نقی خان
حکیم طالب علی لکھنوی محلہ تھوئی ٹولہ - حکیم محمد حسن خان لکھنوی ولد نواب محمد شمس الدین خان
نبیرۂ حافظ الملک نواب حافظ رحمت خان بہادر والی صوبہ روہیلکھنڈ ساکن رستم نگر -
حکیم محمد جعفر ولد حکیم عبد اللہ عرف عبو ساکن لکھنؤ محلہ مینا بازار - حکیم محمد صادق ولد حکیم
عبد اللہ موصوف - حکیم بندہ حسن ہمشیرہ زادۂ حقیقی جناب مولانا ممدوح - حکیم
مخدوم بخش ولد حامد بخش لکھنوی برادرزادہ جناب مولانا ممدوح - حکیم نیاز علیخان برادرزادہ

حقیقے جناب موصوف ساکن امروہہ - حکیم امجد علیخان شیعی ولد حکیم ابو علیخان ساکن امروہہ -
مولوی محمد جعفر ابن سید شاہ ولی اللہ مخدوم زادہ سندیلی - حکیم الطاف حسن موہانی -
مولوی سید کمال الدین حسین موہانی شیعی ولد سید حکیم نظام الدین ولد سید تمر الدین
مولوی حکیم عبد الرحیم ساکن صوبہ بہار ضلع عظیم آباد - عبد الکریم ساکن عظیم آباد - مولوی
نصیر الدین ساکن شاہجہان پور جو طب مین شاگرد حکیم بندہ حسن کے ہین - مفتی محمد علی ولد
مفتی محمد یار ساکن اسلام آباد عرف چٹ گاؤن ملک بنگال جو بزمرۂ طلبہ غریب خانہ پر مقیم تھے
مولوی سید احمد ساکن امروہہ - محمد حسین ولد غلام قادر خان ساکن شاہجہان پور
مصنف ریاض الفردوس - محمد یحیی پیرزادہ ساکن ردولی حال تحصیلدار پنشن یافتہ - مولوی
سید علی حسین شیعی ولد سید محمد علی ساکن امروہہ پیش نماز - مولوی کریم الزمان ولد
نہال الدین بنجارہ عرف منو ساکن سندیلہ - منشی کاظم علی ولد منشی یوسف علی ساکن
سندیلہ - مولوی رضی الدین ولد محمد ماجد ولد ملا محمد دائم ساکن سندیلہ - حکیم محمد نسیم ولد
حکیم محمد یعقوب ساکن لکھنو محلہ جھوائی ٹولہ - سید محمد ولد سید احمد نواسۂ مولوی سید محمد مخدوم
ساکن لکھنؤ - سید مظہر علی ولد سید مظفر علی مخدوم زادہ ساکن سندیلہ - ملا محمد محسن کہ در غریب خانہ
بزمرۂ طلبہ مقیم بودند - مولوی حافظ محمد کاظم علی دریاآبادی - مولوی اشرف الدین - مولوی
رحیم الدین - مولوی محمد حسن ولد مولوی سیاوت حسین ولد مولوی محمد شفاعت ساکن امروہہ
مولوی محمد حسین عرف چھون ساکن امروہہ - مولوی امیر حسن سہسوانی - مولوی سید اولاد احمد سہسوانی
مولوی سراج احمد سہسوانی - مولوی محمد حبیب الرحمن ولد احمد زمان اسیونی - مولوی مرزا
رحیم اللہ ساکن رای بریلی - مولوی سید محمد علی ساکن سیتاپور - مولوی مہدی حسن ولد
حافظ عبد العزیز ساکن لکھنؤ محلہ کٹرہ بزن بیگ خان - مولوی طالب الحق ساکن ملک پورب -
حکیم عبد العلی ولد حکیم عبد اللہ ساکن لکھنؤ محلہ میا بازار - ملا سلطان ولایتی ساکن ملک غزنین -
ملا محمد گل ولایتی ساکن کوٹھہ ضلع پیشاور حال ساکن خالص پور ضلع لکھنؤ کہ در غریب خانہ بزمرہ طلبہ بودند

ملا اسرار قل بخاری - ملا موسی ولایتی ساکن ضلع ملتان - ملا ہارون ولایتی - ملا صاحبزاده
ولایتی ساکن ملک یغان - ملا مهدی شاه ولایتی ولد حسام الدین ساکن کوٹھه ضلع پیشاور که در غریب خانه
بزمرهٔ طلبه بودند - ملا ظریف شاه بخاری که مقبرهٔ شان در گوالیار هست و بر غریب خانه بزمرهٔ طلبه
تشریف میداشتند - ملا نثار احمد ولایتی ساکن ملک قندهار - حافظ ساطع که بر غریب خانه بزمرهٔ
طلبه اقامت داشتند و باشندهٔ ملک مشرق بودند - ملا رجب ولایتی ساکن ضلع پیشاور - مولوی
غنی نقی شیعی مهتمم ترجمهٔ قاموس موسوم بسلطان اللغات - مولوی داود علی ساکن سرسی ضلع
مراد آباد که بزمرهٔ طلبه بر غریب خانه تشریف میداشتند - مولوی منور علی - مولوی محمد خان لکهنوی
مرید مولانا عبد الرحمن شارح کاسرة الاسنان - مولوی حسین علی شاه ولد شاه محمد فاضل ساکن لکهنؤ
مولوی شمس الدین مرید و مقیم مسجد شاه عبد الرحمن - مولوی نثار علی - مولوی شمس الدین
ساکن [illegible] مولوی محمد حسن صدر الصدور ساکن نیوتنی - عبد الرحمن خان ولد حاجی
محمد روشن خان صاحب مطبع نظامی - مولوی محمد زکریا ولد محمد یحیی کشمیری ساکن لکهنؤ محله
سعادت گنج - ملا احمد منیر ولایتی که بزمرهٔ طلبه بر غریب خانه اقامت داشتند - منیر الدین -
مولوی محمد اسمعیل ساکن لکهنؤ - ملا حاجی سید محمد ولایتی - بدری کایتهه ساکن لکهنؤ جمیل الرحمن
مراد آبادی برادر مولوی محمد اسمعیل لندنی - محمد ولی ولد مراد الله ولد مولوی محمد اشرف
ساکن لکهنؤ - مولوی محمد سید سرفراز علی ولد میر محفوظ علی سندیلی - مولوی عبد القادر شاه
ابن جمیل الدین احمد عرف کلو میان ساکن سندیله من ابنای مولوی حمد الله صاحب چودهری
تجمل حسین شیعی ابن چودهری سبحان عطا ساکن سندیله برادر پهوپهی زاد راقم - مولوی
حشمت علی ابن اطیع الله سندیلی من ابنار مولوی حمد الله صاحب - مولوی باقر علی ابن
اصلح الدین سندیلی من ابنار مولوی حمد الله - مولوی رکن الدین ساکن حصار - ملا محمد مراد
ساکن بخارا - مولوی شیخ عالم علی ابن شیخ سالم علی بروهه سندیلی - مولوی شیخ علی حسین
مخاطب به سیف الله خان نائب منشی جمال الدین خان مدار المهام ریاست بهوپال ولد شیخ فیض الله

ساکن سانڈی - اکبر علی ساکن لکھنؤ - حافظ مولوی عبد الرحیم ساکن مؤ ضلع اعظم گڈہ - حکیم مولوی
عبد اللہ ساکن مؤ ضلع اعظم گڈہ - حکیم مولوی اسد اللہ ساکن مؤ ضلع اعظم گڈہ برادر حقیقی حکیم
مولوی عبد اللہ موصوف - مولوی آلہی بخش ساکن قصبہ مؤ ضلع اعظم گڈہ - مولوی عبد الحق شاہ
ساکن گورکھپور مہاجر مکہ شریفہ - مولوی عبد العزیز ابن منشی صاحب علی ساکن گوسی ضلع اعظم گڈہ
حافظ مولوی سید احمد ولد سید امیر مشہور بہ ملا صاحب ساکن کوٹھہ ضلع پیشاور - ملا محمود ولایتی
ملا حکیم محمد نواب ساکن نونی ضلع مردان ملک پیشاور الحال مہاجر مکہ معظمہ - مولوی غلام رسول
ساکن پنجنار ضلع پیشاور - چودھری جاوید علی ابن چودھری حشمت علی سندیلی - مولوی
عبد الحی ساکن سہارنپور - مولوی بہاء الدین خان ولد ضیاء الدین ولد مولوی حسام الدین
ساکن قدیم کوہاٹ ضلع پشاور حال رامپور افغان - مولوی عماد الحسن موہانی - مولوی
ضیاء الحسن موہانی - مولوی عترت حسن موہانی - مولوی ابرار حسن - سید اشرف علی ساکن
کھنڈ ضلع نواب گنج - مولوی محمد حسین لکھنوی - حکیم ہادی علی موہانی شیعی - مولوی
محمود عالم رامپوری - سید اشرف حسین - مولوی سید کریم بخش ولد سید امام الدین
ساکن امروہہ - عبد العزیز - عبد اللطیف - عبد الغنی - مولوی نجم الدین - مولوی وقار علی -
مولوی میر بندہ حسن لکھنوی - مولوی محمد علی - مولوی احمد علی ساکن دریاآباد - مولوی
سید ارشاد حسین شیعی ولد بخشش علی ساکن داخی پور ضلع قنوج - مولوی حافظ عبد السلام
ساکن ہنسوہ ضلع فتح پور - مولوی زین العابدین خان صدر الصدور شاہجہانپور ساکن
مچھلی شہر - مولوی سید محمد اسمعیل ولد سید عمر شاہ ساکن بالنس بریلی کہ در ایام غدر تلمذ
کردہ اند - مولوی عبد الرحمن ساکن مؤ ضلع اعظم گڈہ - مولوی بخشش احمد ساکن قاضی پور
ضلع اعظم گڈہ - سید محمد نعمان ولد سید محمد امین ولد سید محمد امیر ساکن لونڈ ضلع پیشاور
مولوی سید مہدی حسن ولد مولوی فضل علی سندیلی - حافظ محمد اسمعیل ولد خلیفہ
بشارت اللہ ساکن بہرائچ - مرزا سمیع اللہ بیگ ولد مرزا عبد اللہ بیگ ولد مرزا

عبد الرحیم ولد نواب مرزا عبد اللہ خان - سید محمد شاہ ولد سید عسکری برادر خرد سید ابو الحسن
مترجم انگریزی انجمن ہند ساکن قدیم کشمیر الحال لکھنؤ محلہ نخاس - محمد لقمان ابن شیخ کریم اللہ سنبھلی -
شیخ ساجد علی ولد شیخ لطف محمد ساکن محمد آباد ضلع اعظم گڈہ - سید ناصر علی متخلص بہ نصیر
مصنف گلستان مسرت ولد میر عبد العلی ولد سید احمد ولد حکیم سید قطب الدین خان شاگرد
حکیم علوی خان دہلوی ساکن قدیم شاہجہان پور الحال لکھنؤ محلہ قائم گنج - مولوی علی ضامن
شیعی - اسمالیوس کا پتہ نو مسلم متنصر لکھنوی - بعض تلامذہ کا وطن و ولدیت نہین معلوم
ہوئی اور جہان محض لفظ ولایتی کی لکھی ہے اوس سے مراد باشندۂ ملک پنجاب و پیشاور و کابل
و قندہار و غزنین ہے **نظر بجمیع تصانیف** کے تصنیفات جناب ممدوح کے علم معقول
و منقول مین بہت ہین چونکہ آپکو زیادہ تر شغل درس کا رہا کرتا تھا اس سبب سے اسیقدر تصنیفات
ہوئین ورنہ اس سے زیادہ ہوتین کیونکہ تمام روز اور ایام جوانی و قوت بصارت مین شب کو
بھی شغل بکتاب و تدریس و تصنیف رہا کرتا تھا اکثر اوقات بدون شغل علم کی گذرتی تھی کسی
شاگرد و ملازم و معتقد نے تحریر و اخراج و التقاط روایات و عبارات کتب و تبییض مسودات
آپکی اعانت نہین کی جملہ امور متعلقہ تصنیف مین حتی تبییض آپ کے دست و قلم سے اتفاق ہوا
مسودات آپکے ایسے صاف ہوتے تھے جیسے مبیضات بعض علما کے بلکہ بعض مسودات آپنے
صاف بھی نہین کیے وہ مسودات بجنسہ مثل مبیضات کے موجود ہین اور بعض مسودات سے
نقل کاپی چھاپہ خانہ مین ہو کر چھپ گئی اکثر تصنیفات جناب معزی الیہ کے موجود ہین بعض
آپکے دست و قلم کے لکھے ہوئے ہین اور منجملہ تصنیفات کے بعض کتب چھپ گئی ہین اور بعض
ابتک نہین چھپی ہین اور جوابات استفتار جو شہر لکھنؤ و دیگر بلاد دور و نزدیک سے آپکے
پاس آئے اور آپ نے اونکے جواب لکھے وہ بھی بہت ہین گاہ گاہ نقل بعض جوابات کی آپ
مجکو عنایت کرتے تھے چونکہ آپکا یہ التزام تھا کہ ہر جواب استفتار کی نقل رکھلیوین لہذا سب جواب
استفتار کی نقل آپکے پاس موجود نہ تھی اور جو کچھ آپکے ہمراہ تھی اور زمان نوکری مدرسی سرکار

کے اپنے دستخط کیے تھے وہ وقت وفات وہین رکھے رہے جسقدر میرے پاس ہین اونمین سے بعض استفتادہ ہین جنکا صحیح الجواب مینے لکھا ہے یا جناب ممدوح نے لکھا ہے اونکو مینے کتاب آلا ر سے فی جواب الاستفتاء مین جو استفتاء دستخطی مہر کے مولفہ میرے ہین جمع کر دیئے اور علاوہ اوسکے جو باقی رہے ہین مشیت تعالی ارادہ رکھتا ہون کہ ایک دیباچہ علیحدہ لکھکر اون سب کو فراہم اور ایک جا کر دون من اللہ التوفیق والاتمام ومنی السعی والاہتمام

فہرست تصنیفات آپکی حسب تفصیل ذیل لکھتا ہون +

فہرست تصنیفات مطبوعہ وغیر مطبوعہ

(مطبوعہ)

شمس الضحی لازاحۃ الدجی حاشیہ بر حاشیہ مولوی غلام یحیے بہاری بر میر زاہد رسالہ مصنفات الاذہان فی تحقیق السبحان ـ العشرۃ الکاملہ فی التحقیقات السبحانیہ منہیہ مصنفات الاذہان ـ التحقیقات الکمالیہ فی ابطال الارتدادات الکلالیہ ـ رسالہ از نام حکیم مخدوم بخش ورد قول مولوی سعد اللہ المتعلقہ مصنفات الاذہان ـ الترشیح المجلی فی مسائل الرد و امام المصلی ملقب بالتوشیحات المسندیہ بالمسائل المروریہ ـ القول الصواب فی مسائل الخضاب ـ العجالۃ الدقیقہ فی مسائل العقیقہ الملقب بالدقائق الحشمیۃ الانیقہ فی تبیان مسائل العقیقہ ـ التحقیقات الشامخات فی اثبات السماع للاموات ـ سبیل المنجاح الی تحصیل الفلاح شرح التحقیقات الشامخات فی اثبات السماع للاموات ـ التعلیق المرضی علی شرح القاضی ـ التعلیق احسن علی الشرح لمولانا حسن ـ شوکت الحواشی لازاحۃ الغواشی حاشیہ صدرا ـ ہدایۃ النجدین الی مسائل العیدین ـ عمدۃ البضاعۃ فی مسائل الرضاعۃ ـ درک المآرب فی آداب اللحی والشوارب ـ الہلالین علی الجلالین پارہ عم ـ موائد القرب فی آداب الاکل والشرب ـ

(غیر مطبوعہ)

التکملۃ المعلی لانوار الہدی حاشیہ حاشیہ مولوی غلام یحیی بہاری تا مقام درس میر زاہد جو تمام تھا مولانا ممدوح نے اوسکو تا مقام درس لطیفہ مذہب منصور تکملہ کیا ـ القراضۃ الغالیہ حاشیہ

تکملۃ العلی - التحقیقات البدیعۃ الشوکتیہ فی توہین الہفوات السعدیہ - التحقیقات الرکنیۃ فی التمویہات السعدیہ ازالۃ الغفل عن اشعار المطول تمام بر سہ فن - البیان الوافی لشرح القاضی ناتمام - حاشیہ شرح سلم مولوی حمد اللہ سندیلی - الحبل المتین فی تحقیق التقلید القول القراح فی تحقیق للتسریح والمتراح ناتمام - العجالۃ المکیہ فی الشہادۃ الجلیہ - سواء الطریق لابطال اقوال الزندیق از نام مولوی عبد القادر سندیلی - رسالہ در غیبت رسالہ فاطمیہ - رسالہ در فضائل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ - رسالہ در فضائل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ - رسالہ معراج بزبان عربی - رسالہ جہادیہ - رسالہ در وفات حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام - شرح فارسی قصیدۂ بردہ - ترجمہ فارسی قصیدۂ تتر انی - فتاوی لجۃ الروایات فی اجوبۃ الواقعات تا باب التیمم ناتمام - الہلالین علی الجلالین از اول تا تا سورۂ بقرہ از سورۂ احقاف تا سورۂ والمرسلات تحصیل الخبرہ باداب العمرہ شرح فارسی تحصیل الخبرہ باداب العمرۃ - مسالک السداد فی مسائل الافراد - ہدایۃ الانام فی آداب الاحرام تحصیل التخضع باداب التمتع ناتمام - الفوز المبین باداب البلد الامین ناتمام - قرۃ العینین فی ابطال مسح الرجلین - شرح حامل المتن شمس بازغہ ناتمام

نظر ششم بیچ ذکر حج کے جناب ممدوح بتاریخ بائیس محرم ۱۲۵۹ھ ہجری سندیلہ سے بارادۂ حج روانہ کانپور ہوئے چودھری عظمت علی صاحب عم مؤلف و خود مؤلف مع جماعت کثیر ہمراہیان اپنے کے تا کانپور واسطے رخصت کے گئے اور مولویصاحب کے ہمراہ جسقدر لوگ تھے چند اشخاص کے نام یاد نہیں ہیں جسقدر یاد ہیں وہ ذیل میں لکھے جاتے ہیں -

مولوی حافظ اکبر علی سندیلی ولد مولوی ماجد علی - زوجہ میرزا اکبر علی ساکنہ سندیلہ محلہ منڈئی میر حسین علی کاکوروی - کالی خان گھمرلوری - غلام حسین خدمتگار مولانا ممدوح ساکن لکھنؤ - بدلی خدمتگار قدیم مولانا ساکن فیض آباد - عبد اللہ چیلہ مولانا صاحب - رستم خان ساکن امروہہ خرید و فروخت و اخراجات سفر حج میں اکثر رستم خان کے ہاتھ سے ہوتی تھی

اور کمتر عبد اللہ چیلہ کی ہاتھہ سی ہاکی - مسماۃ دھنیا کنیز مؤلف ساکنہ سندیلہ جو مقام ناسک
مین ہنگام روانگی انتقال کر گئی - دین محمد معمار نابینا ساکن بانگر مؤ - بہادر چیلہ مولوی اکبر علی
ساکن سندیلہ - اشخاص مفصلۂ بالا کا خرچہ ذمہ مولانا صاحب کے تھا علاوہ کسان مذکورین چند
اشخاص جنکے نام درج ذیل ہوتے ہین مولانا صاحب کے ہمراہ سفر حج مین سندیلہ سے ہو لیے تھے
اور روے اپنا خرچ کرتے تھے لیکن بعض اون اشخاص کی آپ بھی گاہ گاہ اعانت فرماتے تھے
حکیم احمد حسین عرف حکیم مخدوم بخش لکھنوی ولد شیخ حامد بخش لکھنوی جو مولوی صاحب کے شاگرد
اور برادرزادہ غیر حقیقی تھے اور حامد بخش بھانجے حقیقی شیخ شجاعت علی والد مولانا صاحب
کے تھے - حبیب چیلہ حکیم مخدوم بخش صاحب لکھنوی - شیخ رحمت اللہ سندیلی ولد شیخ
نعمت علی عرف جیون چودھری اونھون نے ایک اونٹ واسطے سواری کے لے لیا تھا اوسپر
آپ اور اونکا چیلہ سوار ہوکر چلتے تھے - سوہاگی کدن ساکن سندکھیڑہ مزرعۂ کگرالی بعد
روانگی مولانا صاحب کے سندیلہ مین وہی بیچنے آئی تھی اس بڑے قافلے کی روانگی کی خبر
سنکر ولولہ شوق پیدا ہوا اور عقب سے روانہ کانپور ہوکر شریک قافلہ ہوگئی - رستم چیلہ
شیخ رحمت اللہ یہہ بھی ہمراہ اپنے مالک کے تھا اور مجاورت مدینۂ منورہ کی اختیار کی اور
قبل آنے اپنے مولا کے وہان انتقال کیا - میر امام بخش ساکن ردولی جو اکثر لوگون کی پاپوش
سیدھی کرکے جھاڑکر رکھا کرتے تھے - زوجہ امام بخش ردولوی مذکور - حاجی خان محمد
نورباف سندیلی - مولوی شاہ حسین علی ولد شاہ فاضل لکھنوی - شیخ محمد پسر مولوی
شاہ حسین علی مذکور - غلام محمد رنگریز ساکن لکھنؤ جسکو راہ مدینۂ منورہ مین قطاع الطریقون
نے بضرب سنگ اوسکا چہرہ ایسا زخمی کیا اور خون ایسا نکلا کہ عارضہ لقوہ ہوگیا پھر لقوہ
اچھا ہوگیا مگر زبان صاف نہین ہوئی - الفو سائیس قوم نداف ساکن سندیلہ - اوس
زمانہ مین سڑک پختہ کانپور سے تا شہر بھی تیار ہو چکی تھی اور ڈاک بھی جاری تھی مگر ریل
کسی مقام پر نہ تھی آپ نے اٹھارہ کہار بد رماہہ آٹھہ روپیہ فی کس نوکر رکھہ لیے تھے اور ایک

پینس خریدلی اوسپر آپ سوار ہونے تھے مگر عجب اتفاق ہوا کہ مولوی اکبر علی صاحب چند نزل
بیمار رہے آپ نے اپنی پینس پر اونکو سوار کر دیا تین چار بہل کرایہ کی بمبی تک آپنے کرلی تھین اوسپر
اسباب رہتا تھا اور سب ہمراہیان بھی سوار ہوتے تھے اثنائے راہ بمبئی مین دو چار روز تک
واسطے دہولانے پارچہ و موتراشی و آرام بیلون و کہارون کے مقام کردیتے تھے دو مہینہ سے
زائد مین بمبی مین آپ پہونچے مگر یوم و تاریخ وصول بمبی معلوم نہین ہے چونکہ اوس زمانہ مین
جہاز دخانی قلیل اور گران تھے آپ کا ارادہ سواری جہاز ہوائی پر ہوا اور وہ تابع موسم کا ہوتا ہے
زمان پہونچنے بمبی کے موسم سواری جہاز کو چند مہینہ کی انتظار تھی پس آپ نے بانتظار موسم
بمبی مین قیام کیا محمد علی وگھی ناخدا نے آپکی کچھہ خدمت گزاری کی اور راہ مین بمقام بھوپال
سو روپیہ فوج محمد خان صاحب آپ کے قیام گاہ پر نذر دے گئے تھے چونکہ آپ کو مثل بعض
علماے زمانہ عادت نہ تھی کہ اشارۃً و کنایۃً کچھہ طلب کرتے با این ہمہ قناعت و ترک طلب چند
ہزار روپیہ اس سفر حج مین صرف ہوا روپیہ اس طور پر بہم پہونچا کہ مولوی صاحب کی زوجہ
محترمہ اولی نے چند ماہ قبل از روانگی حج کے انتقال فرمایا اونکے زیورات نقد اور اسباب
کے جناب ممدوح مالک ہوئے اور جناب ممدوحہ کی استطاعت اسوجہ سے تھی کہ علاوہ
دینے مولوی صاحب کے شیخ کریم بخش صاحب تعلقدار و معافیدار ضلع مرادآباد ولد
مولوی محمد اجمل صاحب ونکے برادر کلان لاولد تھے اور اونکو مثل بیٹی کے پرورش کیا
تھا وہ بھی اونکو خرچ دیا کرتے تھے دوسرے اوسی ایام مین مؤلف کا فراغ ہوا تھا دس
تقریب دستار بندی فراغ مین نذر و خدمت کثیر و معتدبہ ہوئی تھی اور وقت روانگی حج
جناب عمو صاحب قبلہ چودھری حشمت علی صاحب نے پانچسو روپیہ نقد نذر کیا تھا اور دوسو
روپیہ پھر بہنگام قیام بمبی وقت معاودت بھیجی تھے اور بتاریخ پچیسیں رمضان ۱۲۵۱ سنہ ہجری
یوم جمعہ بعد نماز جمعہ بمبئی سے جہاز پر سوار ہوئے اور بتاریخ چھبیس رمضان مذکور بعد نماز
فجر جہاز روانہ مکہ ہوا اور بتاریخ تیرہوین شوال روز دوشنبہ ۱۲۵۱ سنہ ہجری بندر عدن مین

اوترے اور مسجد مین فروکش ہوئے اوس سال پانچ برس گذرے تھے کہ عملداری انگریزی
وہان ہوئی تھی اور عدن ملک یمن سے ہے پھر بتاریخ سترہ شوال روز جمعہ سنہ مذکور جہاز
پر سوار ہوکر بتاریخ اکیس شوال روز سہ شنبہ بندرہ حدیدہ مین جو مضافات ملک یمن سے
ہے اوترے پھر جہاز پر سوار ہوکر بتاریخ چودہ ذیقعدہ روز چہارشنبہ سنہ مذکور وادی
محرم مین لنگر جہاز کا ہوا اسواسطے کہ راہ جدہ مین اون دنون سمندر مین طوفان بہت تھا
اوسطرف جہاز نہین جاسکا پھر وادی محرم سی بسواری شتران براہ خشکی بتاریخ سترہ ذیقعدہ
روز شنبہ سنہ مذکور بعد نماز ظہر روانہ ہوکر بتاریخ اونیس ذیقعدہ بروز سہ شنبہ سنہ مذکور
کو پہر رات گذرے داخل مکہ معظمہ ہوئے وہان حج اور زیارت مساجد و مقابر وغیرہ سے
فارغ ہوکر بتاریخ اکیس ذی حجہ روز جمعہ سنہ ۱۲۵۹ ہجری مکہ معظمہ سے روانہ مدینہ منورہ ہوئے
اور بتاریخ دوسری محرم سنہ ۱۲۶۰ ہجری منگل کے دن پہر رات گذرے مدینہ منورہ مین پہونچے
اوسوقت سے تا تاریخ بیسوین محرم مدینہ منورہ مین قیام کیا اور زیارت روضۂ اطہر اور مزارات
صحابہ و اہلبیت و ازواج مطہرات و دیگر مزارات اکابر دین و مساجد و چاہات سے شرف یاب ہوئے
پھر بتاریخ بیسوین محرم سنہ ۱۲۶۰ ہجری بروز شنبہ وقت عصر مدینۂ منورہ سے مراجعت جانب مکۂ
معظمہ کی غرۂ صفر سنہ ۱۲۶۰ ہجری بروز سہ شنبہ دو تین گھڑی رات گذرے مکہ معظمہ مین واپس
آئے چندروز یہان قیام کیا پھر بتاریخ آٹھوین صفر سنہ ۱۲۶۰ ہجری روز سہ شنبہ نماز عصر کی پڑھکر
جانب طائف کے روانہ ہوئے اور بتاریخ گیارہ صفر سنہ مذکور روز جمعہ چار گھڑی دن
چڑہے طائف مین پہونچے اور زیارات مقامات متبرکہ سے مشرف ہوکر پھر بروز شنبہ
تاریخ بارہوین صفر سنہ مذکور وقت عصر طائف سے پھرے اور بتاریخ پندرہ صفر سنہ
صدر روز سہ شنبہ وقت فجر کے مکہ معظمہ مین داخل ہوئے پھر بتاریخ چوبیس ۲۴ صفر روز
پنجشنبہ سنہ ۱۲۶۰ ہجری کو مکۂ مشرفہ سے جدہ کی طرف راہی ہوئی تاریخ تیسری ربیع الاول
روز سنیچر مذکور وقت عصر کو جہاز ہوائی فتح الاسلام پر جدہ سے سوار ہوئے بتاریخ نوین

ماہ و سنہ مذکور کو ڈیڑہ پہر رات باقی رہے روز جمعہ جہاز قریب کسی پہاڑ کے پہونچا آواز ٹکر کی
آنے لگی سب لوگ مضطر اور پریشان ہوئے اور تضرع اور زاری و دعا کرنے لگے آخر کار
آخر کار لوگ کشتیون پر سوار ہوکر اوس وادی مین جو بندر کامران سے مسافت ایک روزہ پر ہے
اوترے اور بتاریخ گیارہوین ربیع الاول روز یکشنبہ سنہ مذکور پھر جہاز پر سوار ہوئے
اور بتاریخ بارہوین روز دوشنبہ بندر حدیدہ مین اوترے پھر بتاریخ اونتیس ربیع الاول
روز دوشنبہ سنہ مذکور کو اوسی جہاز پر سوار ہوئے سات روز ہوای مخالف رہی سب لوگ
جہاز پر بیٹھے رہے لاچار ہوکر کشتیون پر سوار ہوئے اور بندر حُدیدہ مین واپس آئے پھر
بتاریخ تیسری ربیع الثانی روز دوشنبہ سنہ مذکور جہاز پر سوار ہوئے اور بتاریخ آٹھوین ربیع الثانی
روز شنبہ وقت ظہر بندر مخا مین پہونچے پھر بتاریخ بائیس ربیع الثانی روز شنبہ سنہ مذکور
جہاز پر سوار ہوئے اور بتاریخ چھٹی جمادی الاول سنہ مذکور بندر عدن مین اوترے پھر
بتاریخ دسوین جمادی الاول روز منگل سنہ مذکور جہاز پر سوار ہوکر بتاریخ ستائیس جمادی الاول
بروز جمعہ بمبئی مین اوترے جدہ سے بمبئی تک کئی بار موجہ وطغیانی آب وطوفان جہاز پر ہوا آپ کو
جہاز پر غثیان اور قے و دوران سر بہت ہوتا تھا لیٹے لیٹے نماز ادا کرتے تھے اور لیٹے لیٹے کھانا
بھی تناول فرماتے تھے مگر اس قے وغیرہ سے آپکو بہت نفع ہوا کہ چند سال سے مرض بواسیر و دائم
درد دندان و کلّا لاحق حال تھا وہ جاتا رہا پھر بتاریخ اونیس رجب سنہ ۱۲۶ ہجری روز پنجشنبہ
بعد نماز ظہر بمبئی سے جانب وطن روانہ ہوئے اور بائیس شوال سنہ ۱۲۶ ہجری کو کانپور مین داخل ہوئے
مؤلف واسطے استقبال مع اپنے ہمراہیان کے کانپور گیا مولانا صاحب اپنے وطن لکھنؤ کیطرف
نہین تشریف لیگئے سندیلہ مین تشریف لائے اور آپ نے چند کتب مفصلۂ ذیل سفر عرب
مین خریدکی۔ حاشیۂ جلالین مصنفہ سلیمان بن جمل قلمی در چہار مجلد۔ طحطاوی حاشیۂ درمختار
چھاپہ مصر۔ نہایۂ ابن اثیر جزری قلمی۔ کلیات ابو البقا چھاپہ۔ کتابے مبسوط بزبان عربی در ذکر
نعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قلمی۔ حیات القلوب قلمی در مناسک حج۔ علاوہ کتب مذکور چند مجموعہ

رسائل و چند مجلدات خرد دیگر بھی آپ وہان سے خرید لائے تھے آپنے کچھ حالات راہ سفر
اور مقامات عدن اور حدیدہ و مخا و مکہ معظمہ و طائف و مدینہ منورہ و جہاز ہوائی اپنے دست
و قلم سے لکھے ہین چونکہ آمد و رفت سفر کا حال مسلسل نہین ملا شاید آپنے لکھا نہو یا لکھا ہو مگر
ہمکو نہین ملا اور جو کچھ کہ لکھا ہے وہ مطول ہے لہذا اوسکو اس مقام پر نہین لکھا اوسکو علیحدہ
بزبان فارسی ایک رسالہ موسوم بہ نور العین بذکر سفر الحرمین مین مولف نے لکھا ہے جو تفصیل
دیکھنا چاہے اوس رسالہ مین دیکھ لیوے اوس مقام پر جو کچھ کہ حال حج کا لکھا گیا ہے وہ
دیدہ و شنیدہ و محررہ مولانا صاحب ہے **نظر ہفتم بیچ ذکر بیعت کے** زمان غدر
مین مولانا صاحب بمرض تپ چند مہینے بیمار رہے ایام بیماری مین مولوی شاہ عبد الوالی صاحب
لکھنوی فرنگی محلی سے آپ نے بیعت کی بعد اوسکے آپ اچھے ہوئے اور چند سال زندہ رہے
اور آپکی عادت مرید کرنے کی نہ تھی اسواسطے کسیکو مرید نہین کیا اگر آپ مرید کرنا شروع کرتے
تو صدہا آدمی مرید ہوتے کیونکہ آپسے زیادہ عالم باعمل و متقی و پرہیزگار کمتر کوئی ہمعصر آپکا
تھا اس جگہہ پر حال مختصر حضرت اقدس مرشد مولانا کا لکھا جاتا ہے **مولانا عبد الوالی صاحب**
کا نسب نامہ اسطور پر ہے کہ مولوی عبد الوالی بن حافظ محمد ابو الاکرم بن ملا محمد یعقوب بن ملا عبد العزیز
بن ملا محمد سعید بن ملا قطب الدین شہید سہالوی اور آپ مرید و خلیفہ مولانا انوار الحق بن ملا
محمد عبد الحق کے تھے مولوی انوار الحق صاحب نے بعد عطای خلافت آپکو اجازت پڑہانے نماز کی
دی آپ امامت کرتے تھے اور آپ کے مرشد آپکے پیچھے نماز پڑہتے تھے اور آپ کتب درسیہ بھی
پڑہے تھے اور علم دینیات طالب علموں کو پڑہاتے تھے اور حافظ قرآن بھی تھے اور متوکل اور
صابر اور قانع اور صاحب کرامات تھے چنانچہ ایک کرامت آپکی بچشم دید لوگوں کی تھی کہ آپنے
قریب وفات کے فرمایا تھا کہ درمیان قبر مولوی عبد العزیز و مولانا احمد عبد الحق کے میری قبر
کرنا لوگ حیران تھے کہ وہان بقدر دو بالشت عرضاً جگہہ باقی تھی کیونکر ایسی تنگ جگہہ مین
قبر ہوگی مگر بعد وفات آپکے بموجب وصیت اوسی مقام پر لوگون نے قبر کھودنا شروع کی

ایسی کرامت آپکی ظاہر ہوئی کہ قبر وسیع اوسقدر جگہہ مین کھودی گئی مؤلف نے بھی آپسے ملازمت کی اور ایک بار آپ میری تقریب دستار بندی فراغ مین بمقام سندیلہ ہمراہ دیگر حضرات فرنگی محل کے تشریف لائے اور شب بائیس ماہ شعبان ۱۲۷۹ھ ہجری مین انتقال فرمایا اور مادہ تاریخ وفات وَکُنتُ کَنزاً مَخفِیّاً ہے اور عمر شریف آپکی نوے سال کی تھی اہلیہ تین لڑکیان تھین کلان زوجہ مولوی غلام مرتضی ولد مولوی غلام ذکریا ولد غلام دوست ولد مولوی حسن صاحب اونکے تین بیٹے غلام محی الدین و غیاث الدین و غلام جیلانی اور ایک دختر زوجہ ثانیہ مولوی رحیم اللہ ولد مولوی خلیل اللہ ولد مولوی غلام یحیی ولد مولوی غلام دوست موصوف اور یہ بیٹی آپکے سامنے مرگئین دوسری دختر متوسطہ زوجہ مولوی لمعان الحق ولد مولوی برہان الحق ولد مولوی نور الحق ولد مولانا انوار الحق دختر تیسری خرد زوجہ اولی مولوی رحیم اللہ ولد مولوی خلیل اللہ موصوف یہ دونون بیٹی آپکے پیچھے لاولد مرگئین اور شجرہ مولانا صاحب کے پیر مرشد سے تا حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اسطور پر ہے الٰہی بحرمت راز ونیازی کہ زبدۃ السالکین قدوۃ الواصلین شیخ الشیوخ پیر دستگیر امام الاولیا حضرت فقیر کامل مولانا حافظ عبد الوالی قدس اللہ سرہ العزیز دام فیوضہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز ونیازے کہ حضرت قدوۃ العارفین زبدۃ السالکین شیخ الشیوخ پیر دستگیر مولانا مولوی احمد انوار الحق قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز ونیازیکہ حضرت پیر دستگیر زبدۃ العارفین قدوۃ الواصلین فقیر کامل مولانا مولوی احمد عبد الحق قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز ونیازیکہ زبدۃ العارفین قدوۃ الواصلین فقیر کامل حضرت شیخ شاہ عبد الرزاق قدس سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز ونیازیکہ زبدۃ العارفین قدوۃ الواصلین پیر دستگیر حضرت سید شاہ عبد الصمد خدا نما قدس سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز ونیازیکہ شیخ الاسلام حضرت شاہ ہدایت اللہ قدس سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز ونیازیکہ شیخ الشیوخ قدوۃ السالکین حضرت شاہ حسین خدا نما قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز ونیازیکہ شیخ المشائخ قدوۃ عرفاء حضرت

شاہ امان اللہ قدس سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ قدوۂ عارفین حضرت شاہ
ابراہیم بھکری قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ الاسلام حضرت شاہ
ابراہیم ملتانی قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ الاسلام میران سید بخش
فرید بھکری قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ الاسلام حضرت شاہ جلال
قادری قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ الاسلام میر سید محمد قادری
قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شاہ
بہاء الدین قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت
ابو العباس قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت
میر سید حسن قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت
شاہ موسیٰ قادری قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت میر
سید علی قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت
میر سید احمد برادر میر سید میر بغدادی قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیازے کہ
شیخ الاسلام والمسلمین حضرت میر سید محمد ابن بو علی صالح قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت
راز و نیازی کہ شیخ المشائخ حضرت میر سید عبد الرزاق قدس اللہ سرہ ابن حضرت قطب الاقطاب
قدس اللہ سرہ تو دارد الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ قطب الاقطاب غوث الاعظم راس الاولیاء حضرت
شیخ عبد القادر میر سید محی الدین قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ الاسلام
والمسلمین شیخ ابو سعید مخزومی قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ الاسلام
شیخ ابو الحسن ہنکاری قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ الاسلام والمسلمین
حضرت خواجہ ابو الفرح یوسف طرطوسی قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت
شیخ عبد الواحد التمیمی قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ الاسلام حضرت
شیخ الاسلام حضرت شیخ عبد العزیز تمیمی قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیازی کہ

شیخ الاسلام حضرت شیخ عبد اللہ ابو بکر شبلی قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیازی کہ
سید المشائخ سید الطائفہ حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز
و نیازی کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ سری سقطی خال سید الطائفہ قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی
بحرمت راز و نیازیکہ شیخ الاسلام حضرت شیخ معروف کرخی قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت
راز و نیازی کہ شیخ الاسلام حضرت داؤد طائی قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و
نیازیکہ شیخ الاسلام حضرت شیخ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیازی
کہ امام الائمہ حضرت امام حسن بصری قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیازی کہ سند
الاولیا امیر المومنین علی ابن عم النبی کرم اللہ وجہہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیازے کہ
سید عالم سرور کائنات مفخر موجودات رسول الثقلین اکرم الاولین والآخرین حضرت
محمد مصطفی احمد مجتبی صلوات اللہ علیہ وعلی آلہ الکرام اجمعین باتو دارد اور مرشد مولانا کو اس
سلسلہ میں اجازت حضرت معروف کرخی سے بواسطہ حضرت امام علی موسی رضا بھی حاصل
ہے اور صورت اوسکی یہہ ہے الٰہی بحرمت راز و نیازی کہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت
شیخ معروف کرخی قدس اللہ سرہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیازی کہ امام الائمہ حضرت
امام موسی رضا ابن امام موسی کاظم علیہما السلام باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیازیکہ امام الائمہ
حضرت امام موسی کاظم ابن امام جعفر صادق علیہما السلام باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیازی
کہ امام الائمہ حضرت امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہما السلام باتو دارد الٰہی بحرمت راز و
امام الائمہ حضرت امام محمد باقر ابن امام زین العابدین علیہما السلام باتو دارد الٰہی بحرمت راز و
نیازی کہ امام الائمہ حضرت امام زین العابدین ابن امام حسین علیہما السلام باتو دارد الٰہی بحرمت
راز و نیازی کہ امام الائمہ حضرت امام حسین ابن امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام باتو
دارد الٰہی بحرمت راز و نیازی کہ سید الاولیا خلیفۃ اللہ امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن
ابیطالب کرم اللہ وجہہ باتو دارد الٰہی بحرمت راز و نیازی کہ سید العالم خاتم النبیین حضرت

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم بانو دارد **نظر ہشتم بیچ ذکر حلیہ حالات واوصاف مولانا صاحب ممدوح** خداوند تعالی نے آپکی ذات خجستہ صفات کو مجمع محامد و منبع صفات حمیدہ کا کیا تھا اور حالات آپکی عمر کے اگر بہ تفصیل لکھے جاوین تو ایک کتاب ضخیم ہو جاوے اور بھی مؤلف سب حالات سے اگاہ نہین ہے مگر بقدر دید وشنید اپنے حالات مختصر لکھتا ہون **ازانجملہ حلیہ** آپ کشیدہ قامت گندم گون کشادہ چشم فراخ پیشانی بلند بینی دُبلے پتلے جہیر الصوت تھے قوت سامعہ وشامہ بہت صحیح وقوی تھی البتہ قوت باصرہ مین چند مدت سے ضعف آگیا تھا مگر تمام روز بخوبی لکھتے پڑھتے تھے شب کو احتیاطاً لکھنا پڑھنا نہین کرتے تھے **ازانجملہ غذا** آپ بہت قلیل الغذا تھے باوجود قلت غذا طاقت محنت بہت تھی جب کبھی ہضم اچھے طور پر نہین ہوتا تھا آٹھ پہر یا بارہ پہر فاقہ کر ڈالتے تھے پھر کھچڑی اکثر کھاتے تھے **ازانجملہ صحت ومرض** آپ صفراوی المزاج تھے اور اکثر مرض بواسیر بادی تھا کبھی کم ہو جاتا اور کبھی زور کرتا تھا اور مرض وردکلہ ودرد دندان چند سال رہا جسکے باعث سے ایک طرف کلہ سے کھانا کھا نہین سکتے تھے یہ مرض بعد اوترنے جہاز کے جاتا رہا بذیل حج ذکر اسکا گذرا ہے بسبب بواسیر کے کمتر آپ نے کسی مرض مین مسہل لیا اور بوے کریہ کی بالکل برداشت نہ تھی اسوجہ سے کبھی املتاس کا مسہل نہین لیا اور بوی خوش اور حسن صورت اور حسن صوت پسند تھا **ازانجملہ وعظ** آپکا معمول تھا کہ بعد نماز جمعہ وعظ کہتے تھے لکھنؤ مین کوئی مسجد قریب مکان آپکے مقبوضہ سنیون کی نہ تھی مسجد متصل مبارک محل وحید رباغ مین وعظ کہا کرتے تھے کبھی قرآن وحدیث دونون کا کبھی ایک کا اور ماہ رمضان وعشرہ محرم وربیع الاول مین وعظ روزہ وشہادت ومولد کا کہا کرتے تھے آنکھ بند کرکے دوزانو بیٹھکر باواز بلند وعظ زبانی کہتے تھے کوئی کتاب ہاتھ مین نہین لیتے تھے مگر شاذ ونادر وعظ کے واسطے عبارات وروایات کتب چھانٹ لیتے تھے کبھی اسکو ہاتھ مین لے لیتے تھے کبھی نہین اور خوش تقریری سے وعظ فرماتے تھے گاہ دیر تک وگاہ جلد

حسب گنجائش وقت و شوق سامعین قرآن مجید کا وعظ چندے بترتیب اور چندے
بلا ترتیب کہا پورے قرآن کا وعظ ختم نہین کیا و دقائق علمی و تراکیب نحوی و اختلاف
و دلائل مذاہب و اختلاف قرار و ربط آیات کمتر بیان کرتے تھے اور منجملہ کتب حدیث
کے اکثر مشکوۃ شریف کا وعظ کہتے تھے مگر وہ بھی من اولہ الی آخرہ باترتیب نہین کہا
اور روایات موضوعہ وضعیفہ سے احتراز تھا ہنگام نوکری سندیلہ آخر صفر اور آخر
شعبان مین رخصت لیکر لکھنؤ جاتے تھے اور اوائل ربیع الثانی و اوائل شوال مین
واپس تشریف لاتے تھے اور لکھنؤ مین تراویح وجمعہ و قرائت مولد بخانہ خود و اہل
شہر کرتے تھے مولد خوانی مین وعظ و نصیحت بھی بیان کرتے تھے و ہنگام ذکر
ولادت شریف کھڑے ہو جاتے تھے اسقدر کثرت مولد لکھنؤ مین ہوتی تھی کہ تمام
ربیع الاول و بعض ربیع الثانی مین ہر روز دو تین جگہہ پر آپ مولد خوانی کرتے تھے
اور آپ کے سوا بہت آدمی لکھنؤ مین مولد خوان تھے مگر نہ مثل آپ کے از انجملہ
اخلاق و تواضع و انکسار خلق آپکا ایسا تھا کہ جو آپ سے ملاقات کرتا تھا یا آپ
کسی سے ملاقات کرتے تھے اوسکے ساتھہ ایسا اخلاق و مدارات کرتے تھے کہ وہ راضی
رہتا تھا نہ آپ کبھی کسی سے ناراض ہوتے تھے نہ آپسے کوئی ناخوش ہوتا تھا جو آپ سے
کوئی رتبہ مین کم ہوتا تھا اوسکی ایسی تعظیم و توقیر کرتے تھے کہ وہ شرمندہ ہو جاتا تھا
کسی خدمتگار و نوکر و حقیر آدمی کو بتحقیر نہین پکارتے تھے جب کسی مجمع مین پہونچتے تو ضعیف
نعال مین بیٹھنے کا قصد کرتے تھے اور پاپوش اپنا اپنے ہاتھہ سے اوٹھا لیتے تھے
جو شخص آپکو پہچانتا تھا صدر مین بٹھلاتا تھا اور پاپوش آپکے ہاتھہ سے لے لیتا تھا
خدمتگار و غلام و لونڈی جب کبھی آپ سے خشونت کرتے تھے آپ اوسکا جواب بخشونت
نہین دیتے تھے اور اپنے اوستادزادگان و اقربا اپنے و حضرات فرنگی محل کی بڑی
تعظیم و توقیر کرتے تھے اور اکثر امامت نماز سے کنارہ کش ہوتے تھے جو آپ سے کم درجہ

ہوتا تھا اوسکے پیچھے نماز پڑہا کرتے تھے از انجملہ سفارش وسعی جب کسی کی سفارش وسعی کرنا منظور ہوتی تھی و نفع رسانی مقصود ہوتی تھی تو قدم اور درم و قلم سے دریغ نہ فرماتے جب کوئی مسافر بزرگ کسی رئیس و تونگر و امیر کے یہان آتا تھا اور آپ وہان موجود ہوتے تھے اوس حاجتمند کی بڑی تعظیم و توصیف کرتے تاکہ اوس اہل غرض کی مالک خانہ زیادہ توقیر کرے اور بہت دیوے غرض کہ خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسَ کے آپ فرد کامل تھے اور اگر کوئی مسافر خواندہ ہوتا تھا تو اوسکے پیچھے چلتے تھے اور نماز پڑہتے تاکہ صاحب خانہ اوسکو زیادہ دیوے جو کچھہ کہ ممکن ہوتا تھا گاہ اپنے پاس سے بھی بعض لوگون کی خدمت کرتے تھے اگر کوئی آقا اپنے ملازم سے ناخوش ہوتا تھا تو ایسا تلطف و اصرار فرماتے تھے کہ اوسکا مالک راضی ہو کر عفو تقصیر کرتا تھا از انجملہ سواد خط و خطوط و عبارت نویسی خط آپکا پختہ اور صاف و روشن تھا اور زود نویس تھے اور خط نستعلیق تھا اور بڑا خوب جاتا تھا اور باریک قلم سے لکھتے تھے اور خطوط نویسی مین چھوٹے آدمی کو بڑا القاب لکھتے تھے اور شاگردون کو اسطور پر لکھتے تھے کہ جو کوئی دیکھتا تھا تو یہ سمجھتا تھا کہ مکتوب الیہ برابر والا ہے اور بہت تحریر سعی و سفارش مین ہوتی تھی یا لین دین کتب مستعار مین آپ نے کبھی عرضی کسیکو بطور ارباب دنیا نہین لکھی اور عبارت فارسی بدرجہ متوسط تھی اور عبارت عربی بہت اچھی و مَا قَلَّ و دَلَّ ہوتی تھی چنانچہ تصنیفات آپکے اس بات پر گواہ ہین از انجملہ طریقۂ درس و تدریس و استعارۂ کتب جو کتاب آپ پڑہاتے تھے ایک نسخہ اوسکا اپنے ہاتھہ مین رکھتے تھے زبانی بہت کم پڑہاتے تھے اور اکثر پڑہانا آپکا ہر ایک شاگرد کو بقرأت علیحدہ تھا سماعت و قرأت یکدگر سے کم تھا اور جو کوئی شاگرد خوب نہین سمجھتا تھا یا دیر کو سمجھتا تھا یا حجت و حجت کرتا تھا تو باوجود اوس خلق کے فی الجملہ ترشروئی کرتے تھے اور چھوٹی چھوٹی کتابین نہین پڑہاتے تھے کتب مطولات درسیہ و کتب درسیہ معقولات زیادہ تر پڑہاتے تھے

ستعار دینے کتاب مین بڑے جوان مرد تھے کتاب محشی وعمدہ وکمیاب ایک یا دو یا چند کتاب جو کوئی طلب کرتا تھا فی الفور واسطے چند دنون یا بہت دنون کے شناسا و غیر شناسا کو دیدیتے تھے یہانتک کہ اگر کسی عاریت گیرندہ کو جزو اول کتاب کا درکار ہوتا تھا اور دوسرے کو جزو آخر درکار ہوتا تھا تو کتاب مجلد کی جلد توڑ کر دونون کو عاریت عنایت فرماتے تھے اور واپس مانگنے مین جلدی نہین کرتے تھے اور فہرست ستعار مین لکھ لیتے تھے اور گاہ ایسا ہوتا تھا کہ اگر کسی طالب علم پردیسی کا نام نہین یاد رہتا تھا مگر وہ آپ سے پڑھنے آتا تھا اور لکھنؤ مین نوکری پڑھانے کی کرتا تھا یا بلا نوکری رہتا تھا تو فہرست مین لکھہ لیتے تھے کہ طالب علم ولایتی کشیدہ قامت یا کوتاہ قامت یا باشندہ فلان شہر کو یہ کتاب دیگئی چند کتابین ایسی عاریت دینے مین گم ہوگئین اور بعضی غیر مجلد پڑی رہین اور جس کسی کی کتاب آپ عاریت منگاتے تھے بڑی حفاظت کرتے تھے بعد الفراغ ضرورت فی الفور واپس کردیتے تھے از انجملہ **معاش** آپ کو اپنے والد سے جو ملتا تھا اور جو نوکری سے حاصل کرتے تھے اوسمین بسر اوقات کرتے تھے کبھی کسی سے سوال نہین کیا جیسے بعض علماے زمانہ کنایۃً سوال کرتے ہین یا وعظ مین ثواب دینے کا و سخاوت کا بیان کرتی ہین اور اپنے حال سے اشارۃً آگاہ کرتے ہین ویسا آپ نہین کرتے تھے درصورت نہونے خرچ کے قرض لے لیتے تھے بروقت دستیابی فوراً ادا کردیتے تھے اور اگر کسی تونگر یا مالدار کا لڑکا یا عزیز و قریب آپ سے پڑھتا تھا تو آپ بجلدوے اوسکے کچھہ نہ لیتے تھے اور خواہان بھی نہوتے تھے از انجملہ **سخاوت** جو کچھہ کہ آپ کو آمدنی و حاصلات تنخواہ و کمتر فتوح ہوتا رہا سب آپ خرچ کرتے رہے کبھی کچھہ فراہم اور اندوختہ نہین کیا ایسا حال رہا کہ آپ پر کبھی زکات واجب نہین ہوئی اور حج جو واجب ہوا اوسکی صورت و کیفیت بذکر حج اوپر گذری از انجملہ **تہذیب و ضبط النفس** آپ ایسے مہذب و ضابط نفس تھے کہ ہنسنے نہ دیکھا اور نہ سنا چند سال آپ نے غریب خانہ پر بنوکری و بلا نوکری

تشریف رکھی اور مین مولانا کے ساتھ کھاتا تھا اور ہم پیالہ ہوتا تھا کبھی آپ نے یہ
نہین فرمایا کہ کھانا اچھا پکا یا برا جیسا حدیث شریف مین آیا ہے کہ ما عاب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم طعاماً قط ویسا آپکا عمل تھا آپکی عادت تھی کہ اپنے گھر مین شب
و روز سویرے کھاتے تھے اور یہان نصف دن و رات مین اتفاق تناول طعام ہوتا
تھا اور آپ نے کبھی کسی کھانے کی فرمایش نہین کی باوجودیکہ آپکی خاطر و تعظیم و توقیر
بے حد تھی والد ماجد و اعمام بزرگواران آپکو جھک کر سلام کرتے تھے اور مؤدب بیٹھتے
تھے اور ہم سب جویای رضا آپ کے رہتے تھے اگر جس امر کا اشارہ پاتے ویسا ہی
کرتے مگر آپ نے کبھی کچھ نہین فرمایا مجال بشر نہین ہے کہ جو کوئی ایسا موقر معظم ہووے
اور سالہا سال ایک جگہہ پر قیام کرے اور کچھ زبان پر نہ لاوے اور کبھی آپنے کسی نوکر و ملازم
کی شکایت نہین کی بلکہ بجای شکایت سفارش کرتے رہے اگر کوئی امر کسی سے ناپسند خاطر
ہوتا تھا تو صبر اور ضبط کرتے تھے زبان سے کچھ نہین کہتے تھے از انجملہ **شفقت و عنایت**
نسبت مؤلف جناب ممدوح ایسی شفقت رکھتے تھے جیسی پدر اور عم کو ہوتی ہے جب
لکھنؤ تشریف لیجاتے شیرینی و حلواسوہن و کاغذ و روشنائی و قلم بھیجتے تھے اور جب سندیلہ
مین تشریف لاتے تھے کوئی کتاب عنایت کرتے تھے اور جب مؤلف لکھنؤ مین جاتا دو تین
روز تک ضیافت کرتے اور گاہ مین جب تک لکھنؤ مین رہتا ہر روزہ ضیافت کرتے اور
اور میرے ساتھ چالیس پچاس آدمی ہوتا تھا اور گاہ گھوڑا و ہاتھی بھی ہوتا تھا سب
مسلمان و ہندو و جانورون کو کھلاتے تھے اور بہت عمدہ و اقسام کے کھانے با فراط
پکواتے تھے ایک مرتبہ مین واسطے معالجہ کے لکھنؤ مین گیا اور بہت دنون قیام ہوا
مجکو لیکر حکیم مرزا محمد علی صاحب و حکیم مرزا علی صاحب کے پاس جاتے تھے اور تیاری ادویہ
و بیمارداری مین بڑی بذل عنایت کرتے تھے اور طرح طرح کی مہربانی و شفقت فرماتے
تھے میری نسبت جسقدر کہ آپکو شفقت و محبت تھی وہ بیان مین نہین آسکتی میرے بزرگون

وخاندان والون کے ساتھ بھی آپ مہربانی ومحبت وعنایت کرتے تھے ایک مرتبہ چودھری
عظمت علی صاحب عم خرد مؤلف لکھنؤ مین تشریف رکھتے تھے اور بہت بیمار تھے اور
بابت معاملات جناب عم کلان کے ایک کارپرداز سرکار پانچہزار روپیہ دیتا تھا اور وہ مانع آنے
سندیلہ کا تھا آپ اور مفتی مہدی علیخان ولد مفتی غلام حضرت ساکن لکھنؤ محلہ مفتی گنج
نے اوس شخص کے پاس پانچہزار روپیہ کی ضمانت لکھکر اور اپنی جائداد اوسمین مکفول کرکر عمو صاحب
کو یہان بھجوادیا بعد کئی دن کے جناب عم نامدار نے انتقال کیا پھر وہ روپیہ جناب عم کلان مغفور
سے صاحب معاملہ کو وصول ہوگیا چونکہ ملک اودہ مین طوفان بےتمیزی بہت تھا [illegible]
ایک مرتبہ مؤلف ہمراہ جناب عم کلان بمقدمہ باقیات فرنگی شان مکان داروغہ احسان علیخان [illegible]
مین زیر نگاہ تھا مولانا صاحب نے میری حاضر ضامنی لکھکر سندیلہ مین [illegible] بھجوادیا [illegible]
آپنے قصد حج کا کیا جسقدر کتب ہر فنون کی آپ کے کتب خانہ مین تھین تین سو کتابون سے
زائد ہونگی آپنے ایک کاغذ اس مضمون کا لکھا کہ اگر بالفرض سفر حج مین مین وفات کر جاؤن
تو بعد میرے جملہ کتب کے مؤلف یعنی محمد شوکت علی مالک ہووین اگر کوئی دعوی وجھگڑا
کرے تو باطل ونامسموع ہووے اوس کاغذ کو مسجل بمہر خود وگواہی کراکر میرے تفویض کیا
اور سب کتب میرے قبضہ اور سپردگی مین کر گئے مگر بفضل ایزد بیہمال آپنے صحیح وسالم
مراجعت کی پھر مینے سب کتابین آپکے سپرد کردین اور حکیم مخدوم بخش صاحب جو آپکی بھائیون
مین اور ہمراہ حج کے تھے اونھون نے بھی اپنی کتابین جو کم وبیش ایک سو جلد ہونگی میرے
پاس امانت رکھہ گئے جب وے پلٹ کر شہر بمبئی مین اقامت گزین ہوگئے مؤلف نے
اونکی کتابین باطلاع اونکے مولانا صاحب کے سپرد کردین ازانجملہ معاش زمان تحصیل علم
مین آپکے والد ماجد زندہ تھے جو کچھ کہ وکالت سے حاصل کرتے تھے اوسمین آپکا اور
آپکے چھوٹے بھائی اور بڑی اور چھوٹی بہنون کا خرچ ہوتا تھا بلکہ کتب ضروریہ بھی اوسی سے
آپ خرید کرتے تھے پھر جب آپ تحصیل علم سے فارغ ہوئے سرکار غازی الدین حیدر مین بمشاہرہ

تیس روپیہ واسطے تالیف تاج اللغات ترجمہ فارسی قاموس بمشارکت چند علمای دیگر چند سال ملازم رہے پھر عہد نصیر الدین حیدر بادشاہ مین جب ایک بڑا مدرسہ سرکار شاہی سے قائم ہوا تو بمشاہرہ بیس روپیہ آپ اوسمین مقرر ہوئے دیگر مدرسین بھی اس مشاہرہ پر نوکر تھے پھر ہمارے والد ماجد نے بمشاہرہ پچاس روپیہ واسطے پڑہانے مؤلف کے مقرر کیا اور تین چار خادمون کا علاوہ اس تنخواہ کے کھانا مقرر ہوا اور پانچ چار طلبہ جو آپسے پڑہتے تھے اونکا کھانا اور خرچ علاوہ اسکے سرکار والد ہماری سے ملتا تھا اور مولانا صاحب کو علاوہ تنخواہ ہنگام رخصت دوبارہ ہر سال و ماہ رجب مین ڈہائی سو روپیہ سال سے زائد نہین اور ڈیڑہ سو روپیہ سال سے کم نہین نذر دی جاتی تھی اور گاہ گاہ دو چار تھان کپڑے کے بھی پیشکش ہوتے تھے اور دو ڈہائی مہینے کی رخصت مین تنخواہ وضع نہین ہوتی تھی یہ حال چند سال زمانہ جناب والد مغفور مین رہا بعد اوسکے تا روانگی حج جناب عم نامدار چودہری حشمت علی صاحب مغفور نے وہی صورت قائم رکھی پھر جب تقریب دستاربندی فراغ ہوئی جناب عم مرحوم نے ہزار روپیہ نقد اور پانچ جوڑے نفیس اور دو شالہ و رومال نذر کیا اور پچیس تیس اشرفیان عورات و اعزہ و متوسلین کیطرف سے نذر ہوئین اس تقریب کا حال مفصل و اجتماع علماء و طلباء و صرفہ و نذر و طعام و دیگر مصارف کا نمرۂ چہارم مین جو چھپ گیا ہے لکھا ہی جو چاہے دیکھہ لیوے ایسی تقریب کشادہ پیشانی سے جسمین پندرہ ہزار روپیہ کے قریب صرف ہوا سندیلہ مین کبھی نہین ہوئی پھر مولانا ممدوح حج کو تشریف لیگئے بعد معاودت حج پھر آپ نے غریب خانہ پر ڈہائی برس تشریف رکھی بلا تعین خدمتگذاری معقول و نذر معتدبہ وقت روانگی اور کھانا مع ہمراہیون کا مثل سابق کے رہا پھر یہان کا معاملہ چکلہ داری کا ۱۲۵۵ فصلی مین درہم و برہم ہوا آپ چندے خانہ نشین ہوئے بعد اوسکے میر محمد حسین صاحب کلکٹر سہسوانی چکلہ دار خیرآباد ہوئے آپکو بلا لیا چندے آپ اونکے پاس رہے اور وہی بڑے سنی و خادم علما و فقرا تھے آپکی خدمتگذاری بخوبی کرتے رہے پھر آپکی تنخواہ پچاس روپیہ ماہواری

بزمرۂ امتیاز یان بلاشرط خدمت سرکار شاہی لکھنؤ سے مقرر ہوگئی اس مقدمہ مین
مسیح الدولہ مرزا علی حسن خان صاحب ساعی تھے کیونکہ اونکو یہ منظور تھا کہ مولانا صاحب
شہر سے باہر نجاوین اور اونکے فرزند رشید حکیم مظفر حسین خان صاحب تکمیل کتب
درسیہ آپسے کرین چنانچہ آپ گھر بیٹھے رہتے تھے اور اونکو اور دیگر طلبہ کو پڑہاتے تھے
جب وہ سلسلۂ سرکاری منقطع ہوا تو آپ حسب طلب شاہ صاحب عالم پیرزادہ مارہرہ مین
بہ تنخواہ تیس روپیہ ماہواری علاوہ خوراک طعام ذات خاص وہمراہیان بعہدۂ مدرسی
مدرسۂ درگاہ مین مقرر ہوئے پہر بانس بریلی مین بمشاہرۂ پچاس روپیہ خشک چندے
قیام پذیر رہے بعد اوسکے پہر آپ گھر پر تشریف لائے بعد قیام چند ماہ پہر سندیلہ
مین بعد غدر تشریف لائے اور ایک سال سے بھی زائد غریب خانہ پر مع اہلخانہ وچند
خادمان خود تشریف رکھی پہر آپکی طلبی موضع رسڑا ضلع غازی پور سے آئی وہان
حاجی عبد الغفار عراقی تاجر نے ایک مدرسہ واسطے تعلیم کتب درسیہ کے مقرر کیا تھا
آپ ستر روپیہ مشاہرہ پر بعہدۂ مدرسی مدرسۂ مذکور مین مقرر ہوئے پہر تاحیات اپنے
وہین تشریف رکھی دو ایک بار آپکی اہلخانہ بھی وہان تشریف لیجاکر رہین مگر زمانہ وفات
مین اپنے گھر لکھنؤ مین تھین **نظر نہم بیچ ذکر اکابر و ناموران و معززان سلسلہ**
آبای مولانا صاحب پوشیدہ نرہے کہ مولانا صاحب کے سلسلۂ آبائی مین بہت
بزرگوار علمای کرام ومشائخ عظام سے گذرے اور بڑے بڑے عہدہای جلیلہ ومناصب علیہ
پر از جانب سلاطین ممتاز وسرفراز رہے اور اس خاندان مین اطبا بھی اچھے اچھے ہوئے
اور بعض اطبا اب بھی موجود ہین پس ایسا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچھہ اکابر و ناموران
اس سلسلہ کا حال مختصر اس مقام پر لکھا جاوے تاصفحۂ روزگار پر یادگار رہے
اور واضح ہووے کہ مجکو شجرۂ نسب معلوم نہ تھا مگر شیخ نیاز علی خان برادر زادہ
حقیقی مولانا ممدوح کنے ایک شجرۂ انساب مخدوم صاحب جد مولانا کا مرتب کیا

بہیجدیا چنانچہ نقل اوسکی کیجاتی ہے مولانا صاحب کے مورث اعلی مخدوم شیخ سمارالدین
تھے اور مؤلف حالات مخدوم صاحب اور اونکی اولاد سے نابلد تھا مگر شیخ نیاز علیخان
صاحب موصوف کی کتب ذیل یعنے کلمات الصادقین تصنیف محمد صادق دہلوی و اخبار
الاخیار تصنیف شیخ عبدالحق محدث دہلوی و سیر العارفین تصنیف شیخ جمالی مرید مخدوم
صاحب موصوف و جام جہان نما تصنیف قدرت اللہ صدیقی و مرأۃ آفتاب نما تصنیف
عبدالرحمان دہلوی مخاطب بہ شاہ نواز و خزینۃ الاصفیاء تصنیف غلام سرور لاہوری
و مصباح العارفین تصنیف شیخ زین العابدین عرف اٹھن دہلوی جد مادری
شیخ عبدالحق محدث و تاریخ اصغری تصنیف سید اصغر حسین امروہی سے حالات
مخدوم صاحب اور اولاد اونکی کے منتخب کرکے ہمارے پاس بھیجے اور زبانی حکیم
بندہ حسن صاحب و حکیم جواد علیخان صاحب ہمشیرہ زادگان مولانا صاحب کے قدرے
حالات اولاد مخدوم صاحب کے دریافت ہوئے پس جاننا چاہیئے کہ مورث اعلی اکبر
مخدوم حضرت شیخ سمارالدین صاحب بن شیخ فخرالدین عرف شیخ احمد تھے پس
مخدوم صاحب کے والد ملک عرب سے آکر ملتان مین رہے اور سنہ ہجری مین بمقام
ملتان حضرت مخدوم صاحب پیدا ہوئے پھر بسبب انقلاب زمانہ و گردش ایام کے شہر
ملتان سے رنتھور و بیانہ وغیرہ مین تشریف رکھی پھر وہان سے شہر دہلی مین آکر اقامت گزین
ہوئے اور آپ نے حج بھی کیا تھا اور آپ مرید و خلیفہ شیخ کبیرالدین اسمعیل بن مخدوم
جہانیان جہان گشت بخاری کے تھے اور سید راجو قتال سے بھی بہت استفاضہ اوٹھایا
تھا اور بعض کتب مین لکھا ہے کہ آپ مرید سید راجو قتال موسوم بہ شیخ صدرالدین
برادر مخدوم جہانیان کے تھے خلافت شیخ کبیرالدین اسمعیل سے پائی اور آپکے والد
ماجد کو بھی سید راجو قتال سے بیعت تھی اور ہنگام سفر حجاز احمد آباد مین شیخ احمد کنٹھور
مغربی سے بھی فیض باطنی حاصل کیا اور علم ظاہری مین مخدوم صاحب شاگرد سنارالدین

تلمیذ میر سید شریف جرجانی کے ہین اور عمر آپکی بہت دراز ہوئی تھی اور آخر عمر مین نابینا
ہوگئے تھے پھر بلا دوا و معالجہ بینا ہوگئے اور صاحب تصنیف بھی تھے کتاب مصباح الارواح
و شرح لمعات شیخ فرید الدین عراقی منجملہ تصنیفات آپکے ہین اور علاوہ اسکے قصیدہ غوثیہ
کی توجیہات معقول لکھی ہین آپکی کرامات و خوارق عادات کتب مین بہت لکھے ہین مگر یہان
قدرے قلیل تیمناً تحریر ہوتے ہین ایک یہ کہ شیخ جمالی لکھتے ہین کہ ایک روز ایک درویش
مکتوبات عین القضاۃ ہمدانی لایا آپ نے وہ مکتوب لیکر مطالعہ کیا اور توصیف عین القضاۃ
ہمدانی کی بہت کی اور فرمایا کہ اونکے تصرفات ایسے تھے کہ ایک روز بیس جگہہ پر ایک وقت
مین مہمان تھے اور ہر جگہہ پہ پہونچے اور قدم حجرہ سے باہر نہین نکالا میرے دل مین یہ بات
سنکر انکار و خطرہ پیدا ہوا آپ اوسپر مطلع ہوا اور تیز نگاہ سے میری طرف دیکھا اتفاقاً
ایک دن آپ حجرہ کے اندر تھے مجکو باواز دستک بلایا مین نے دیکھا کہ آپ چارون گوشہ
حجرہ مین بیٹھے ہین اور آپ اپنی جگہہ معمولی پر بھی بیٹھے ہین آپ نے فرمایا کہ ای شیخ جمالے
درویشون کو تمثیل صورت کی خداوند تعالی نے قدرت دی ہے انکار نکرنا چاہیئے مین سمجھا کہ یہ
انکار سابق کا جواب ہے دوسرے یہ کہ شیخ جمالی لکھتے ہین کہ مین سفر حج مین براہ خشکی
گیا چند جگہہ مین خوف ہلاکت پیش آیا حضرت مخدوم کو مین نے اپنی آنکھہ سے دیکھا کہ خوشی
تمام مجکو بیڑہ پان دیتے ہین اوسی وقت وہ خوف مجسے زائل ہوگیا اور ہلاکت سے
بچ گیا تیسرے یہ کہ ایک عورت صالحہ ناگور مین حضرت مخدوم صاحب سے عقیدت رکھتی تھی
اور ایک مادہ گاو شیردار اوسکی چنانچہ کبھی کبھی دودھ و دہی اوس گائے کا آپکے پاس
لاتی تھی جب آپنے قصد گجرات کا کیا گائے چوری گئی وہ عورت آپکے پاس حاضر ہوئی
اور عرض کیا کہ میرا قوت اوس گائے کے حاصلات سے تھا آپ میری گائے منگوا دیجیے
یہ عرض کرکے وہ عورت نماز پڑہنے لگی آپ نے فرمایا کہ لے گائے تیری موجود ہے جب وہ
عورت نماز سے فارغ ہوئی دیکھا تو وہی گائے صحن مکان مین کھڑی ہے چور تھے

یہ کہ ایام مرض موت مین استغراق و سکوت آپ پر بہت طاری ہوا تہا جب ہوش مین آتے
قرآن مجید پڑہنے لگتے اور وقت اذان وضو جدید کرکے نماز باجماعت پڑہتے اور پہر مستغرق
ہو جاتے بعد نماز عشا کے وقت قبض روح تبسم فرماتے ہوئے جان دی اور وقت غسل اونگی
شہادت کی اوٹھائی اور اللہ اللہ کہا کہ جملہ حاضرین غسل نے سنا چنانچہ وقت غسل کے
حضرت عبدالوہاب بخاری و حضرت شیخ نصیر الدین خلف الصدق آپکے و حضرت مخدوم
عبداللہ اللہ داد وغیرہ حاضر تھے سب نے سنا اور بتاریخ ۱۷ جمادی الاول ۹۰۱ھ ہجری
مین بمقام دہلی زمانہ سلطان سکندر بن بہلول مین انتقال کیا حالت حیات مین آپ نے
حضرت خواجہ قطب الدین کو خواب مین دیکہا کہ آپ فرماتے ہین کہ یہان تمہارا مقام ہے
پہر اوسی جگہہ پر قبر آپکی ہوئی اور حوض شمسی کے کنارہ پر مقبرہ آپکا ہے اور وہان آپکی
اولاد امجاد کی بھی بہت قبرین ہین اور اوس جگہہ پر حالت حیات مین بھی آپکی سکونت تھی
اور شیخ جمالی نے جو مرید آپکے تھے وہان ایک مسجد بھی بنا دی تھی اور آپکے دو بیٹے
تھے پسر کلان شیخ عبداللہ بیابانی اونھون نے پہلے نکاح کیا تھا پہر جب حضور وقت اور
فراغ عبادت مین خلل دیکہا تب طلاق دیدی اور مجرد ہوگئے اور ہر وقت نماز کے غسل
تازہ کرتے تھے اور کپڑا دہو کر پہنتے تھے تب نماز پڑہتے تھے اور اسقدر انانیت سے
گریز کرتے تھے کہ کبھی آپ اپنے تئین بصیغہ متکلم نہ کہتے تھے ہمیشہ بصیغہ غائب کہتے تھے
اور خانقاہ شیخ نظام الدین اولیا مین چند مدت مشغول العبادت رہے اور دائم الصوم
تھے اور میوہ صحرائی سے روزہ افطار کرتے تھے اور ہر روز ایک ختم قرآن شریف کرتے
تھے ایک مرتبہ بادشاہ وقت کے یہان بہت سے لوگ قید ہو کر آئے اوسمین چند شخص
سادات سے بھی تھے آپ نے کہا کہ سادات کو قید سے رہا کر دو بادشاہ نے آپکا
کہنا منظور نہین کیا اور سادات کو قید سے نہین چہوڑا اوسوقت آپنے فرمایا کہ
مجھے تمہاری سلطنت مین رہنا حرام ہے یہ فرما کر ملک بادشاہ سے کوچ فرمایا

اور ملک مندو مین چلے گئے وہان کے بادشاہ نے کچھہ پیشکش کیا آپ نے
اوسکو قبول نہین کیا اور فرمایا کہ ہمکو اس سے کچھہ کام نہین ہے فقط اسقدر ضرورت
ہے کہ مندو کے صحرا مین تہوڑی جگہہ رہنے کو ملے وہان کے حاکم کو اس بارہ مین
حکم دیا جاوے کہ ہمارے قیام سے متعرض نہو چنانچہ بادشاہ نے ایسا ہی کیا اور
آپ نے صحراے مندو مین قیام فرمایا اور بعبادت معبود حقیقی بفراغ بال مشغول رہے
جانوران صحرائی از قسم سباع کبھی کوئی آپ سے متعرض و مزاحم نہین ہوتا تہا ساٹھہ
برس سے کچھہ زائد عمر شریف آپکی ہوئی اور جب سے صحرای مندو مین قیام فرمایا
تب سے پہر اور کہین نقل و حرکت نہین کی آخر کو اوسی جگہہ انتقال فرمایا اور دفن
ہوئے چنانچہ مزار آپکا اوسی جنگل مین ہے اور پسر خرد مخدوم صاحب کے شیخ
نصیر الدین تھے یہ بہی صاحب علم اور بزرگ تھے اور بڑے مرتاض و صاحب کرامات
تھے اور بعہد سلطان سکندر لودہی اور ابراہیم بن سکندر لودہی بعہدہ جلیلہ شیخ
الاسلامی ممتاز رہے اور بوقت رحلت آیہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ
پر بہت حالت ذوق طاری ہوئی اور اوسی حالت مین انتقال فرمایا آپ کے چھہ
بیٹے تھے سب صاحبزادہ صاحب علم و عمل و درویش کامل تھے پانچ صاحبزادون
کا حال معلوم نہین ایک صاحبزادہ آپکے مولانا جمال خان تھے جو زمان اکبر بادشاہ
مین مفتی شہر دہلی تھے اونکے بیٹے شیخ رکن الدین تھے اونکے ایک فرزند شیخ ہاشم
اونکے بیٹے شیخ سلطان اونکے دو بیٹے شیخ حسام الدین و شیخ عبد الغفور تھے شیخ
حسام الدین کے بیٹے مفتی ابو البرکات تھے جو عہد عالمگیر بادشاہ مین مفتی شہر
دہلی تھے اور فتاوی عجائب البرکات معروف بہ مجمع البرکات آپکی تصنیف مین سے
ہے اور یہ بہت بڑا معتبر فتاوی ہے اور اکثر کتب فقہ اور فتاوون مین اوسکی
نقل ہے پہلے آپ نے نام اوسکا فتاوی عجائب البرکات رکھا تہا پہر محمد یار خان

نے جو ناظم دار الخلافت شاہجہان آباد تھے مجمع البرکات اوسکا نام قرار دیا دونون نام
اوسکے مشہور ہین اور آپ اوس فتاوی مین تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ ۹ ذی الحجہ سنہ ۱۱۱۰ ہجری
کو شہر شاہجہان آباد مین تصنیف اس فتاوی سے فراغت حاصل ہوئی اور وہ فتاوی دو
جگہہ مین ہے اور ہر جلد پر حمد و نعت و مدح بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر و محمد یار خان ابن
بہمن یار خان کی علیحدہ لکہی ہے مولانا تراب علی صاحب مرحوم و مغفور نے دونون مجلد
اوس فتاوی کے شیخ مظہر حسن مرادآبادی ولد منشی فدا علی برادر نسبتی اپنے کو جو سنی
المذہب ہین ہبہ کردیے اونکے ملک مین ابتک موجود ہین اور چند سال مؤلف کے
پاس رہی ہین شیخ محمد دولت و شیخ فقیہ الدین بھی مفتی تھے اور برادر عظم الدین خان
عہد عالمگیر بادشاہ مین منصب دار و حاکم ملتان تھے اونکے بیٹے شیخ محمد مرشد مخاطب
بہ حکیم قوام الدین خان بڑے نامور و معزز تھے سنہ ۱ جلوس محمد شاہ مین برسالہ روشن الدولہ
ظفر خان پانصدی منصب ذات پر سرافراز رہے اور قبر اونکی دہلی مین ہے اور حکیم
امام الدین خان ولد حکیم قوام الدین خان کو سنہ ۱ جلوس احمد شاہ مین پانصدی ذات
و بندہ جلو بادشاہی کی خدمت تھی اور حکیم غلام علیخان ولد امام الدین خان کو سنہ ۱۴
جلوس محمد شاہ مین برسالہ روشن الدولہ ظفر خان منصب پانصدی ذات مع سو سوار
کے مقرر تہا اور قبر اونکی دہلی مین ہے اونکے پوتے حکیم امجد علیخان ولد بو علیخان ہین
جو فی الحال عہدۂ تحصیلداری سے پنشن یاب ہوئے ہین اور معافی دار بھی ہین اور حکیم
جواد علی خان ولد عظیم علیخان بہت مہذب و معقول و صاحب علم و طبیب ہین اور حکیم
صادق علی خان دوسرے بیٹے اونکے بھی انھین صفات سے موصوف تھے اونکا
انتقال ہوگیا اور یہ دونون ہمشیرہ زادے جناب مولانا صاحب مغفور کے ہین اور
حکیم رمضان علیخان ولد امام الدین خان کو سنہ ۲۳ جلوس شاہ عالم عالی گوہر مین برسالہ
مرزا نجف خان منصب یک ہزاری ذات و افسری دو سو سوار کی عطا ہوئی تہی اور خانی کا

خطاب بہی ملا تہا اونکے پوتے آغا علی خان ولد مشتاق علی خان ملک آئین مین اپنے
نانا شیخ محمد علی صاحب ولد شیخ علی بخش صاحب کے تعلقہ کے تعلقدار ہین اور شیخ
الطاف حسین خان صاحب ولد شیخ محسن علی کے دادا شیخ قاسم علی ولد علی بخش نے
تین حج کیئے حج سیوم مین اثناے راہ مین بوقت مراجعت لکھنؤ انتقال فرمایا اور وے
تعلقہ شیخ محمد علی صاحب پر بحصۂ زوجہ محترمہ اپنی قابض ہین اور بہت نامور و معزز
لکھنؤ و کانپور مین ہین اور کانپور مین سرکار انگریزی کی طرف سے مجسٹریٹ بہی ہین
اور حکیم بندہ حسن صاحب خلف الصدق شیخ امام بخش ولد علی بخش صاحب کے تھے اور
اونکے والد شیخ امام بخش نواسہ شیخ اکرام الدین کے تھے حکیم صاحب مولانا تراب علی
صاحب مؤلف و حکیم عبد اللہ عرف حکیم عبو صاحب کشمیری و سید محمد علی سیتاپوری
کے شاگرد تھے اور بہت اچھے طبیب تھے اور سندیلہ مین بسرکار عم نامدار راقم چودھری
حشمت علی صاحب و پسر شان چودھری خصلت حسین اور خلف الصدق شان چودھری
محمد عظیم صاحب بعہدۂ طبابت بعزت و احترام من ابتدای سنہ ۱۲۶۰ فصلی لغایت حیات خود
بطفرہ چند سال ملازم رہے اور بتاریخ ۲۸ - ربیع الاول سنہ ۱۳۰۵ ہجری مطابق پوس سنہ ۱۲۹۵
فصلی بعمر تہتّر سال قریب غروب آفتاب یوم سہ شنبہ کو بمقام کانپور انتقال کیا اور کربلای
نواب ننہی متصل گہاٹ گنگ کے دفن ہوئے اور کانپور مین جانے کی یہ وجہ ہوئی تہی
کہ اونکے اعزہ ورثہ شیخ محمد علی صاحب ولد شیخ علی بخش اپنے مقدمہ مین واسطے
ادای شہادت کے لیگئے تھے نوبت شہادت گذرنے کی نہین آئی دورۂ ضیق النفس جو
کبھی کبھی ہوتا تہا اوسمین انتقال کیا اور مؤلف کے بڑے دوست و شفیق تھے اور
مولانا تراب علی صاحب کی بڑی ہمشیرہ حقیقی کے بیٹے تھے بہت مدت تک مولانا صاحب
کے پاس و تربیت مین رہے اور بہت خلیق و رحیم و کریم اور وضعدار تھے اور کہتے تہے
کہ اگر مولانا صاحب چاہتے تو مجکو سنی کرلیتے اور کوئی میرے گہر مین عذر نکرتا مگر مولانا

صاحب براہ وضعداری متعرض میرے مذہب کے نہوئے اور حکیم صاحب کی ایک زوجہ
مسماۃ انجم النسا دختر حکیم عظیم علیخان اور دو بیٹے ایک حکیم امداد حسن دوسرے شیخ
عاشق حسن موجود ہین اور صاحب علم ولیاقت ہین بڑے بیٹے طبیب بھی ہین اور اولاد
مخدوم صاحب کی املاک دہلی مین بہت تہی کچھہ بے قبضہ ہوگئی اور کچھہ فروخت ہوگئی چنانچہ
حکیم بندہ حسن صاحب نے چند سال ہوئے کہ اپنا حصہ وہان جاکر فروخت کرڈالا اور دو
رسالہ طب مین آپ کے تصنیف ہین ایک نتائج حسنیہ از نام عاشق حسن پسر خورد خود اسکا
رد حکیم مظفر حسین خان نے لکھا دوسرا جامع المفردات خواص ادویہ مین از نام خود اور
دونون رسالہ طبع ہوئے ہین شیخ شجاعت علی پدر مولانا بیٹے مفتی فقیہ الدین کے تھے
اور لکھنؤ مین بزمان شاہی وکالت مہاجنان و رئیسان کی کچہری ہای شاہی مین کرتے
تھے ایک مرتبہ آپ پر مکان گر پڑا دب گئے جب سے چلنے پھرنے سے معذور ہوگئے تھے
بسواری کہاران جایا کرتے تھے اور بتاریخ ۱۶ ذی الحجہ ۱۲۵۲ھ ہجری مقام لکھنؤ مین انتقال
فرمایا اور تکیہ شاہ بدر علی مین دفن ہوئے اور دو بیٹے اور دو لڑکیان چھوڑین زوجہ
آپکی مسماۃ ملاحت النسا جو دختر عجیب الدین ولد مفتی محمد دولت تہین آپکی ایام جوانی مین
مرگئین پسر کلان آپکے مولانا تراب علی صاحب تھے جنکے حالات مین یہ کتاب ہے چھوٹے
صاحبزادہ آپکے شیخ نثار علی صاحب تھے جنکی شادی ساتھہ مسماۃ فراست النسا دختر حکیم
فیروز علی خان ولد حکیم رضی الدین خان کے ہوئی اسواسطے آپ اکثر اپنی سسرال یعنے
امروہہ مین رہا کرتے تھے اور آپ کے خسر کی معافی مین کئی موضع تھے کہ ابتک وہ دیہات باقی
ہین اور بقبضہ شیخ نیاز علیخان ولد شیخ نثار علی اور دونون بہنون اونکی مسماتان
ریاست النسار زوجہ حکیم جواد علی خان و ظرافت النسار زوجہ صادق علیخان کے ہین اور
شیخ نثار علی صاحب تا حیات اپنے مذہب آبائی اہل سنت و جماعت پر رہے اور انکے
صاحبزادہ نیاز علیخان اپنے نانا کے مذہب اہل تشیع پر ہین اور اونکی معافی پر بھی بقدر اپنے

حصہ کے قابض ہین اور بڑے لائق و مہذب و نامور رئیس ہین اور طبیب بھی ہین چنانچہ
رسالہ تدبیر الفصد اونکا تصنیف چھپا ہے اور مسماۃ برکت النسار دختر شیخ شجاعت علی زوجہ
شیخ امام بخش ولد شیخ علی بخش تھین جنکے بیٹے حکیم بندہ حسن تھے اور مسماۃ منور النسار
دختر ثانیہ اونکی زوجہ عظیم علیخان ولد غلام علیخان تھین جنکے بیٹے حکیم جواد علیخان و پوتی
سلطان علیخان و ریحان علیخان پسران صادق علیخان موجود ہین اور اپنی معافی آبائی
پر قائم ہین اور شیخ منظر حسن خلف ارشد منشی فدا علی ڈپٹی کلکٹر و تعلقدار و معافی دار کے
ہین بہ بڑے دیندار و پرہیزگار و عابد اور سخی ہین اور مراد آباد مین رہتے ہین اولاد مخدوم
صاحب مین چند اشخاص کے دیہات معافی ہین جو سرکار سلاطین دہلی سے ہوئے تھے
اور کچھہ استحکام اوسکا سرکار لکھنؤ سے بھی بتوسط سادات امروہہ جنکی بہت خاطر و عزت سرکار
لکھنؤ مین تھی فی الحال اولاد مخدوم صاحب سے صاحبان ذیل کو معافی دوامی ہے حکیم نیاز علیخان
و حکیم جواد علیخان و پسران حکیم صادق علی خان و شیخ منظر حسن صاحب و شیخ امجد علیخان
اور علاقہ مالگذاری منجملہ اولاد مخدوم صاحب کے پاس اشخاص مفصلۂ ذیل کے ہے شیخ
منظر حسن صاحب و شیخ آغا علی خان صاحب و شیخ الطاف حسن خان صاحب اور اولاد مخدوم
صاحب مین سب پیرزادہ اور مخدوم زادہ ہین سابق مین بزرگ اونکے مذہب اہل سنت
و جماعت پر تھے اب چند مدت و چند پشت سے مذہب اثنا عشری اختیار کیا ہے بعضون نے
بنات خود و بعضون نے تین پشت سے اور جو لوگ اس مذہب مین بہت دنون سے
آگئے ہین چار پشت انتہا پانچ پشت سے ہین زیادہ نہین مدت گذری اور بعض لوگ اتک
مذہب آبائی قدیم پر موجود ہین اور سابق مین یہ بزرگوار رہنے والے شہر دہلی کے تھے نادرگردی
و مرہٹہ گردی مین امروہہ و مراد آباد و لکھنؤ و بانس بریلی و سنبھل و پانی پت مین بسبب معافی
و دیگر وجوہ اقامت گزین ہوئے اور مولانا تراب علی صاحب و حکیم جواد علی خان و حکیم
بندہ حسن و دیگر اعزہ و اقارب اونکے کہتے تھے کہ کنبوہ لوگ مخدوم صاحب کی اولاد مین

نہین ہین اور جو لوگ اونکو ہماری برادری مین سمجھتے ہین اوسکی وجہ یہ ہے کہ انکے بزرگ لوگ ہمارے بزرگون کے مرید و معتقد تھے اور بہت آپسمین خصوصیت مدت سے چلی آئی ہے اس سبب سے لوگون کو گمان ہے کہ مخدوم صاحب کی اولاد ہین اور سادات امروہہ اپنے حسب و نسب مین بہت اچھے ہین اور سلاطین دہلی و سرکار لکھنؤ سے بہت دیہات معافی دوامی پائے ہین بہ نسبت شیوخ امروہہ کے اونکے دیہات معافی بہت ہین اور اولاد مین مخدوم سید شرف الدین صاحب ولایت امروہہ کے ہین وے لوگ بھی مخدوم زادہ و پیرزادہ ہین اونمین کے بہت صاحبون نے مذہب تشیع اختیار کیا ہے اور بعض لوگ البتہ اپنے مذہب آبائی پر ہین قریب زمانہ غدر کے بعض نے اون لوگون مین سے مذہب تشیع ڈپٹی ولایت حسین خان صاحب کی افہام و تفہیم سے اختیار کیا اور چند لوگون نے سلاطین لکھنؤ کے یہان تبدیل مذہب کیا اور علی مظفر خان صاحب منجملہ اولاد مخدوم سید شرف الدین بہت معقول و لائق و مہذب و بڑے معافی دار و دین دار و سخی و سنی ہین مؤلف سے ۱۳۰۵ھ ہجری مین چند روز یکجائی رہی اور دیہات معافی شیوخ و سادات امروہہ سرکار انگریزی سے بھی دوامی معافی قائم ہوئی ہے

نظر دہم در ذکر مرض وفات و مرقد جناب ممدوح

موضع رسڑا ضلع غازیپور مین بوجہ ملازمت حاجی عبدالغفار عراقی و درس طلبہ مدرسہ غفاریہ جناب ممدوح کی اقامت تھی وہان بمرض تپ و لرزہ کے قریب تین مہینے کے بیمار رہے اور بیماری نے طول کھینچا اور تپ بہت شدید ہوئی چند مدت معالجہ ہوتا رہا مگر دوا نے کچھہ اثر نہ بخشا اثنای بیماری مین ایک عجیب کرامت آپسے صادر ہوئی کہ چند روز قبل از وفات حاجی صاحب مالک مدرسہ نے واسطے معالجہ آپکے ایک طبیب کو کسی قصبہ نواح رسڑہ سے بلایا تھا جسوقت آپ نے صورت اونکی دیکھی بعد اوٹھہ جانے طبیب کے آپ نے فرمایا کہ یہ کیا دوا کرینگے انکے چہرہ پر خود مردنی چھائی ہے آج مرجائینگے

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ اچھے بھلے تھے اور اوس قصبہ مین ہیضہ پہلے سے نہ تھا
شب کو اونکو ہیضہ ہوا صبح کو مر گئے پہر جب مولانا صاحب کو معالجہ اطبای رسڑا
اثر پذیر ہوا اوسوقت خادمون و طلبہ و مالک خانہ نے یہ عرض کیا کہ مقام محمد آباد
مین ایک اچھے طبیب حکیم سید زین العابدین ہین آپ وہان تشریف لے چلیے
ہر چند آپ جانے سے انکار فرماتے تھے لیکن بمقتضای اسکے کہ حدیث شریف
مین آیا ہے کہ جس جگہہ کی مٹی سے انسان کا خمیر ہوتا ہے اوسی جگہہ قبر ہی ہوتی
ہے اور یہہ بہی حدیث شریف مین وارد ہے کہ جس سرزمین پر انسان کا قبض
روح لکہا ہوا ہے اوس سرزمین پر بوجہ کسی حاجت و غرض کے جاتا ہے پہر وہان
انتقال کرتا ہے آخر کار آپنے جانا وہان کا منظور فرمایا قریب ایک ہفتہ کے وہان بمکان
منشی محمد اکرام صاحب زمیندار و رئیس قصبۂ مذکور جو مسافر نواز و خدمت گزار علماء
وجواد و سخی ہین اقامت کی اور مصارف اکل و شرب و علاج ذمۂ منشی صاحب
ممدوح کی رہی اور مولوی واجد علی صاحب فاروقی شاگرد مولوی محمد یوسف لکہنوی
ساکن چندائر ضلع سکندرپور جو منشی محمد اکرام صاحب موصوف کے فرزند مسمی مولوی
عبد الغفور کی تعلیم کے واسطے ملازم تھے اور دیگر طلبہ ہمراہیان مولانا صاحب نے
خصوص مولوی شاہ عبد الحی گورکہپوری جو مولانا صاحب کے بہت مورد الطاف
تھے اور بعد انتقال جناب ممدوح کے مکہ معظمہ مین ہجرت کرکے جا رہے تیمار داری
و خدمتگذاری جناب مولانا صاحب مین بستعدی و تندہی مصروف و مشغول تھے
اور مولانا صاحب کو بسبب طول مرض کے سلب طاقت ہو گئی تھی پس نماز پنجگانہ
باشارہ ادا فرماتے رہے اور تہوڑا قرآن مجید بہی پڑہتے تھے اور حال صحت مین
ایک پارہ روز تلاوت کرتے تھے بتاریخ بارہ صفر ۱۲۸۱ سنہ ہجری مطابق ۲۸ اساڑہ
سنہ ۱۲۷۱ فصلی موافق ۱۷ جولائی سنہ ۱۸۶۴ عیسوی بعد نصف شب بمقام محمد آباد عرف

جمال پور ضلع اعظم گڈہ بمحلہ شیخواڑہ مکان منشی محمد اکرام صاحب کے انتقال فرمایا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کوئی نماز آپکی مرض موت مین فوت نہین ہوئے
کیونکہ وفات آپکی اداے نماز عشا کرکے بعد نصف شب کے ہوئی قریب موت کے
تشنگی معلوم ہوئی آپ نے پانی طلب فرمایا اور نوش کیا اور سید الاستغفار
پڑہا اور کلمۂ طیبہ زبان پر جاری ہوا اور اوسیوقت شب دوشنبہ کو مرغ روح نے
قفس عنصری سے پرواز کیا اور معالج آپکے حکیم سید زین العابدین صاحب رئیس
محلہ سیدواڑہ تھے اور سابق مین بزرگان و رئیسان سیدواڑہ مذہب اہلسنت
وجماعت کا رکھتے تھے اور منشی محمد اکرام صاحب کے قرابت دار تھے اب وہ لوگ
مذہب اہل تشیع کا رکھتے ہین پہر منشی محمد اکرام صاحب متکفل تجہیز وتکفین وخیرات
کے ہوئے اور اہل اسلام وحفاظ وطلبا وفقرای محمد آباد کو جمع کیا اور بعض
مسلمان دیہات اطراف کے جمع ہوگئے کئی سو آدمیون کا مجمع ہوا اور روز دوشنبہ
کو کچھہ دن چڑہے دفن ہوئے مولوی واجد علی نے نماز جنازہ پڑہی منشی
محمد اکرام صاحب کا ایک احاطہ وسیع قبرستان متصل مکان جانب شرق واقع
ہے اوسمین اونکے خاص خاندان کے مقابر ہین مثل قبر شیخ محمد اسحاق جد و شیخ
لطف محمد پدر و مولوی فضل محمد صاحب و شیخ احمد بخش صاحب اعمام و مولوی
ساجد علی صاحب برادر کلان حقیقی منشی صاحب شاگرد مولانا مغفور اور وہان ایک
مقبرہ مولوی غلام فرید صاحب کا ہے جو شاگرد و مرید مولانا نظام الدین لکھنوی
فرنگی محلی ولد مولانا قطب الدین شہید سہالوی کے تھے اور حصور و کامل و عارف
و عالم و مکمل تھے اور منشی محمد اکرام صاحب کے جد امجد محمد اسحاق صاحب کے حقیقی
چچا و مرشد تھے اونکے مزار کے متصل پہلوے راست مین آپکی قبر ہوئی منشی صاحب
لکھتے ہین کہ مینے چاہا تھا کہ مزار پختہ و مقبرہ گنبددار بنادون مگر مولوی واجد علیصاحب

موصوف و مولوی عبد الحق ممدوح و طالبای دیگر ہمراہیان مولانا صاحب نے قبر آپکی خام
رکھوائی لیکن چبوترہ پختہ بنوادیا اور بروز سیوم قرآن خوانی و خیرات و فاتحہ منشی صاحب
نے کرادیا بعد چندے حکیم بندہ حسن صاحب ہمشیرہ زادہ حقیقی مولانا صاحب نے منشی محمد اکرام
صاحب کو خط لکھا کہ جو کچھہ دفن و کفن و سیوم مولانا صاحب مین صرف ہوا ہے لکھہ بھیجیے
کہ مین یہان سے بھیجدون مگر منشی صاحب نے لینا منظور نہین کیا خداوند تعالی ایسے قدر
شناس و خدمت گزار علما و فضلا و مسافر نواز کو جزاے خیر عطا فرماوے اور مولانا صاحب
نے مادہ سنہ وفات لفظ فارغ اپنی زبان سے فرمایا تھا جسکے عدد بارہ سو اکاسی ہجری
ہوتے ہین اور زمان وفات مولانا صاحب مین زوجہ ثانیہ آپ کی لکھنؤ مین اپنے گھر مین
تھین یہ حالات مرض و وفات و دفن و کفن تحریر منشی محمد اکرم صاحب و تقریر زبانی مولوی
مراد اللہ صاحب لکھنوی برادر حقیقی زوجہ ثانیہ مولانا صاحب اور ایک طالب علم مسافر
جو اون دنون مین رسٹرا و محمد آباد مین تھے معلوم ہوئی

نظر یازدہم بیچ ذکر ازواج مولانا صاحب کے

جناب ممدوح نے دو نکاح کیئے ایک ساتھہ وحیدۃ النساء عرف حاجی بیگم دختر مولوی محمد اجمل
عرف اجمل الدین کے جو پسر عزالدین بن مفتی محمد نوح عرف مفتی محمد دولت بن
مفتی ابو البرکات بن شیخ حسام الدین بن شیخ سلطان بن شیخ ہاشم بن شیخ رکن الدین
بن مفتی مولانا اجمال خان بن مولانا نصیر الدین بن مخدوم شیخ سعد الدین تھین اور مولوی
محمد اجمل صاحب حلم تھے اور اونکے دو بیٹے تھے پسر کلان شیخ کریم بخش تعلقدار و معافی دار
اونھون نے اپنی بہن یعنے زوجہ مولانا صاحب کو بیٹی بنایا تھا اور دوسرے بیٹے خورد منشی
فدا علی ڈپٹی کلکٹر و تعلقدار و معافی دار تھے اور آپکی کوئی اولاد زوجہ اولی سے زندہ پیدا
نہین ہوئی اور ۲۲ - ذیقعدہ ۱۲۵۸ھ ہجری مین بمقام لکھنؤ بمرض دق و سل انتقال کر گئے
تکیہ حاجی نصرت واقع کشمیری محلہ مین دفن ہوئین اور قبر پختہ ہے اور اسی تکیہ مین سابق سے

مقابر مولانا و جملہ اولاد شیخ علی بخش صاحب نواسۂ اکرام الدین خان کی ہوئی ہین اور ترکہ
اونکا مولانا صاحب نے لیا منشی فدا علی صاحب نے کچھ نہین لیا دوسرا نکاح آپکا بعد معاودت
حج کے ساتھ مسماۃ اولیا بیگم دختر مولوی محمد اشرف کے ہوا جو بڑے شریف و عالم و
مدرس ساکن لکھنؤ محلہ جھنوائین ٹولہ تھے اونسے بھی کوئی اولاد نہین ہوئی اور مولوی صاحب
کا ترکہ از قسم کتاب وغیرہ اونھین نے پایا شیخ نیاز علی خان برادر زادہ حقیقی اور حکیم
بندہ حسن اور حکیم جواد علی خان اور حکیم صادق علی خان ہمشیرہ زادگان نے کچھ ترکہ ہی
نہین لیا اور انتقال جناب ممدوحہ غرہ ذی الحجہ ۱۳۰۰ہجری مین بمقام گونڈہ پاس اپنی
ہمشیرہ یعنے زوجۂ حکیم عنایت رسول بلگرامی کے ہوا اور بمرض اکلہ بمقام سینہ چند ماہ
بیمار رہین چندے یہان سندیلہ مین علاج ہوا اثر پذیر نہوا تب ہمشیرۂ مذکورہ جناب
ممدوحہ نے بغرض علاج اپنے پاس بلا لیا اور علاج کیا مگر بمقتضای مشیت آلہی مرض
زائل نہوا اور اوس سرزمین مین انتقال فرماکر پیوند خاک ہوئین اور بعد انتقال مولانا
کے آپکی زوجہ گاہ لکھنؤ مین اپنی بہنون اور بھائی کے گھر رہین کیونکہ اونکی تین بہن تھین
زوجۂ مولوی محمد علی لکھنوی و زوجہ حکیم عنایت رسول ولد حکیم عبید اللہ بلگرامی و زوجۂ
مولوی حیدر ساکن ٹیلہ شاہ پیر محمد لکھنوی اور ایک بھائی مولوی مراد اللہ تھے اور گاہ
لکھنؤ مین بخانہ حکیم بندہ حسن ہمشیرہ زادہ حقیقی مولانا صاحب اور گاہ امروہہ مین بخانۂ
حکیم شیخ نیاز علی خان برادر زادہ حقیقی جناب ممدوح اور گاہ بخانہ مؤلف کتاب کے
تشریف رکھتی تھین چونکہ زوجہ ثانیہ مولانا دختر مولوی محمد اشرف کی تھین لہذا کچھ ذکر آنکا
لکھا جاوے تاکہ معلوم ہو کہ جیسے زوجۂ اولی آپکے خاندان و برادری و ہمجدی و اولاد مخدوم
شیخ سمار الدین صاحب سے تھین ایسا ہی زوجۂ ثانیہ بھی خاندان علما و شرفا و معززان سے
تھین پس معلوم کرنا چاہیے کہ مولوی محمد اشرف قوم کے شیخ صدیقی رہنے والے بنہ مضافات
صوبہ لاہور قریات سیالکوٹ سے تھے آپکے والد ماجد بنہ سے لکھنؤ مین تشریف لائے

نام اونکا قاضی نعمت اللہ تھا بڑے خوشنویس تھے زمانہ نواب آصف الدولہ مین بعہدۂ تعلیم خط نواب وزیر علیخان مقرر ہوگئے اور مولوی محمد اشرف صاحب لکھنؤ مین پیدا ہوئے اور شاگرد مولوی سید مخدوم صاحب و مولوی نور الحق صاحب فرنگی محلی کے تھے اور مرید سید احمد صاحب مجاہد کے تھے بعہد نواب غازی الدین حیدر بمشارکت مولوی اوحد الدین بلگرامی و مولوی فضل امام خیرآبادی و مولوی محمد اسمعیل مرادآبادی لندنی و مولوی ترابعلی صاحب واسطے تالیف تاج اللغات ترجمۂ فارسی قاموس کے نوکر رہے اور عدالت دیوانی لکھنؤ مین بھی بمشاہرۂ ڈیڑھ سو روپیہ ماہواری کے نوکر ہوگئے تھے اور درس و تدریس و تالیف مین مصروف رہتے تھے منجملہ تصنیفات آپکے کتب مفصلۂ ذیل ہین۔ اصول راسخہ و دوحۂ شامخہ شرح اصول راسخہ و کتاب در حالات علمای ہند بزبان عربی ناتمام بعہد نصیر الدین حیدر بادشاہ بمرض ہیضۂ وبائی بعمر چھیالیس یا چوالیس سال ماہ صفر ۱۲۴۸ھ ہجری مین انتقال کیا اور حجرہ متصل مسجد بنا کردہ خود واقع جھنوائین ٹولہ مین دفن ہوگئے اور دادا مولوی محمد اشرف کے شیخ محمد معظم صدیقی قصبہ بنہ مین پیدا ہوئے اور شاگرد اپنے باپ شیخ احمد صدیقی اور سید عبد الحکیم سیالکوٹی کے تھے اور حافظ قرآن اور حافظ تفسیر بیضاوی بھی تھے اور علوم دینیہ مین کامل تھے پھر دہلی مین تشریف لے گئے بہادر شاہ ولد عالمگیر نے آپکو قاضی بنہ کا کر دیا اور چند دیہات بھی معاف کیے پھر آپ مشغول بقضا و تصنیف و درس و ریاضت رہے ۱۱۵۰ھ ہجری مین اپنے شہر مین انتقال فرمایا اور وہین دفن ہوگئے والد شیخ محمد معظم کے شیخ احمد بن عبد اللہ بن علی محمد بن محمد جمال صدیقی تھے اونکے بزرگ شہر دوان ملک شیراز مین رہتے تھے جب سلاطین شیعہ کا ایران پر غلبہ ہوا بہت اہل سنت و جماعت کو قتل کیا اوسوقت مین بہت بزرگ و علما و مشائخ اوس ملک سے نکل کر متفرق ہوگئے چنانچہ جد شیخ احمد جو پردادا مولوی محمد اشرف صاحب کے تھے پشاور مین آئے اور شیخ احمد وہان پیدا ہوئے اور تحصیل علوم عقلیہ و نقلیہ کی

اور طبیب حاذق ہوے لیکے اور سنہ [illegible] ہجری مین بمقام پٹنہ انتقال کیا اور وہین اونکا مزار ہوا

نظر دوازدہم بیچ ذکر ترکہ جناب ممدوح

آپکے ترکہ مین ہنگام وفات قدری اثاث البیت از قسم پارچہ گرمائی و سرمائی و پلنگ و تخت و ظروف مسی و چند کتب ہمراہ رسٹرا مین تھے وہ اشیا سب یہان آئے دو سو روپیہ کچھ زائد یا تین سو روپیہ کچھ زائد اوسکی قیمت حاجی عبد الغفار صاحب نے پاس زوجۂ محترمہ آپکے معرفت حکیم بندہ حسن صاحب بھیجدیئے اور بہت مجلدات کتب مولانا موصوف بخانہ حکیم بندہ حسن صاحب امانت رکھی گئی تھی وے کتب بذریعہ حکیم صاحب حسب اجازت جناب ممدوحہ بتدریج چند سال مین فروخت ہوئی اور حکیم صاحب نے معرفت مولوی محمد زکریا کشمیری ساکن سعادت گنج شاگرد رشید مولانا مغفور چند کتابین فروخت کرائین اور قدری اثاث البیت جو لکھنؤ مین تھا بذریعہ حکیم صاحب فروخت ہوا الغرض زائد سات سو روپیہ سے ترکہ مولانا صاحب فروخت ہوکر حکیم صاحب کے پاس جمع ہوئے وہ بدفعات و بتدریج سالہا سال مین حکیم صاحب نے زوجۂ مولانا صاحب کو واسطے خرچ کے دیئے اور از قسم املاک غیر منقولہ مولانا مغفور کے کچھ نہین باقی تھی اسواسطے کہ ایک مکان زنانہ اور ایک مردانہ خام و پختہ جو آپکے والد کا بنا کردہ تھا اوسکو آپنے کھودکر اور کچھ زمین اور مول لیکر ایک مکان زنانہ اور ایک مکان مردانہ پختہ بنایا ہنوز مکان مردانہ سارا تیار نہین ہوا تھا کہ ملک اودہ مین غدر ہو گیا لکھنؤ مین چند محلہ کھد گیے اور آپکے دونون مکان بھی بازار مین تھے اور وہ محلہ وہیں سرکاری واقع امام باڑہ نواب آصف الدولہ سے قریب تھا پس وہ محلہ مع دیگر محلہ جات اطراف کھد کر بے نام و نشان ہو گئے پس آپ کرایہ کے مکان مین اقامت کرنے لگے

ثمرہ دوم در ذکر مولوی سید فتح اللہ صاحب سلمہ

اور یہ ثمرہ مشتمل اوپر چند نظر کے ہے

نظر اول بیچ نام وسجع ونسب و مہر جناب ممدوح

نام آپکا فتح اللہ تہا اور مہر مین آپکی سید فتح اللہ نقوی کندہ تہا اور سجع آپکے نام کا
نصرٌ من اللہِ و فتحٌ قریبٌ تہا و نسب اس طور پر ہے سید فتح اللہ بن سید غلام شاہ
علاؤالدین بن سید روح اللہ بن سید عنایت اللہ بن قیام الدین بن سعد الدین
مولانا الوہن نواسہ مخدوم شیخ الہدیہ خیرآبادی بن مولانا لکن بن سید فضل اللہ
بن سید مبارک بن سید احمد بن مخدوم سید علاؤالدین اور مخدوم صاحب سے
تا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ بنابر تحقیقات صاحبان درگاہ اسطور پر ہے مخدوم
سید علاؤالدین سندیلی رحمۃ اللہ علیہ ابن سید محمود بن سید احمد بن سید ابوالفضل
بن سید ابوالمفضل بن سید علی احمد بن حضرت امام علی نقی بن حضرت امام محمد تقی بن
حضرت امام علی موسی رضا بن حضرت امام موسی کاظم بن حضرت امام جعفر صادق بن
حضرت امام محمد باقر بن حضرت امام زین العابدین بن حضرت امام حسین بن حضرت علی
مرتضی کرم اللہ وجہہ اور بنابر تحقیقات صاحبان اشراف محلہ منقول از بیاض سید
فضل میان سندیلی یون ہے مخدوم سید علاؤالدین بن سید محمود بن سید
عبدالہادی بن سید محمد صفی بن سید میران بن سید خواجہ بن سید ابوالفراس
بن ابوالفرح واسطی بن سید داؤد بن سید حسن بن سید یحیی بن سید عمر بن سید زید
بن سید حسین ابن علی عراقی بن سید زید شہید بن حضرت امام زین العابدین بن
حضرت امام حسین بن حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور بنابر قول سادات گورکھلو
حضرت مخدوم صاحب اولاد حضرت امام علی نقی سے ہین مگر وہ سلسلہ نسب کا اسطور پر
ملفوظات شیخ وجیہ الدین احمد اوناوی سے نقل کرتے ہین کہ مخدوم سید علاؤالدین
بن سید محمود بن سید عبدالہادی بن سید محمد صفی بن میران بن سید ابوالفراس بن
سید ابوالفرح بن سید داؤد بن سید حسن بن سید یحیی بن سید زید بن سید حسین

بن علی عراقی بن سید محمد بن سید امام محمد تقی بن امام موسی علی رضا بن امام موسی کاظم
بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین بن حضرت
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ پس بنابر ہر دو قول مخدوم صاحب سادات بنی فاطمہ سے ہین مگر
حسب قول صاحبان درگاہ حضرت امام محمد باقر بن حضرت امام زین العابدین کی اولاد مین
ہین اور بنا بر قول صاحبان اشراف محلہ اولاد حضرت زید شہید بن حضرت امام زین العابدین
سے ہین اور حضرت زید شہید کی اولاد مین سادات مارہرہ و بارہہ و بلگرام و امروہہ ہی
ہین اس مقام پر مختصر حال مخدوم صاحب کا لکھا جاتا ہے کہ آپکی پیدایش سنہ ۶۹۰ ہجری مین
ہے جسکا مادہ تاریخ لفظ مخدوم ہے پہلے آپ ملک عرب یا شوستر سے آکر ہنگام فتنہ انگیزی
چنگیز خان کے بغداد شریف مین چند سال رہے اور تحصیل علوم کی اور وہان مسماۃ صالحہ
بنت ادریس مکی نقوی سے نکاح کیا پھر شہر واسط مین قیام پذیر ہوئے پھر اجمیر مین پھر
بارہہ پھر دہلی مین اور وہان بخدمت حضرت شاہ نظام الدین اولیا کے حاضر ہوئے بایماے
جناب ممدوح حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی کے مرید و خلیفہ ہوئے اور سند معافی
موضع مخدوم پورہ متصل سواد قصبہ سندیلہ سرکار شاہ دہلی سے حاصل ہوئی زمان تغلق
شاہ بادشاہ مین چنانچہ وہ موضع ابتک اولاد و وارثان اونکے کو معاف ہے کم کوئی خاندان
اہل سندیلہ سے چھوٹا ہوگا کہ جسکو اوس مین سے بوجہ وراثت و خرید کچھہ نملا ہو پھر دہلی ہی
تشریف لاکر سندیلہ مین استقامت کی اور بطن بی بی صالحہ سے آپکے تین بیٹے تھے ایک
سید احمد جنکے اولاد مین صاحبان درگاہ خاندان شاہ سجاد و شاہ فیض اللہ و منشی فصیح اللہ
و سید احمد بخش ہین دوسرے سید مجیر الدین جنکی اولاد مین منشی فضل رسول و مولوی
احمد بخش و حکیم سید محمد بقا و مولوی مظہر علی و دیگر رئیسان اشراف محلہ ہین جنکا سلسلہ نسب
مخدوم صاحب تک اسطور پر لکھا ہے کہ سید فضل رسول صاحب ولد حکیم عبد الشکور ولد مولوی
حکیم لطف رسول ولد غلام اشرف ولد ملا عزیز ولد ملا شیخا عرف سید محمد ولد مولوی عبد الحی

ولد بندگی سید حسین ولد سید احمد ولد سید لاڈ ولد سید حسن ولد سید شیخ ولد سید مجیر الدین ولد مخدوم سید علاؤ الدین تیسرے سید نصیر الدین ہین جنکی اولاد دختری مین مولوی نجم الدین خال مولوی فضل علی سندیلی و مولوی احسن تھے اور اولاد پسری مین مولوی سید اشرف علی ولد سید مظہر علی وغیرہ زمینداران موضع گورکھلا ضلع نواب گنج بارہ بنکی ہین جنکا سلسلۂ نسب تا مخدوم صاحب اسطور پر ہے سید مولوی اشرف علی بن مظہر علی بن امانت علی بن عبد الحکیم بن عبد الرحیم بن عبد الرزاق بن محمد ہاشم بن سید مبارک بن ابو الفتح بن سراج الدین بن سید نصیر الدین بن مخدوم سید علاؤ الدین اور بنا بر قول سادات گورکھلا بہی مخدوم صاحب اولاد حضرت امام محمد باقر بن حضرت امام زین العابدین ہین اونکے جد سراج الدین بن نصیر الدین بن مخدوم سید علاؤ الدین سندیلہ سے جاکر پہلے موضع سہالی ہین پہر موضع گورکھلا مین جو سرکار دہلی سے سنہ ۹۹۵ ہجری مین بنام سید مبارک بن ابو الفتح بن سید سراج الدین بن سید نصیر الدین بن سید مخدوم علاؤ الدین معاف ہوا تہا جاکر رہے بعد ضبطی معافی اب نمبر اوس موضع کا بنام سکنۂ گورکھلا ہے ایک لڑائی ساتھہ ہنود و رعایای کاکوری و لکھنؤ کے ہوئی تہی اوسمین دولت یار خان افسر فوج شاہی تہا اونکے ساتھہ اوس لڑائی مین سید نصیر الدین و سید احمد پسران مخدوم صاحب بہی تہے چنانچہ بمقام کاکوری دولت یار خان و سید نصیر الدین شہید ہوئے اور مزار آپکا جانب شمال تالاب ہودہ کے ہے ایک مدت تک مشہور و معروف و زیارت گاہ رہا اب چند مدت سے پتہ اور نشان اوسکا معلوم نہین ہوتا ہے اور دولت یار خان کی بہی قبر اوسی جگہہ ہے اور سید احمد صاحب اسی لڑائی مین بمقام لکھنؤ کے شہید ہوئے اور مزار اونکا معالی خان کی سرای مین متصل فراغش خان و امام باڑہ میان الماس و تالاب اومان داس کے ہے اور سید مجیر الدین سندیلہ مین پاس پدر بزرگوار اپنے کے رہے اور سندیلہ مین انتقال کیا اور قبر اونکی بیرون روضہ مخدوم صاحب

جانب شرق دروازہ متصل دیوار جنوبی روضہ کے زمین دوز ہے اور نسب نامہ سوداگران سندیلہ مین لکھا ہے کہ مخدوم صاحب کے ایک پسر اور تھے جنکا نام مجدالدین تھا اور یہ پسر چہارم تھے اونکی شادی ساتھ دختر قاضی سراج الدین ولد قاضی عثمان جنکا مزار موضع نہدینہ مین ہے ہوئی تھی وے جوان لاولد بدعای خسر اپنے کے مرگئے اور نسب نامۂ مادری حضرت مخدوم صاحب علیہ الرحمہ کا یہ ہے مخدوم سید علاؤالدین بن بی بی صفیہ بنت عبدالقادر ثانی ابن حضرت سید عبدالوہاب بن حضرت سلطان الاولیا محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بن ابو صالح بن عبداللہ الجیلی ابن سید یحیی بن سید محمد بن داؤد بن عبداللہ بن حضرت موسی الجون بن حضرت عبداللہ المحض بن امام حسن مثنی بن امام حسن علیہ السلام بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور مخدوم کا انتقال بتاریخ دوسری شوال ۹۶۴ سنہ ہجری کے ہوا ہے مادہ تاریخ سید مخدوم ہے اور روضہ و مسجد فیروز شاہ نے بنوادی تاریخ بنای مسجد اس مصرع مین ہے مصرعہ گفت ہاتف مسجد اقصی است این مادہ تاریخ مسجد اقصی است این ہی جسکے عدد آٹھہ سو تیس ہین اور گفت ہاتف واسطے موزونی مصرع کے ہے

نظر دوم در ذکر اساتذہ و تلامذہ و تصنیف

آپ نے اکتساب علوم اپنے بزرگواران خاندان مثل سید شاہ اصلح اللہ برادر حقیقی خود و دیگر اشخاص سندیلہ مثل منشی سید حسن علی خراسانی و حکیم سید حافظ علی چودہری ولد حکیم غلام حسین منڈوی سے کیا کتب درسیہ عربی مین کتب صرف و نحو پڑہی تہی اور کتب فارسیہ درسیہ مین استعداد و مہارت اچھی تھی وگاہ گاہ معالجہ بھی کرتے تھے اور علم طب مین ایک کتاب مختصر موسوم بریاض فتحیہ تالیف کی اور کتب درسیہ فارسی اچھی پڑہاتے تھے خصوص سکندرنامہ وقران السعدین اور خط نستعلیق و نسخ اچھا تھا ہمارے دادا چودہری منصب علی صاحب نے واسطے تعلیم چودہری حشمت علی صاحب کے نوکر رکھا تھا قریب زمانہ وفات اپنی کے نوکر رہے بہت لوگ سندیلہ کے اونسے

نام اونکے مفصل معلوم و یاد نہین ہین مگر بقدر یاد اپنی کے لکھتا ہون - چودھری حشمت علی ولد چودھری منصب علی - چودھری عظمت علی صاحب ولد چودھری منصب علی چودھری تجمل حسین صاحب ولد چودھری سبحان عطا - چودھری تفضل حسین صاحب ولد چودھری سبحان عطا - چودھری رونق علی برادرزادہ چودھری سبحان عطا - چودھری محمد بخش ولد چودھری غلام نجف - مولوی افہام اللہ ولد جناب موصوف - مولوی بشارت اللہ ولد جناب موصوف - سید رحم علی ولد جناب موصوف - سید مؤمن علی ولد جناب موصوف - حکیم جواد علی نواسہ جناب موصوف - جاوید علی ولد چودھری حشمت علی - محمد شوکت علی راقم الحروف ولد چودھری مسند علی - تہور علی ولد دیندار - جعفر علی ولد دیندار مذکور - دیبی دین کایتہ ولد موہن لال ولد تولارام - فتح چند کایتہ ولد چہارام ضلع وار ساکن موضع بھدون - حکیم جانعلی ولد حکیم غلام حسین - لالہ درگا پرشاد ولد منی لال ولد تیج رائے ولد تولارام مذکور - محمد زمان خان ولد نواز خان اشراف محلہ - چودھری محمد اکبر ولد چودھری فرزند علی - وزیر علی ولد مولوی افہام اللہ نبیرہ جناب موصوف - یعقوب ولد سالاری - چودھری فدا علی ولد چودھری محمد اکبر - محمد علیخان بلوچ ولد اصالت خان - مولوی محمد جعفر ولد شاہ ولی اللہ - سید فرزند علی ولد شاہ ولی اللہ - سید فیاض علی ولد شاہ من اللہ - مولوی وارث علی ولد امین اللہ ولد وصف اللہ ولد مولوی فضل اللہ ولد شاہ غلام علاء الدین مولوی فقیہ اللہ صاحب ولد شاہ اصلح اللہ ولد شاہ غلام علاؤالدین - لالہ شیو دیال ولد پرم سکھ ولد تولارام مذکور - اور مینے آپسے قاعدہ اور کریما اور رامقیمان اور محمود نامہ اور آمد نامہ پڑھا اور چار پارہ قرآن شریف حفظ کیے

نظر سوم در ذکر حالات و عمر و وفات و مدفن و اولاد

آپکو شاہ کریم عطا صاحب اشرفی اڈھنی ساکن ساون سنے بیعت اور خلافت تھی اور شاہ صاحب موصوف سجادہ نشین درگاہ و معافی دار چند دیہات اہین اور بہت مشہور

وبزرگ ومعروف تھے حال عمر جناب موصوف کا بسبب اسکے کہ اونکے خاندان مین کوئی مسن
اور شہر مین کوئی ہمعصر اونکا باقی نہین رہا بہ تعین سنہ وماہ وتاریخ معلوم نہین ہو سکتا ہے
مگر اسقدر بلاشبہہ معلوم ہے کہ پیدایش آپکی بارہ صدی مین ہوئی اور آخر بارہ صدی مین
جوان تھے اسواسطے کہ ایک روز آپ فرماتے تھے کہ بارہ صدی کے قحط مین جو سنہ ۱۱۹۹ ہجری
مین ہوا تھا اوسوقت مین جوان تھا ایک روز مین نے سندیلہ کی ایک گلی مین دیکھا کہ ایک
شخص اپنا لڑکا واسطے کھانیکے بوجہ کثرت بھوکھ کے بھونتا تھا مینے اوسکو روکا اور ڈانٹا
اور کہا کہ یہ کیا کرتا ہے اوسنے جواب دیا کہ بھوکھ کے مارے مرتا ہون یہ نکرون توکیا کرون
آخر وفات اونکی تاریخ ستائیس ماہ صفر سنہ ۱۲۵۶ فصلی مین واقع ہوئی اس سے تخمینہ عمر آپکا
مابین ستر اور اسی کے ہوتا ہے اور مدفن آپکا اندر حصار درگاہ مخدوم صاحب کے جانب
شمال پشت روضہ مخدوم صاحب کے واقع ہے اور قبر پختہ ہے تین نکاح آپ نے کیئے تھے
پہلی بی بی بجنور کی تھین اونسے ایک بیٹا مولوی افہام اللہ پیدا ہوئے اور وے عالم بھی تھے
اکثر کتب درسیہ پڑھے تھے اور ایک بیٹی والدہ حکیم جواد علی ولد شیخ نثار علی حقانی پیدا
ہوئی اور دوسری شادی بھی بجنور مین ہوئی سید بشارت اللہ اونسے ہین اور تیسری
شادی جو دختر شیخ یمین اللہ حقانی سندیلہ سے ہوئی تھی اونسے ایک لڑکی سید ظہور علی
ولد سید امیر اللہ ولد شاہ ولی اللہ ولد سید غلام علاء الدین موصوف کے عقد مین ہے
چوتھی خادمہ منکوحہ سے دو بیٹے رحم علی ومؤمن علی تھے اور یہ رحم علی خط نستعلیق ونسخ کے
خوشنویس تھے اور علم فارسی بھی اچھا تھا اور ایک دختر زوجہ یعقوب علی چودھری ولد قادر بخش
چودھری ساکن مھنوانہ کی اونسے ایک لڑکا نظر علی تھا جسکا لڑکا محمد علی جوان ناکتخدا مرگیا

اثر سوم در ذکر حافظ محمد ابراھیم

(اور اس اثر مین چند نظر ہین)

نظر اول در حالات نام آپکا محمد ابراھیم ولد نظام علی ولد امان اللہ ساکن قدیم

خیرآباد محلہ قضیانہ ضلع سیتاپور سے آنکھون سے نابینا تھے اور حفظ کلام اللہ حافظ احمد اللہ
صاحب سے کیا تھا جو خاندان مفتیان سندیلہ محلہ ملکانہ سے تھے اور آخر عمر مین نابینا ہو گئے
تھے اور چند مدت سے اونھون نے خیرآباد مین سکونت اختیار کی تھی وہان آپ نے
حفظ کلام اللہ اونسے کیا تھا اور دو بھائی اونکے کلان و خرد یعنے کلان غلام حسین و خورد
فتح محمد تھے حافظ تھے اور فتح محمد کا لڑکا غلام محمد وہ بھی حافظ ہے پہلے حافظ صاحب
محمد نظام ساکن سندیلہ محلہ اشراف ٹولہ کے یہان واسطے حفظ کرانے حافظ کرام احمد نبیرہ اونکی
کے نوکر ہوئی تھے جب اونکو حفظ کرا چکے اوسوقت ہمارے دادا چودھری منصب علی صاحب
نے ملازم رکھکر حفظ قرآن شریف اونکی خدمت مین مجھکو کرایا یعنے چار برس مین حفظ کیا اور
سنہ ۱۲۷۴ ہجری مین قرآن ختم ہوا ایام حفظ قرآن مین سوای قرآن شریف کے اور کچھ لکھنا او
پڑھنا نہین ہوتا تھا اور وقت ختم قرآن مجید کے جو کچھہ کہ خدمت گزاری اور خوشی ہوئی اوسکا
حال ثمرہ چہارم مین لکھہ چکا ہون یعنے سو روپیہ و پانچ جوڑہ و زیور وغیرہ ملا چند سال تک تراویح
مین یہ معمول رہا کہ مین تراویح مین بسماعت جناب اوستاد موصوف قرآن شریف پڑھتا تھا
اور روز ختم کے بقدر مناسب و لائق نذر کرتا تھا پھر بعد حفظ ہمارے کے چند سال تک خانہ نشینی
کی تنخواہ آپکو ملتی رہی اور بعد اوسکے بلا تعین خدمت گزاری ہوا کی اور چودھری منصب علی
صاحب نے ایک مکان عام اپنے احاطہ مین واسطے سکونت اونکی کے بنوا دیا اور سا اونکو غیظ
و غضب بہت تھا اور طاقت اور قوت بھی اچھی تھی قرآن مجید خوب یاد تھا اور بہت
پڑھتے تھے اکثر آپکا معمول تھا کہ ماہ رمضان مبارک مین ختم قرآن مجید شب واحد مین
کرتے تھے اور تھوڑا ترجمہ قرآن شریف کا مولوی وارث علی صاحب مخدوم زادہ سندیلی
ولد شاہ امین اللہ ولد شاہ وصف اللہ عرف مصری میان سے جو فارغ التحصیل تھے پڑھا تھا

نظر دوم در تذکرہ تلامذہ

چونکہ حسب رواج کے اوستاذ و شاگرد لوگ فہرست تلامذہ نہین لکھتے ہین اور اسمای

شاگردان خوب یاد بھی نہیں رہتے ہین لہذا سبکے نام مجکو بھی محفوظ خاطر نہین ہین مگر بقدر اپنی یاد کے لکھتا ہون اور اس فہرست مین جنہون نے حافظ صاحب ممدوح سے حفظ کیا خواہ تمام خواہ ناتمام اور جنہون نے ناظران پڑہا ہے خواہ کامل خواہ ناقص وہ سب داخل ہین

(حافظان کامل وجنکو کل یا بعض قرآن شریف حفظ کرایا تھا)

حافظ کرم احمد سندیلی - راقم الحروف محمد شوکت علی - حافظ فقیر بخش رنگریز سندیلی - حافظ ابراہیم ولد چھید اہمشیرہ زادہ آپکے - حافظ محمد اسمعیل پسر کلان جناب موصوف - حافظ شکور اللہ عرف چھید اولد انوار احمد ولد شاہ اصلح اللہ مخدوم زادہ سندیلی - مولوی اکبر علی ولد ماجد علی سندیلی - حافظ نوازش علی ولد بشارت علی سندیلی - چودھری خصلت حسین صاحب ولد چودھری حشمت علی صاحب - حافظ غلام سعد خیر آبادی - حافظ ارادت نابینا - حافظ منو سندیلی یہ شخص نہایت دیندار تھے - حافظ نظیر احمد ولد فضل احمد ولد احمد حسین ولد نظام ساکن محلہ اشراف ٹولہ - حافظ حافظ علی عرف چندا ولد سید رحم رحمن خان مخدوم زادہ ولد غلام اولیا ساکن اشراف ٹولہ - حافظ باسط علی - حافظ امام بخش سفید باف نابینا - حافظ منور سفید باف ساکن خیر آباد - مولوی ضامن حسین ولد شیخ مومن علی - حافظ گھسیٹے ولد روشن عصار تماکو فروش ساکن سندیلہ - حافظ جواد علی ساکن اشراف محلہ - حافظ محمد اسحاق سندیلی - حافظ ملکو موچی سندیلہ

(ناظران خوانان کامل جنکو کل یا بعض قرآن مجید پڑہایا)

چودھری سبحان عطا صاحب ولد شیخ فضل اللہ سندیلی - چودھری حشمت علی صاحب تعلقدار - چودھری فدا علی ولد چودھری محمد اکبر - سید سلامت ولد مولوی امیر اللہ ولد شاہ ولی اللہ مخدوم زادہ - حسینی پسر زمرد طوائف - چودھری حجت علی ولد چودھری وجہ اللہ - الہدیہ ساکن اشراف محلہ - امید علی ساکن موسی پور - قدرت موچی ساکن سندیلہ امان اللہ ولد روشن عصار تماکو فروش ساکن اشراف ٹولہ - چودھری جاوید علی ولد چودھری حشمت علی

نظر سوم در نکاح وبیعت ووفات واولاد

پہلے قریب چالیس برس کے آپ مجرد رہے پھر موضع سنوگڑہ پرگنہ سندیلہ ضلع ہردوئی
مین اپنی قوم مین شادی کی اونسے تین بیٹے کلان محمد اسمعیل حافظ قرآن متوسط محمد اسحاق
خرد محمد یعقوب اور ایک لڑکی مسماۃ امیدن پیدا ہوئی اور آپکو شاہ نظام الدین صاحب
ساکن قصبۂ امینٹھی ضلع لکھنؤ سے بیعت تھی اور بمرض تپ چند روز بیمار رہکر انتقال
کیا باغ مقابر راقم مین جانب شمال وشرق دفن ہوئی اور وفات آپکی تاریخ ۱۴ شعبان سنہ ۱۲۶۹ ہجری کو ہوئی

نظر چہارم در ذکر مولوی سید فقیہ اللہ سندیلی

(اس اثر مین چند نظر ہین)

نظر اول بیچ ذکر نام ونسب نام آپکا فقیہ اللہ تھا اور مہر مین سید فقیہ اللہ اصلح اللہ
شانہ کندہ تھا سید فقیہ اللہ اصلح اللہ شانہ اور لفظ اصلح اللہ شانہ مین یہ لطف تھا کہ آپکے والد ماجد کا
نام اصلح اللہ تھا اور یہ کلمہ دعائیہ ہے معنی اسکے یہ ہین اچھا رکھے اللہ حال اونکے کو جب آپ
کوئی گواہی کرتے تھے یا کسی استفتا پر دستخط کرتے تھے بعد لکھنے نام کے اصلح اللہ شانہ
لکھدیتے تھے اور نسب آپکا اسطور پر ہے سید فقیہ اللہ ولد سید شاہ اصلح اللہ ولد سید
غلام علاؤ الدین ولد سید شاہ روح اللہ ولد سید شاہ عنایت اللہ مخدوم زادہ
سندیلی اور آپ حقیقی بھتیجے مولوی سید فتح اللہ کے تھے اور اونکا پشت نامہ تا مخدوم سید
علاؤ الدین بلکہ تا حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ اثر دویم مین بذکر اونکے گذر چکا ہی
اعادہ اوسکا تحصیل لاحاصل ہے شاہ غلام علاؤ الدین صاحب کے تین نکاح ہوئے پہلا
ساتھ دختر وزیر محمد خان رسالہ دار اہوازی سندیلہ کے اونسے مولوی سید فضل اللہ
پیدا ہوئے جو عالم و درویش تھے اور دو دختر ایک زوجہ سید کریم اللہ مخدوم زادہ سندیلی
جنکے بیٹے سید برکات اللہ عرف برکت میان تھے دوسری زوجہ شاہ عبد السمیع مخدوم زادہ کاکوری
جو لاولد مر گئین دوسرا نکاح سید شاہ غلام علاؤ الدین کا مخدوم زادگان امینٹھی مین ہوا

اونسے ایک لڑکی پیدا ہوئی بعمر ہفت سالگی مرگئی تیسرا نکاح قصبہ بجنور محلہ سیدواڑہ مین ہوا
اونسے چار بیٹے ہوئے سب سے کلان سید شاہ ولی اللہ اونسے چھوٹے سید شاہ من اللہ
اونسے چھوٹے سید اصلح اللہ سب سے چھوٹے سید فتح اللہ یہ سب بھائی نامور و معزز
و موقر و صاحب علم تھے اور تین لڑکیان تھین ایک زوجہ عبد اللطیف متولی سندیلی دوسری
زوجہ غلام حیدر حقانی سندیلی تیسری بھی حقانیان سندیلی مین بیاہ گئی جنکے نواسے
شیخ اکبر علی حقانی سندیلی تھے اور پیدائش آپکی ۱۲۰۳ھ ہجری مین بمقام سندیلہ ہوئی اور
حلیہ آپکا اسطور پر تھا کہ میانہ قد لحیم و شحیم سانولا رنگ فراخ چشم مزاج سوداوی تھے

نظر دوم در ذکر اساتذہ

(آپ نے سندیلہ اور لکھنؤ مین چند اوستادون سے پڑھا حسب تفصیل ہذا)
مولوی سید فتح اللہ عم حقیقی جناب ممدوح - مولوی سید احمد بخش مخدوم زادہ سندیلی
مولوی نور الحق صاحب ولد مولوی انوار الحق صاحب لکھنوی فرنگی محلی - مولوی محمد حیدر
صاحب ولد مولوی محمد مبین صاحب لکھنوی فرنگی محلی - مولوی ہادی صاحب ساکن دیوہ براور
مولوی ذو الفقار علی - مولوی محمد اصغر صاحب ولد مفتی ابو الرحم صاحب لکھنوی - مولوی
محمد اسلم صاحب بلگرامی جو خسر مولوی اوحد الدین صاحب بلگرامی و والد مولوی جمیل احمد صاحب
بلگرامی کے تھے - مولوی غلام حسین صاحب بنگالی - مولوی جعفر علی صاحب ساکن کسمنڈی
مولوی سراج الحق صاحب ولد مولوی نور الحق صاحب لکھنوی فرنگی محلی - وجہ کثرت اوستادون
کی یہ ہوئی کہ یہ بزرگوار لکھنؤ مین بمقام مختلفہ تشریف رکھتے تھے اور اوس زمانہ مین سندیلہ
و لکھنؤ مین نہ تھا جناب موصوف لکھنؤ مین واسطے تحصیل علم کے رہتے تھے اور پڑھانے کی نوکری
کر لیتے تھے جس اوستاد کے پاس آپکو چھٹی ملی یا اوستاد کو فرصت ملی یا زمان مختلفہ و سنوات
متنوعہ آپ وہان پڑھ لیتے تھے ایک زمانہ مین سب اساتذہ سے نہین پڑھا تھا اور ایسا ہی
حال تھا جملہ باشندگان سندیلہ کا جنھون نے لکھنؤ مین تحصیل علم کی تھی بعد دو رہی مدرسہ

مولوی حمد اللہ صاحب سندیلی و ذہاب علم خاندان جناب ممدوح و دیگر خاندان سندیلہ
سے یہانکی سکان لکھنؤ مین پڑھتے تھے اور اوسوقت مین علمای شہر و دیگر قصبات و شہر ون
کے علمار سے لکھنؤ بھرا ہوا تھا جیسا اب گویا خالی ہے اور بہت کم علما خصوص مدرسین ہین

نظر سوم در ذکر تلامذہ

جناب موصوف کے بہت شاگرد تھے زمان طالب علی لکھنؤ و رفاقت مرزا وزیر بیگ عرف
ہینڈو خان رسالہ دار شاہی کے جن لوگون کو آپ نے پڑہایا اونکے نام مجھکو معلوم نہین مگر
جن لوگون کو سندیلہ مین پڑہایا اور مینے سنا یا دیکھا ہے وہ لکھتا ہون۔
راقم الحروف محمد شوکت علی۔ مولوی کریم الزمان صاحب ولد خواجہ تہال الدین۔ چودھری
حشمت علی۔ چودھری جاوید علی ابن چودھری حشمت علی۔ چودھری فدا علی ابن چودھری
محمد اکبر۔ منشی کاظم علی ابن منشی یوسف علی۔ منشی باسط علی ابن مولوی شفاعت علی۔
قاضی احسان علی ولد قاضی عبد السمیع۔ مرتضی خان افغان ساکن ساندی۔ چودھری تجمل حسین
ابن چودھری سبحان عطا۔ مولوی اشرف علی ابن سید مظہر علی ولد امانت علی ساکن مہنڈ
یہ شخص ہمراہ آپکے ہینڈو خان کے یہان رہتے تھے۔ وصی علی شاہ سجادہ نشین درگاہ مخدوم صاحب
ابن شکور اللہ ولد شاہ انوار اللہ ولد اصلح اللہ محمد زادہ۔ وزیر علی ولد مولوی انعام اللہ ولد
مولوی فتح اللہ۔ حافظ کرم احمد صاحب ابن حافظ محمد حسین۔ مرزا عبد اللہ بیگ برادر ہینڈو خان
رسالہ دار۔ صف شکن خان ولد ہینڈو خان صاحب۔ تہور خان ولد ہینڈو خان صاحب
حافظ محمد سعید خان رسالہ دار رامپوری۔ منشی ظہیر الدین بلگرامی۔ فیاض علی ولد شاہ
من اللہ ولد شاہ غلام علاؤ الدین صاحب۔ حکیم جواد علی ابن شیخ نثار علی حقانی۔
امام علی خان بلوچ۔ سید فرزند علی ابن شاہ ولی اللہ صاحب۔ مولوی محمد روشن ابن
مولوی محمد عبید۔ حکیم معشوق علی صاحب ابن شیخ فیاض علی صاحب۔ مولوی عالم علی ابن شیخ
سالم علی۔ مولوی سرفراز علی صاحب ولد سید محفوظ علی برہٹہ۔ مولوی محمد جعفر بن سید شاہ ولی اللہ

مخدوم زادہ - میانجی سیف اللہ ولد ضیاء اللہ ساکن محلہ ملکانہ - سید افضل حسین ولد
سید کرم علی ولد سید غلام امام سندیلی - چودھری سید علی حسین ولد خرم علی - مرزا
ابراہیم بیگ ولد کریم بیگ برادر کلان مینڈو خان - امام علی ولد میانجی کرم علی ساکن
سندیلہ محلہ مولین ٹولہ - مکو ولد کرم غنی ولد برکات اللہ ساکن چوپار ٹولہ واقع سندیلہ

نظر چہارم بیچ حالات جناب ممدوح

آپ مرید اپنے والد سید اصلح اللہ ولد سید شاہ غلام علاؤ الدین کے تھے اور رو ے
مرید سید فضل اللہ بن غلام علاؤ الدین برادر کلان علاتی اپنے کے تھے ہنگام تحصیل
علم وبعد فراغ سرکار مینڈو خان صاحب رسالہ دارمین آپ ملازم تھے بمشاہرہ
بیس روپیہ بعہدہ تعلیم مرزا جان عرف صف شکن خان وولی جان عرف تہور خان
کے وقت چکلہ داری بہرایچ وگونڈہ مینڈو خان صاحب نے آپکو مفتی وحاکم عدالت
ہمراہ چکلہ دار کیا تہا اور چھاپہ خانہ سرکار غازی الدین حیدر بادشاہ لکھنو مین ہنگام
طبع کتاب ہفت قلزم کے آپ ملازم تھے جب نوکری سرکار مینڈو خان کی چھوڑکر
خانہ نشین ہوئے چودھری منصب علی صاحب مرحوم دادا مولف کے پاس آپکی آمد ورفت
ہوئی چونکہ آپ عالم اور واعظ اور دیندار تھے دادا صاحب مغفور نے آپکا وعظ سننا شروع
کیا ایسی تاثیر ہوئی کہ آپ نے توبہ کی اور نماز پر مستعد ہوئے حتے کہ مولوی صاحب کے پیچھے بجماعت
نماز پڑہنے لگے اور قضاے عمری نماز کی شروع کی چونکہ بسبب کثرت بیماری آپکو طاقت کھڑی
ہوکر نماز پڑہنے اور روزہ رکھنے کی نہ تھی لہذا بیٹھکر نماز پڑہتے تھے اور فدیہ روزہ کا دیتے
تھے اور علاوہ فدیہ کے رمضان شریف مین بہت آدمیون کو ہر روز کہانا پختہ تقسیم
کرتے تھے اور بعض گانوئن مین جہان ضلع دار مسلمان تھے اور بعض کاشتکاران مسلمان قوم
گدہی وجولاہہ وفقیر بستے تھے اونکو بہی جد امجد کا حسب ہدایت مولوی صاحب کے یہ حکم تھا
کہ نماز پڑہو اور جد امجد تو ایسے متوجہ بخدا ہو گئے تھے کہ مرض موت مین فرماتے تھے

کہ باوجودی کہ خداوند تعالی نے اولاد و املاک و باغات و مکانات و دیہات اور ہر چیز
عطا کی ہے مگر مجکو کسی چیز کے چھوڑنے کا غم نہین ہے پس مولوی صاحب بدستور وعظ
و نصیحت کرتے رہے اور ہمارے گھر مین دینداری و ترک اکثر رسوم و بدعات آپکی ذات سے
ہوئے اور دادا صاحب نے فیض صحبت مولوی صاحب سے خیرات و مبرات و اطعام طعام
و خدمت گزاری واردین و صادرین سابق سے زیادہ کرنے لگے اس اثنا مین بحیات جناب
ممدوح حفظ قرآن مجید میرا ہو چکا آپ نے مولوی صاحب موصوف کو بمشاہرہ دس روپیہ
کے واسطے پڑہانے کتب درسیہ عربیہ کے ۱۲۴۶ سنہ ہجری مین مقرر کیا پھر مؤلف و چودہری
تجمل حسین شیعی برادر پھوپھی زاد میرے نے پڑہنا شروع کیا دادا صاحب فرماتے
تھے کہ مین جانب جنوب و غرب اپنے احاطہ متصل پھلواڑی مین ایک مدرسہ واسطے راقم
اور اوسکے مقابل جانب جنوب شارع عام اندرون پھلواڑی چودہری سبحان عطاء اللہ چودہری
تجمل حسین کے ایک مدرسہ اونکی واسطے بنوا دونگا ہم دونون شخص صرف و نحو پڑہتے
تھے کہ دادا صاحب نے داعی اجل کو لبیک اجابت کہی و ارادہ دلی دل ہی مین رہا مگر بعنایت
خدا مینے ایک مدرسہ پختہ و خام کلان متصل اپنی مسجد کے تیار کیا اوسمین تین حافظ مدرس قرآن
و دو مدرس فارسی و ہندی و دو مدرس عربی ملازم ہین اور قریب سو طلبہ کے پڑہتے ہین
اور چودہری حشمت علی صاحب عم نامدار راقم نے حفظ قرآن مجید مع ترجمہ پاس مولوی صاحب
ممدوح کے شروع کیا چار پارہ با ترجمہ حفظ ہو گئے تھے اور ترجمہ اس طور پر یاد کیا تھا
کہ نصف یا ایک رکوع پہلے زبانی پڑہ جاتے پھر ترجمہ اوسکا زبانی پڑہ جاتے اور ہمارے
والد ماجد بہی ترجمہ قرآن مجید مولوی صاحب سے پڑہتے تھے اور نماز پنجگانہ بجماعت آپنے
اور عم نامدار نے پڑہنا شروع کی اور آپ مسجد درگاہ مین بعد نماز جمعہ وعظ قرآن مجید
و مشکوۃ شریف کہتے تھے اور والد ماجد مسجد درگاہ مین نماز جمعہ پڑہنے جایا کرتے
تھے اور گاہ گاہ وعظ بہی سنتے تھے شاہ ولی اللہ صاحب عم کلان مولوی صاحب فرماتے تھے

کہ مولوی سید فضل اللہ برادر کلان میرے اس مسجد مین بعد جمعہ وعظ کہا کرتے تہے بعد
اونکے مرجانے کے پہر وعظ موقوف ہوگیا اب مولوی فقیہ اللہ کے وقت مین پہر قائم ہوا
کارخانہ خدا ہے کہ بعد وفات مولوی صاحب کے پہر وعظ درگاہ کا ابتک موقوف ہے اور ایک
مجلس معراج شریف کی مولویصاحب درگاہ مین شب ستائیس رجب مین کرتے تھے اور اہل
شہر کو بلاتے تھے اور حالات معراج شریف بیان فرماتے تھے بعد ختم مجلس فرنی تقسیم
کرتے تھے چنانچہ وصی علی شاہ پوتے برادر کلان مولوی صاحب نے ابتک وہ طریقہ جاری
رکھا ہے اور آپ کی عادت مرید کرنے کی کم تھی کم اشخاص کو آپ نے مرید کیا چنانچہ منجملہ اونکے
وصی علی شاہ صاحب جو سجادہ نشین ہین آپ سے بیعت کی ہے اور محمدی شاہ صاحب
ساکن الہ آباد کے پاس چندے رہکر فیض تعلیم پائی اور مولوی صاحب بہت بہولے
و بے طمع و سخی تھے اور نماز پنجگانہ و تراویح مسجد درگاہ مین بجماعت ادا کرتے تھے راقم و
چودہری تجمل حسین نے از میزان تا قطبی و شرح وقایہ پڑہا پہر مولانا تراب علی صاحب مقرر
ہوئے اونسے ہم دونون شخص پڑہنے لگے اور مولوی صاحب بہی نوکر بنے رہے اور آپ
بہت حلیم و کریم و رحیم تھے اگر کوئی شخص گفتگو لایعنے و سخت کلامی کرتا تہا تو آپ کو غیظ و غضب
و کینہ اوسکے ساتھ نہین رہتا تہا اور ہماری تقریب دستار بندی مین آپ نے پانسو روپیہ
و دو شالہ و رومال و چند جوڑے پائے اور آپکے پاس جب کچھ روپیہ ہوتا تہا جو کوئی قرض
مانگتا تہا بلا تامل دیتے تھے اور اوسکی وصول مین تنگی و تقاضا نہین کرتے تھے سمین کچھ روپیہ اونکا لوگونکے ذمہ بہی گیا

نظر پنجم در مرض و وفات و مرقد و زوجہ و ترکہ

آپ کئی مہینے بیمار رہے تپ و یرقان و قبض تہا آخر مرض و بیلة الکبد ہوا وہ پہوڑا اندر
شکم کے ٹوٹ گیا مگر ہوش و حواس آپکے برقرار رہے مرض مین کوئی نماز ترک نہین ہوئی
جب شدت مرض ہوتی تھی یا درد زیادہ ہوتا تہا اوسوقت باواز بلند ذکر کرنے لگتے تھے
بعد نماز فجر کے انتقال ہوا وقت قبض روح فرماتے تھے کہ ہمارے جد اعلے نے مسجد مین

جان دی ہم بہی ایساہی کرتے ہین پس سجدہ مین قبض روح ہوااور حادثہ جانکاہ آپ کا
تاریخ ۲۲-محرم سنہ ۱۲۷۰ ہجری مین ہوا چنانچہ رباعی تاریخ وفات آپکی یہ ہے رباعی
المعی مولوی فقیہ اللہ + زین جہان رفت در بہشت برین + گشت تاریخ فوت آن مخدوم
نیّر فقر شد بزیر زمین + اور عقد آپکا ساتہہ دختر شاہ امین اللہ ولد شاہ وصف اللہ
عرف مصری میان ولد مولوی سید شاہ فضل اللہ ہوا تہا اولاد اونسے پیدا ہوئین مگر
سب مرگئین اور قبر آپکی اندر رقبہ مسجد درگاہ ملحق دیوار غربی کمرہ مولوی وارث علی ولد
شاہ امین اللہ موصوف صحن مسجد مین ہے اور اوس سے ملصق پہلوی راست آپکی قبر
زوجہ آپکی جنہون نے بعد چند سال کے انتقال کیا ہوئی اور دونون قبر پختہ ہین اور ترکہ
آپکا حصہ اراضی مخدوم پورہ ومکان پختہ و مکانات رعایا و باغات وکھیت مشترکہ
وحصہ موضع سرونڈ تحصیل موہان ضلع اوناؤ ہے اور وہ بقبضہ اولاد برادر کلان آپکی
ہے اور چند کتابین اور اثاث البیت تہا وہ آپکی زوجہ محترمہ کے قبضہ مین رہا کتابین اکثر شکستہ
وگل وموش وکرم خوردہ ہوگئی تہین اور شاید کچہہ فروخت ہوگئی ہون باقی ماندہ اشیاء
منقولہ وغیر منقولہ بقبضہ اولاد سید انوار اللہ برادر کلان آپکے ہے اور ایک چھوٹے بھائی
آپ کے سید آیت اللہ تھے لاولد مر گئے

اثر پنجم بیچ ذکر سید شاہ ولی اللہ

(اس اثر مین چند نظر ہین)

نظر اول بیچ ذکر نام و مہر و سجع و حالات نام آپکا ولی اللہ تہا اور اس سجع کی مہر کندہ
تہی [بطفیل علی ولی اللہ] اور آپ بیٹے سید شاہ غلام علاؤ الدین ولد سید شاہ روح اللہ ولد
شاہ عنایت اللہ کے زوجہ ثالثہ قوم سادات ساکنہ بجنور سے تہے اور نسب نامہ آپکا مخدوم
صاحب تک بلکہ تا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ بذکر مولوی فتح اللہ قبل اسکے لکہا
ہے اور آپ شاگرد مولوی سید فضل اللہ برادر کلان علاتی اپنے و دیگر اشخاص کے

تھے مگر فارغ التحصیل نہ تھے علم عربی و فارسی اچھا تھا خط نستعلیق و شکستہ و قرآنی خوب لکھتے تھے اور علم طب بھی تھا و تیر اندازی بھی جانتے تھے و بلا نوکری دیئے کے گھر بیٹھے پڑھاتے لکھاتے و تیر اندازی بھی سکھاتے تھے و معالجہ بھی کرتے تھے آپ بہت نامور و معزز و موقر و صاحب وجاہت تھے چونکہ اولاد مخدوم صاحب سے تھے اور جامع کمالات مذکورہ بالا تھے اسواسطے مرجع خلائق تھے مسلمان و ہندو و سنی و شیعہ سب لوگ واسطے حصول اپنے اغراض کے جمع رہتے تھے اور ابھی اوس زمانہ تک صاحبان درگاہ کو شہر والے ایسا مانتے تھے کہ بلا غرض بھی اکثر لوگ وہان حاضر رہتے تھے اور اونکے مشورہ اور صلاح سے ہر کام کرتے تھے اور اونکے کہنے اور فیصلہ کرنے سے کوئی انحراف نہین کرتے تھے اور جو لوگ کچھ سیکھنے و پڑھنے و لکھنے کو جاتے تھے اونکی یہ صورت تھی بعض واسطے سیکھنے تیر اندازی اور واسطے معالجہ کرانے کے اور بعض واسطے اصلاح خط نستعلیق و نسخ و شکست و پڑھنے فارسی و کثر لوگ واسطے پڑھنے عربی کے حاضر رہتے تھے ہندو و مسلمان و شیعہ و سنی ہر قسم کے لوگ آپکے شاگرد تھے اور وجاہت اور منزلت و قدر و دباؤ ایسا تھا کہ آپ کے سامنے کوئی پیش قدمی کسی کام مین نہین کر سکتا تھا چنانچہ چودھری تجمل حسین بھائی میرے مجھسے بیان کرتے تھے کہ شیخ فضل اللہ جدا اونکے نے جب انتقال کیا تو شاہ صاحب بھی برسم برادری شہر اونکے دفن کو تشریف لائے وقت پڑھنے نماز جنازہ کے لوگون نے مولوی نجف علی صاحب شیعی برادر خرد شیخ فضل اللہ صاحب سے کہا کہ نماز جنازہ آپ پڑھایئے آپ نے کہا کہ روبرو سید شاہ ولی اللہ صاحب کے پیشقدمی کرکے نماز نہ پڑھاؤنگا پھر باجازت مولوی نجف علی و حاضرین کے نماز جنازے کی شاہ صاحب نے پڑھائی اور ہمنے سنی و شیعہ سے بتحقیق سنا ہے کہ مولوی حیدر علی صاحب ولد مولانا احمد اللہ صاحب مدرسہ مین رہتے تھے اور نماز پنجگانہ و روز جمعہ مسجد مدرسہ مین پڑھتے تھے جب تک کہ مولوی نجف علی صاحب و چودھری صلح اللہ

وشیخ فضل اللہ وچودھری وجہ اللہ جو مذہب شیعہ رکھتے تھے نہین جاتے تھے نماز
جمعہ وعیدین نہین ہوتی تہی اور مینے بچشم خود دیکھا کہ میر نوازش علی ومیر جاور علی ومیر
امام علی رئیسان فخرپاٹے ومیر غلام علاؤالدین رئیس منڈی بھی جنکا مذہب امامیہ
تھا نماز عید درگاہ مخدوم صاحب مین پڑھتے تھے جیسا فی الحال تعصب ومباینت درمیان
شیعہ اور سنی کے اس شہر مین ہے ایسی سابق مین نہ تہی ہمارے دادا چودھری منصب علی
مرحوم کو جناب ممدوح سے نہایت خصوصیت وعقیدت تہی اور آپکو بھی نسبت اونکے
بہت محبت والتفات واختصاص ہر گونہ حاصل تھا ہمارے جد امجد جب اپنے علاقہ سے
تشریف لاتے تھے تو فوراً اپنے نوکر کو بھیجکر سلام کہلا بھیجتے تہے اور خود بھی اونکی خدمت
مین جاتے تھے اور جناب ممدوح بھی گاہ گاہ ہمارے دادا صاحب کے پاس تشریف
لاتے تھے اور ہمارے والد کا نام دوسرا غالب علی آپ نے رکھا تھا اور والد صاحب
قبلہ پر نہایت شفقت کرتے تھے آپ ایک مرتبہ دہلی مین واسطے ملاقات شاہ عالم بادشاہ
سید من اللہ اپنے بھائی کو ساتھ لیکر گئے تھے بہت خاطر وعزت ہوئی ایک عجیب لطیفہ
اوسوقت پیش آیا کہ نام شاہ من اللہ صاحب کا جب شاہ عالم نے سنا تو کہا یہ جار مجرور
کس سے متعلق ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے کہا کہ دامن دولت حضور سے شاہ عالم صاحب
اور دیگر اشخاص یہ سمجھتے ہین کہ من حرف جار ہے اور لفظ اللہ مجرور ہے ایسا نہین ہے بلکہ
لفظ من بمعنی منتِ اسم مضاف ہے اور اللہ مضاف الیہ ہے جیسا کہ اسکا مثل نام احسان اللہ
ہے اور ایک مرتبہ آپ کچھوہ ضلع چمپاران چھپرہ مین تشریف لیگئے تھے اسواسطے کہ سید ناصر علی دیوان
اجنٹی بوندیل کھنڈ ساکن کچھوہ ضلع چمپاران چھپرہ نے آپ کو اپنے گھر پر طلب کیا تھا اور
وجہ اسکی یہ تھی کہ والد اونکے میر امام علی مرید شاہ مولوی مظہر علی بہاری کے تھے اور وے
شاگرد ومرید سید شاہ غلام علاؤالدین والد آپکے تھے اولاد میر مظفر علی ا. جو موجود
ہین اونہون نے بعد اپنے والد کے مذہب شیعہ اختیار کیا ہے اور آپ مرید اپنے بڑے بھائی

مولوی سید شاہ فضل اللہ کے تھے اور مرید کم کرتے تھے ایک مرید کا نام مجکو خوب یاد ہے
ہے اکثر آپکی خدمت مین رہا کرتے تھے یعنے محمد نواز خان افغان کاشی پدر رحم خان ڈاکٹر
و دوست علی خان و محمد زمان خان ساکن اشراف محلہ اور آپکی اعزہ و اقارب خاندانی ایسے
مطیع و منقاد تھے کہ جب سندیلہ مین برادری و غیر برادری مین کوئی تقریب شادی و غمی
کی ہوتی تہی اور آپ وہان تشریف لیجاتے تھے یہ سب لوگ یکجا ہوکر آپکے ہمراہ چلتے تھے
ایک جمعیت و رونق نظر آتی تہی اور ایک موضع کنوان بوجہ تحصیل سندیلہ مین آپ کو بذات
خاص معاف رہا تا حیات حافظ سید احسان اللہ و سید فرزند علی پسران جناب ممدوح
معافی قائم رہی بعد وفات اونکے ضبط ہوکر نمبر بنام وارثان اونکے کے ہوگیا اور ایک موضع
سرونڈ واقع تحصیل موہان ضلع اوناو جملہ اولاد شاہ غلام علاؤ الدین کو معاف تہا بعد مرنے
سید برہان علی کے وہ ضبط ہوکر نمبر بنام اونکے بیٹے کے ہوگیا اور باغات و مکانات
رعایا و اراضی مخدوم پورہ مین حصہ آپ کا باشتراک دیگر شرکا سے جدی ہے

نظر دوم در تلامذہ

چونکہ آپ خوشنویس خط شکست و نستعلیق و قرآنی کے تھے اور تیر اندازی بہی جانتے
تھے او فارسی و کتر عربی پڑہاتی تہی و معالجہ کرتے تھے اسواسطے بہت لوگ ہندو و مسلمان
و شیعہ و سنی واسطے اصلاح خط و پڑہنے و مطب و تیر اندازی حاضر رہتے تھے اور ایک
کمال خوشنویسی کا یہ تہا کہ آنکھہ بند کرکے بڑی بڑی عبارتین آپ لکھدیتے تھے اور وہ مثل
چشم کشادہ کی تحریر کے موافق ہوتی تہی یہ بات حکیم جاوید علی صاحب اپنے معائنہ کے
روسے بیان کرتے تھے اور نام تلامذہ لکھے نہین ہین مگر جسقدر کہ مجکو یاد تھے و سنے تھے
لکھتا ہون مینے بہی چندروز مشق خط قرآنی آپسے کیا ہے زمان پڑہنے مولوی سید نقیۃ اللہ صاحب
سند علی چودہری - حافظ محمد شوکت علی - مولوی محمد جعفر - فرزند علی - حکیم جواد علی
فیاض علی - بشارت اللہ - مولوی وارث علی - مولوی افہام اللہ - محمد کاظم علی - معشوق علی

محمد روشن - امام علی خان بلوچ - بجو خان بلوچ - حافظ احسان اللہ - مولوی امیر اللہ
منشی ولایت اللہ - جہانند کایتھہ - منشی یوسف علی - کرامت علی برادر خرد منشی یوسف علے
منشی درگا چرن ابن چھوٹی لعل کایتھہ - رام پرشاد ابن چھوٹے لعل - حافظ شکور اللہ
لالہ شیودین لعل کایتھہ - مولوی سید اشرف علی ساکن ہسنڈ ضلع نواب گنج -

نظر سوم در مرض و وفات و مرقد و اولاد

آپ چند مہینے بمرض تپ خفیف و ورم بیمار رہے مگر شدت مرض نہین ہوئی پہر تاریخ سترہوین رمضان ۱۲۵۵ھ ہجری مین بعمر ستاسی برس انتقال کیا اور قبر آپکی کریم باغ واقع مالکانہ مین بیرون روضہ والد اپنے کے جانب جنوب ہوئی اور مقبرہ آپکے والد کا کریم باغ مین بنوایا ہوا میر امام علی والد دیوان سید ناصر علی موصوف کا ہی کیونکہ وے مولوی مظہر علی بہاری کے مرید تھے اور وے آپکے والد کے مرید تھے اور اندر مقبرہ کے قبر شاہ غلام علاؤ الدین اور زوجہ اولے اونکی و مولوے فضل اللہ پسر کلان اونکی کی ہے اور شاہ صاحب ممدوح کے تین عقد ہوئے تھے پہلا عقد خاندان حقانیان سندیلہ مین ہوا اوس سے تین بیٹے تھے کلان سید احسان اللہ جنکی عمر مابین نوے و سو کے تھی دوسرے اوسط مولوی ولایت اللہ تھے جو سفر مین تھے اور وہین انتقال کیا تیسرے خرد مولوی امیر اللہ اور ایک بیٹی تھی زوجہ شاہ امین اللہ ولد شاہ وصف اللہ دوسرا عقد خاندان سعد زئی اشراف محلہ مین ہوا اوس سے دو بیٹے ایک مولوی سید محمد جعفر دوسرے سید فرزند علے اور چار بیٹیان تھین ایک زوجہ سید بشارت اللہ جو لاولد مر گئین دوسری زوجہ غلام جیلانی عرف جیون ولد قدرت اللہ مخدوم زادہ ساکن اشراف محلہ تیسری زوجہ اولے حکیم جواد علی حقانی چوتھی زوجہ فیاض علی ولد شاہ من اللہ ولد شاہ غلام علاؤ الدین موصوف عقد تیسرا ساتھہ دختر شیخ اخی سعد زئی ساکن اشراف محلہ

کے ہوا اونسے کوئی اولاد باقی نہین رہی اور ایک خادمہ سے آپ نے نکاح کیا تہا
اونکی دو بیٹیان ہوئین ایک زوجہ وصف اللہ ولد محمد اکبر ولد مولوی محمد اعظم درگاہ
ساکن محلہ بہتوانہ دوسری زوجہ رحم علی ولد مولوی سید فتح اللہ برادر خرد آپکے

اثر ششم در ذکر ملا اسرار قل

ملا صاحب رہنے والے جوقند مضافات ملک بخارا کے تہے اور قوم اوزبک و مذہب سنی تھے جب سندیلہ مین تھے اوسوقت جوان بعمر بتیس سال کے تھے مینے ملا صاحب سے شافیہ ابن حاجب پڑہا تہا اور ملا صاحب ہنگام پڑہنے مولانا تراب علی صاحب سے غریب خانہ پر بزمرہ طلبہ رہتے تہے اور آپ مع چند طلبہ جو قریب الفراغ تہے واسطے پڑہنے علم ریاضی کے عظیم آباد عرف پٹنہ مین پاس مولوی حسین شیعی ساکن عظیم آباد کے گئے اور آپکو مہارت علم ریاضی مین کامل تہی اونکا مثل اوس ملک مین اوس زمانے مین دوسرا نہ تہا اور ایک کتاب کلان بزبان فارسی علم ریاضی مین واسطے بہادر خان رئیس اوس ملک کے تصنیف کی تہی وہ کتاب چہپ گئی تہی مینے اوس کتاب کو دیکھا ہے اچھی ہے اور نام اوسکا جامع بہادر خانی ہے اور مصنف اوسکے بعض علوم مین شاگرد مجتہد العصر شیعہ ساکن لکھنؤ کے تھے پہر ملا صاحب وہان سے پلٹ کر یہان آئے تھے اور چندے قیام کر کے اپنے ملک کو چلے گئے زبانی ملا محمد عمر ساکن ملک بخارا سنا ہے کہ اول قاضی شہر بخارا ہوئے تھے پہر شیخ الاسلام شہر جوقند کے ایک لڑائی شہر جوقند مین وزیر شہر اور رعایا سے ہوئی تہی اوس بلوے مین آپ شہید ہوئے اور اوس لڑائی مین خدایار خان اوزبک حاکم وہان کا بہاگ کر روس مین چلا گیا پہر سنہ ۱۲۹۲ ہجری مین روس نے اپنی عملداری جوقند مین کر لی جس زمانہ مین کہ مولانا تراب علی صاحب واسطے تعلیم میری کے نوکر تھے اور ملا صاحب اونسے پڑہتے تھے مینے شافیہ ملا صاحب سے پڑہا

اثر ہفتم بذکر مولوی صفت علی

(اس اثر مین تین نظر ہین)

نظر اول در حالات نام آپکا صفت علی تھا باپ کا نام محمد امان قوم شیخ سعد زئی
ساکن سندیلہ محلہ اشراف ٹولہ آپ شاگرد مولوی سید محمد مخدوم لکھنوی کے تھے آپ کو
مرض نجر الفم تھا اور پاؤن مین لنگ تھا کیونکہ آپکی قریب چالیس برس کے عمر تھی کہ واسطے
غسل جمعہ کے کھڑے ہوئے کہ پاؤن آپکا بسبب کائی کے پھسل گیا اور آپ گر پڑے اور الٹا
پاؤن کولے پر سے اوتر گیا معالجہ بہت ہوا اور چھہ مہینے تک اس صدمہ مین مبتلا رہے لیکن
پاؤن خوب درست نہوا چلنے کی طاقت آگئی لیکن بہ تقویت عصا لنگ کرتے ہوئے چلتے
تھے اور آپ مرید مولوی شاہ غلام مرتضی آلہ آبادی کے جنکی تفسیر مظہری بزبان ہندی
تھی اور آپ نے کتب درسی پڑہی تھی مگر فارغ التحصیل نہ تھے اور کتب درسی فارسی اچھی
جانتے تھے اور مرد شاغل و ذاکر و متوکل و صابر و صاحب وظیفہ و عزایم تھے پہلے نوکری پلٹنے
کی کرتے تھے پھر چھوڑکر ایک مکان پیر غلام رضا کا جو متصل مسجد تیلیا واقع محلہ منڈہی کے تھا
اوسمین رہا کرتے تھے آپ کی عمر تیس برس کی تھی کہ زوجہ آپکی مرگئین پھر آپ نے نکاح نہین کیا
مشغول بدرس و عبادت رہے مولوی سید محمد مخدوم صاحب ایسے صاحب فیض و پرتاثیر
تھے کہ مینے جتنے شاگرد اونکے دیکھے اون سبکو دیندار و پرہیزگار پایا آپکے مکان بود و باش
کے قریب ایک مسجد تیلیان کی ہے ایک قوم شیخ و شریف و رئیس ملقب بہ تیلیان قریب
مسجد منڈہی مین رہتے ہین اور اونکی بہی رعایا قریب مسجد کے ہے وے لوگ کہتے ہین
کہ یہ مسجد ہمارے بزرگون کی بنوائی ہوئی ہے اور بعض لوگ بیان کرتے ہین جب کارندہ فیروز شاہ
نے مسجد و روضہ درگاہ کا بنوایا تھا جو خشت وچونہ مصالح بچ رہا تھا اوس سے یہ مسجد بنوادی
تھی اور چند قبرین پختہ صحن مسجد مین ہین لوگ کہتے ہین کہ وہ قبرین کوئی بزرگون و شہیدون
کی ہین اور سید علیم اللہ جو بڑے بزرگ و دیندار مورثان سید قائم علی مخدوم زادہ سندیلی
مین تھے اونکی بہی قبر ہے اور قبور خام نبی بخش تیلیا و والدہ و دختر اونکی کی ہے اونکے بیٹے

نوازش علی و وارث علی اونکے پوتے موجود ہین وہ مسجد ویران و شکست تہی چودہری
منصب علی دادا ہمارے نے اوس مسجد کی مرمت کردی اور کنوان بنوا دیا اور خرچ چٹائی
و تیل و چراغ و رسی ڈول اپنے ذمہ کیا مولوی صاحب پنجگانہ نماز بجماعت اوسمین پڑہتے
تہے چونکہ اوس مسجد کے حوالی مین و قرب مین چند جولاہگان و باورچیان رہتے تہے
مولویصاحب کی نصیحت و تاکید سے سب لوگ وہان نماز مین جمع ہوتے تہے جماعت پنجگانہ
و جمعہ و عیدین و تراویح بجمعیت متوسط تا حیات مولویصاحب ہوتی رہی اور بعد نماز جمعہ
مولویصاحب وعظ بہی فرماتے تہے بعد انتقال مولویصاحب وہ مسجد پہر معطل و بے مرمت
ہوگئی چند سال ہوئے کہ حافظ حبیب اللہ ساکن موضع منوان تحصیل مصرکہہ ضلع سیتاپور
جو ہمارے یہان نوکر تہے اونہون نے ایک مکان پشت مسجد کے بنایا اور اوسمین بودوباش
کی اور بعد چہوڑنے نوکری ہماری کے پہر کچہہ کپڑے کی سوداگری کرتے تہے اور اوس مسجد کی
کچہہ مرمت کی اور کچہہ مینے مرمت مین اعانت کی پہر دوبارہ جمعہ و جماعت اوس مسجد مین قائم
رہی تقدیرات الٰہی مین کیا دخل ہے دو تین برس حافظ حبیب اللہ زندہ رہے پہر مرگئے
پہر مسجد ویران ہوگئی اور حافظ حبیب اللہ ہمارے مرید تہے و جوان و صالح تہے شباب
مین مرگئے مولوی صاحب موصوف زمانہ بیکاری و خانہ نشینی ہمارے والد ماجد کے پاس
گاہ گاہ تشریف لاتے تہے آپ اونکی خدمت کیا کرتے تہے راقم کے یہان چند مجالس میلاد
وغیرہ سال مین ہوا کرتی تہین ایک سال مجلس میلاد مین مینے بیان کیا کہ بول و خون صلی اللہ
علیہ وسلم کا طاہر تہا مولوی صاحب نے اس بات سے انکار فرمایا مینے اوسکے اثبات مین بحوالہ
کتب ایک تحریر مدلل مختصر لکہکر مولویصاحب کے پاس بہیجدی پہر مولویصاحب نے سکوت کیا
اور کچہہ جواب زبانی و تحریری نہین دیا

نظر دوم در ذکر شاگردان

چونکہ آپ پڑہانے کی نوکری کیا کرتے تہے اور بہت دنون لکہنؤ مین اس عہدہ پر نوکر رہے

وہان کے شاگردون کا حال معلوم نہین ہے اور سندیلہ مین جنکو نوکری وغیر نوکری مین آپنے پڑہایا نام اونکے بقدر یاد و دریافت لکھے جاتے ہین

(نام شاگردان)

مولوی سید سرفراز علی۔ شیخ عالم علی ولد سالم علی۔ شیخ خادم علی۔ ملک محمد حسین ولد ملک قاسم علی۔ راقم الحروف نے تہوڑی تحفہ اثنا عشریہ بزمان خواندگی مولوی فقیہ اللہ سے پڑہی۔ حافظ نوازش علی موسی پوری۔ میانجی قنبر علی ولد خیراتی۔ میانجی لیاقت حسین ولد علی حسین محمد علیخان بلوچ — لالہ نوبت رای۔ لالہ امانت رای۔ لالہ امرت لعل۔ لالہ دلسکھہ رای میانجی امیر علی موسی پوری۔ میانجی شرف الدین قاضی زادہ۔ میانجی بخشش علی باورچی۔ شیخ عطا حسین ولد مولوی لیاقت حسین۔ میر خورم علی سوداگر ولد منشی فرزند علی سوداگر محمد علی ولد احمد علی۔ میر احمد علی مندلسوی۔ میر قاسم علی ولد میر منیر علی۔ احمد علی کاکوروی امام مولوی صاحب۔ مولوی کریم الزمان۔ لالہ شیو دیال ولد لالہ پرم سکھہ ولد تولا رام کایتھہ واسطے پڑہانے لالہ امرت لعل کے بخانہ دولت رای والد اونکے بمشاہرہ سات روپیہ نقد و جنس دو کس قریب پانچ چھہ برس کے نوکر رہے اور بخانہ محمد علی خان بلوچ واسطے تعلیم امجد علی خان کے بمشاہرہ آٹھہ روپیہ و طعام یک وقتہ کے ملازم رہے اور قبل اسکے بخانہ سدہو لعل کایتھہ لکھنوی کے مدت دراز تک نوکر رہے تھے وہان نوکری چھوڑ کر سندیلہ مین آکر رہے

نظر سوم در ذکر مرض و وفات و مرقد و اولاد

آپ بمرض لقوہ و فالج چند روز بیمار رہے بروز پنجشنبہ ماہ ساون ۱۲۵۸ فصلی مین آپنے انتقال فرمایا باغ سیٹہہ متصل باغ کروا و باغ مردہ گان واقع منڈی مین دفن ہوئے اور قبر خام ہے اور عمر آپکی غالبا اسی برس کے ہوگی آپنے ایک نکاح برادری مین کیا اونکی تیس برس کی عمر تہی کہ آپکی زوجہ مرگئین پہر آپ نے تمام عمر شادی نہین کی اور آپکی

دو لڑکیاں تھین ایک زوجہ میر احمد علی ولد میر محمد پناہ ساکن کاکوری محلہ چودھریان اور
ایک زوجہ میر قاسم علی ولد میر ببر علی ساکن محلہ فخر پاٹی کی تھین اونسے تین بیٹیان پیدا
ہوئین ایک زوجہ محمد علی ولد میر احمد علی ولد میر محمد پناہ مذکور کاکوروی اور ایک زوجہ
حسن رضا ولد ملک مراد علی اور ایک زوجہ شیخ امیر علی ولد شیخ بدر علی ساکن سرسنڈ
اور مولوی صاحب کی دونون لڑکیان سامنے آپکے مر گئین

اثر ہشتم در ذکر مولانا سید شاہ حسین احمد صاحب ملیح آبادی

جس زمانہ مین مؤلف سید مولوی فقیہ اللہ صاحب سندیلی سے پڑھتا تھا چودھری حشمت علی
صاحب عم نامدار نے واسطے معالجہ زوجہ ثانیہ اپنی یعنے والدہ جاوید علی کے آپکو بلایا تھا اور
تھوڑے دنون آپ نے یہان قیام کیا اوسوقت مین مینے قانونچہ علم طب مین آپ سے
پڑھا تھا ہنوز تمام نہین ہوا تھا کہ آپ یہان سے تشریف لیگئے چونکہ حالات مفصل آپکے نمرہ
سیوم کتاب ہذا ثمرات الانظار فی ما مضی من الآثار مین مفصل مینے لکھے ہین لہذا یہان
کچھہ نہین لکھتا ہون من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الیہ

اثر نہم بذکر منشی میانجی امیر علی سندیلی

آپ بیٹے شیخ خدا بخش کے ہین جو خاندان شیخان بردہا سندیلہ سے تھے اور پہلے محلہ
ملکانہ مین رہتے تھے بعد غدر جب سرکار انگریزی سے ایک سڑک اندر شہر کے جنوب سے
شمال تک بنائی گئی بہت مکانات باشندگان کے کہد گئے اوسمین آپکا مکان بھی کھد گیا پھر
محلہ مہتوانہ مین رہنے لگے اور میانجی خط نستعلیق مین شاگرد منشی میر باقر علی ولد میر
نجم الدین حسین ولد میر غلام صفی ساکن منڈی کے تھے اور خط قرآنی مین شیخ سالم علی
ولد شیخ اکبر علی بردہا کے اور فارسی مین استعداد اچھی تھی نوکری پڑہانے کی کرتے تھے
بہت دنون چودھری سبحان عطا صاحب کے یہان واسطے تعلیم تفضل حسین پسر خرد اونکے
کے نوکر رہے مینے مشق خط نستعلیق بلا نوکر رکھنے کے کی مگر والد ماجد میرے لاعلمی آپکی تعین

اونکی خدمت کرتے تھے اور مذہب اونکا شیعہ تھا اونکے بیٹے میانجی محمد رضا حسینی ہین دو تین مہینے مین نے اونسے مشق خطکی کی زمان تعلیم مولوی سید فقیہ الله صاحب ایک قرآن شریف آپکے ہاتھہ کا لکھا ہوا ہے خط قرآنی ونستعلیق دونون بہت اچھے تھے لکھنؤ مین عظیم الله خان کے یہان اور شہر سندیلہ مین سبحانہ میر نوازش علی چودھری فخر پاٹی نوکر رہے پڑہانے لکھانے پر تلامذہ لکھنؤ کا حال معلوم نہین ہے شاگردان سندیلہ کے نام بقدر دریافت لکھتا ہون بہت شاگرد اسمین اصلاح خط والے ہین اور تاریخ تیسری ربیع الاول ۱۲۶۶ ہجری مین انتقال کیا اور باغ ستی چوڑا واقع مہندی قبرستان اپنے مین دفن ہوئے ایک لڑکا محمد رضا اور ایک لڑکی وزوجہ اپنی چھوڑی۔

(فہرست شاگردان)

میر فرزند علی ولد میر نوازش علی۔ احمد علی ولد میر نوازش علی۔ شرف علی ولد میر نوازش علی۔ ذوالفقار علی ولد میر بہادر علی۔ کنہیا لعل قانون گو۔ جواہر لعل برادر کنہیا لعل مذکور۔ ہزاری لعل برادر کنہیا لعل مذکور۔ محمد رضا پسر آپکے۔ اقتدار حسین ولد چودہری تجمل حسین۔ چودہری فدا علی ولد چودہری محمد اکبر۔ شیخ عبد الرزاق ولد شیخ احسان الله چودہری نصرت علی ولد چودہری عظمت علی۔ راقم الحروف محمد شوکت علی۔ چودہری محمد رؤف ولد چودہری حشمت علی۔ چودہری تفضل حسین

اثر دہم در ذکر منشی مولوی محمد یوسف علی صاحب

(اس اثر مین چند نظر ہین)

نظر اول در نسب و ولادت آپ ملک زادۂ علوی اولاد امیر المؤمنین علی مرتضے کرم الله وجہہ سے ہین بنسل محمد حنفیہ خلف الصدق حضرت شیر خدا موصوف سے ہین منشی شیخ فیض بخش صاحب ولد غلام سرور ولد محمد کبیر کاکوروی جو آپکے برادر عم زاد تھے اونہون نے ایک کتاب اپنے ودیگر اہالیان کاکوری کے نسب نامہ مین لکھی ہے

اوس کتاب سے آپکا نسب نامہ لکھا جاتا ہے مولوی یوسف علی بن شرافت علی ابن غلام مرتضی ابن شیخ محمد کبیر ابن شیخ محمد عوض ابن ملک محمد حنیف ابن ملک صفی ابن ملک محمد عبد الصمد ابن ملک میٹھی ابن حافظ چاند ابن ملک حسام الدین ابن نظام الدین ابن بہاؤ الدین ابن ابوبکر جامی ابن خواجہ درویش محمد ابن خواجہ احمد جام زندہ ابن خام خواجہ ابیطالب ابن خواجہ محمد شاہ ابن خواجہ محمد رضا ابن خواجہ موسی ابن خواجہ عمران ابن خواجہ عثمان ابن خواجہ ابو حنیف ابن اسفندیار ابن خواجہ ابو الحسن ابن خواجہ ابو تراب ابن خواجہ رضی الدین ابن خواجہ ابو القاسم ابن محمد حنفیہ ابن علی مرتضی شیر خدا کرم اللہ وجہہ سنہ ۱۲۰۴ ہجری مین بروز چہار شنبہ آپکی والدہ کاکوری مین سندیلہ سے جاتی تھین اثناء راہ مین آپ پیدا ہوئے آپکے جد شیخ محمد کبیر رئیس و ساکن قدیم قصبہ کاکوری کے تھے شیخ غلام مرتضی کی شادی قصبہ سندیلہ مین ساتھہ بی بی لامعہ دختر شیخ تاج الدین ابن محمد حافظ چودھری سندیلہ کے ہوئے پھر اولاد شیخ غلام مرتضی کی بود و باش سندیلہ مین قایم ہوئی کیونکہ تاج الدین کے کوئی اولاد نرینہ باقی نہین رہی بجز اولاد دختری کے پھر اولاد شیخ غلام مرتضی اپنی چودھرائی و ریاست و زمینداری سندیلہ پر قابض ہوئی شیخ غلام مرتضی تین بھائی تھے غلام سرور جنکے پوتے منشی خدا بخش و منشی رسول بخش کاکوروی تھے اور غلام مرتضی کے تین بیٹے غلام مجتبی عرف ہومن میان جنکے بیٹے علی مظہر تھے شیخ شرافت علی جنکے بیٹے مولوی یوسف علی تھے مولوی شفاعت علی جنکے بیٹے مولوی منشی باسط علی ہین اور غلام حیدر ولد شیخ محمد کبیر جنکی ایک دختر تھین زوجہ شیخ شرافت علی پدر مولوی یوسف علی و شیخ نصیر الدین پسر چہارم شیخ غلام مرتضی لاولد تھے اور ہمزلف بحر العلوم مولانا عبد العلی فرنگی محلی کے تھے

نظر دوم در ذکر اساتذہ و تلامذہ و تصنیفات

آپنے تحصیل علم ابتدا مین جن اساتذہ سے وطن مین کی ہے اونکے اسماء معلوم نہین ہوئے

مگر شہر کلکتہ مین اول بار جب کہ ابتدای زمان شعور مین آپ اپنے والد ماجد کے ساتھہ گئے تھے تو وہان عبد اللہ شیرازی جو بڑی ناثر و ناظم و زبان دان تھے اونسے تلمذ کیا تہا اور شیرازی صاحب کو گلستان شیخ سعدی شیرازی کے بڑی تحقیق تہی اور جو گلستان کہ مزار شیخ سعدی صاحب پر تہی اوسکی نقل اونکی پاس تہی مولوی صاحب نے اوسکو اونسے بہت اچھی طرح سے پڑہا تہا اور نقل بہی اوسکی لی تہی وہ نسخہ گلستان نسخ مروجہ و مشہورہ سے بہت مخالف تہا اور تا یہبذی شرح ہدایہ حکمت عربی مین تحصیل بہی کی تہی مگر نام اوستاذون کے معلوم نہین ہین پوشیدہ نرہے کہ جب سے آپ نوکری منصفی گورکھہ پور کو چھوڑ کر کے خانہ نشین ہوئے غالباً ۱۲۸۷ھ ہجری تھے اوسوقت سے تا زمان وفات اکثر سندیلہ مین رہے البتہ زائد از یک سال موسی نگر ضلع ہمیرپور مین نوکری سرکار انگریزی پہر ہو گئی تہی اور چند ماہ لکھنؤ و کاکوری و کانپور مین بدفعات مختلف قیام کیا تہا قبل از ترک نوکری ہنگام جوانی و زمان نوکری مین جو اہل وطن یا دیگر باشندگان شہرون کو آپنے پڑہایا لکھایا تہا اوسکا حال مطلق نہین معلوم ہنگام قیام سندیلہ کے حال تعلیم آپکا اگرچہ بالتفصیل نہین یاد ہے اور نہ کہین لکھا ہے مگر بقدر یاد و دریافت نام شاگردون کے جنہون نے آپ سے فارسی پڑہی اور اصلاح نثر کی لی لکھتا ہون مگر اصلاح نثر والے اسمین بہت ہین

(فہرست شاگردان)

مولوی باسط علی ولد مولوی شفاعت علی ولد غلام مرتضی موصوف یہ شاگرد رشید ارشد ہین منشی کاظم علی خلف الصدق شان۔ مولوی ضامن حسین ولد شیخ مومن علی موصوف۔ چودہری تجمل حسین ابن چودہری سبحان عطا۔ چودہری تفضل حسین ابن چودہری سبحان عطا مولف کتاب ہذا نے دو تین مہینے اصطلاح نثر کی لی۔ چودہری عظمت علی ولد چودہری منصب علی۔ مولوی باقر علی ولد اصلح الدین ہمشیرہ زادہ جناب ممدوح۔ مولوی حشمت علی

ابن لطیع اللہ ولد مصاحب علی ۔ ظہور احمد خواندہ انفع اللہ ولد مصاحب علی ۔ شیخ عبدالرزاق ولد احسان اللہ ولد آیت اللہ لنگاہ ۔ منشی حسن رضا ولد شاکر علی ۔ منشی احمد رضا ابن منشی حسن رضا موصوف ۔ احمد علی ولد غلام حسن عرف حسنو ولد فقیرے حجام ۔ سید علی حسین ولد میر نجم الدین حسین ولد غلام علاؤ الدین یہ شاگرد رشید تھے ۔ سید علی حسین ابن چودھری خرم علی ابن چودھری حیات علی یہ شاگرد رشید تھے ۔ مولوی عبدالقادر ولد جلال الدین احمد المعروف کلو میاں ۔ منشی عنایت حسین ابن محمد طیب ابن مولوی محمد ماجد نوروز علی ابن محمد طاہر ابن محمد غوث ۔ شیخ اعظم علی ولد شیخ کرم کریم ۔ واجد علی ولد نوازش علی ولد میر عابد علی چودھری ۔ میر فرزند علی ولد نوازش علی مذکور ۔ میر ذوالفقار علی ابن بہادر علی ابن میر نور علی چودھری ۔ میر امید علی ابن میر بہادر علی ابن میر انور علی مذکور محمد حسن ولد میر تیغ علی ۔ عابد علی ولد میر حسین علی ولد میر وارث علی ۔ محمد مہدی حسین ابن چودھری محمد علی شیر ۔ چودھری واسع اللہ ابن احسان اللہ بن عبدالعلی چودھری ۔ محمد رضا ولد چودھری حسین عطا ولد شیخ فضل اللہ ۔ مولوی اشرف علی ولد میر مظہر علی ساکن موسنڈ ضلع نواب گنج ولد میر امانت علی ۔ نیاز حسن ولد حید بخش ساکن موسنڈ ضلع نواب گنج ۔ علی مظہر ولد غلام مجتبے عرف دھومن ولد غلام مرتضی ۔ خواجہ محمد شاہ کمیدان ولد خواجہ غلام شاہ کمیدان ساکن شاہ آباد ۔ مرزا محمد تقی بیگ کاکوروی ۔ حافظ نوازش علی ولد بشارت علی ولد میانجی صفدر علی ۔ علی رضا ولد چودھری عبدالرزاق ولد چودھری حجت علی ۔ چودھری فدا علی ولد چودھری محمد اکبر ولد شیخ فرزند علی ۔ محمد لقمان ولد شیخ کریم اللہ سندیلی ۔ منشی مصطفے علی ابن مولوی باسط علی ۔ چودھری رونق علی ابن چودھری محمد خورشید علی ولد شیخ فضل اللہ ۔ عبدالرزاق ابن شیخ حاتم علی کاکوروی ولد ہدایت اللہ ابن غلام سرور ۔ حفیظ اللہ ولد غلام حضرت ۔ منشی عالم علی نبیرہ جناب ممدوح ۔ امید علی ولد غلام حسین عرف حسینی حجام ۔ حسین بخش پسر کنیز مولوی اصلح الدین

محمود احمد ابن منشی نیاز احمد تحصیلدار سندیلہ ساکن بلند شہر۔ افضل حسین ولد میر
غلام رضا ولد میر غلام امام چودھری۔ شیخ فہیم الزمان ابن مختار الزمان ابن جعفر الزمان
شیخزادہ لکھنوی نواسہ سید محمد علی۔ میر تیغ علی ابن میر رعایت علی چودھری۔ منشی
محمد عوض منڈوی تحصیلدار جالون۔ لالہ درگا پرشاد ولد لالہ منی لعل کاتیھہ۔ منشی محمد لعید
ابن منشی اطہر علی ساکن ملانوان۔ مولوی محمد رضا ابن صفی بخش ساکن آسیون۔
محمد رشید الدین ابن محمد فضل الرحمن ابن قاضی محمد جلال الدین السیونی۔ منشی علی اکبر
ولد قدرت علی ساکن قدیم سندیلہ ساکن حال آسیون۔ ہدایت علی گوپاموی۔ منشی
صادق حسین ابن شیخ مومن علی۔

آپ بہت اچھے ناثر و ناظم تھے سندیلہ مین آپکے زمانہ مین آپکے برابر کوئی انشاپرداز
نہ تھا بطور اساتذہ سابق عبارت و نثر نگاری و انشاپردازی آپکی تھی باوجودیکہ
آپ شاعر تھے مگر تخلص اپنا کچھہ مقرر نہین کیا مقطع اشعار مین فقط اپنا نام داخل کرتے
تھے نثر طرازی آپکی نظم پردازی سے فوق تھی آپنے اپنی تمام عمر مین بہت بہت عمدہ
نثرین و قصائد و غزلیات و خطوط لکھے مگر چونکہ وارستہ مزاج تھے اونکو جمع نہین کیا
اور جو کچھہ جمع ہوئے بسبب مروت و سخاوت کے بروقت طلب کے شاگردون کو
دیدیئے وے بعض لوگون کے پاس موجود ہین اور بعضون کے پاس سے تلف
ہوگئے اور بعض لینے والے مرگئے اور بعض نثرین راقم الحروف کے پاس بھی ہین اور
تصنیفات آپکے ہر قسم کے بہت تھے جنکے نام معلوم نہین ہین مگر وہ لکھے جاتے ہین
جو لوگون کے پاس دیکھے و سنے گئے بحوالہ نام اونکے اور جسن تحریر کا پتہ و نشان نہین
معلوم ہوا وہان کسی کا نام نہین لکھا

شہر آشوب لکھنو۔ نزد مولوی حشمت علی۔ زنانہ بازار نزد صفت علی۔ انشای مخزن
صفات نزد عالم علی۔ واقعہ شہادت مولوی امیر علی شہید۔ مناظرہ منشی قاسم علی عرف

قسم میان نزد منصب علی و باقر علی - مناظرہ منشی عابد علی صاحب نزد احمد حجام و منصب علی
مصطلحات نزد مسمے علی حسین و میر احمد علی - نثر ماتم شیخ فضل اللہ چودھری -

نظر سوم در حالات

آپکے خاندان مین بہت لائق و فائق و صاحب علم و حکومت و ثروت ہوئے ہین شیخ عبد الرقیب پدر شیخ محمد منتجب جد فاسد شیخ غلام مرتضی کو عہدۂ تحصیل بریہ و وقائع نگاری صوبہ اودہ بعہد عالمگیر بادشاہ کے تہی اور شیخ غلام مرتضی بڑے منشی و لائق و فائق تھے جنہون نے ایک کتاب جواہر الانشا لکھی بہت عمدہ کتاب اور اچھی عبارت فارسی ہے اور ہر قسم کی باتین اوسمین مندرج ہین اور منشی فیض بخش پدر منشی رسول بخش شاگرد منشی لچھمی نرائن نے ایک کتاب ہیچ پشت نامہ آبا و اجداد اپنے و دیگر شرفا و رؤسائے کاکوری کے لکھی ہے و شیخ شرافت علی پدر آپکے ۱۲۱۱ہجری مین بمقام کاکوری اپنے باپ کے گھر مین پیدا ہوئے اور علم و ہنر سیکھا اور اوصاف علی خان صاحب رئیس کاکوری مورث منشی امتیاز علی صاحب کے زیر ہو پاگ آپکے والد کو رابطۂ اتحاد بہت تہا اور وی سرکار نواب و الاجاہ والی مدراس ساکن قدیم گوپامؤ مین بعہدۂ جلیلہ ملازم تھے اونکی سفارش سے سرکار مذکور مین بعہدۂ جلیلۂ قضا نوکر رہے اور انتقال اونکا کلکتہ مین ہوا اور ساٹھ روپیہ ماہواری تا حیات زوجہ اونکی یعنے والدۂ مولوی یوسف علی صاحب کو سرکار مدراس سے ملتا رہا اور آپ دو بار کلکتہ گئے اول بار ابتدای سن شعور مین دوسری بار جوانی مین اور آپ پاس مولوی شفاعت علی عم اپنے کے جنکی پیدائش بمقام سندیلہ ۱۲۱۱ہجری مین بروز عید الاضحی ہوئی تہی گورکھپور مین گئے وہان چند سال رہے بہر جب کہ مولوی شفاعت علی صاحب کا وہان انتقال ہوا اونکے عہدۂ منصفی پر آپ مقرر ہوئے کئی سال عہدۂ مذکور کو سرانجام دیا بہر نوکری چھوڑکر خانہ نشین ہوئے اور آپکے مزاج مین سخاوت اور مروت بہت تہی شادی شیخ انفع اللہ نبیرۂ مولوی حیدر علی صاحب سندیلی و شادی دختر

ذوالفقار علی ولد شیخ شمشیر علی کی اپنے صرف زر سے کردی باوجودیکہ آپ مدت سے بیکار و خانہ نشین تھے مگر حسب وسعت و دسترس انجاح مرام و اعانت و رفع حاجت حاجتمندان مین دریغ نہین فرماتے تھے وسعی و سفارش و حاجت برآری حاجتمندان مین ایسے مگر مصروف تھے کہ جس عنوان سے کشود کار جانتے تھے اوسمین مستعد ہوتے تھے چنانچہ میر نوازش علی و میر امام علی و میر بہادر علی چودہریان فخرپاٹی کے پاس سے جب دیہات چکلہ دار وقت نے نکال لیئے اور معاش کی طرف سے بہت پریشان ہوئے اوس مین اوس زمانہ مین چودہری اصلح اللہ خسر والد ہمارے کے جو بڑے سخی و صاحب مروت تھے بعد مدت کثیر کے نوکری راجہ دھول پور سے رخصت لیکر سندیلہ مین تشریف لائے اور اونکی سفارش اور کہنے کو ہمارے والد ماجد بہت قبول کرتے تھے مولوی صاحب نے اونکے پاس جاکر بخوشامد بلکہ ہاتھ جوڑکر بمقدمۂ تقرر معاش چودہریان موصوفین کے جناب نانا صاحب نے ہمارے والد سے کہکر پندرہ روپیہ ماہواری خانہ نشینی کے مقرر کرا دیئے وہ تاحیات والدم چودہری مسند علی بلکہ تا درستی معاملہ چودہری حشمت علی عم نامدار راقم کے جاری رہے ۱۲۸۳ ہجری مین آپ نے بنائے دیوان خانہ پختہ کرسی دار جانب شرق ملحق مکان زنانہ اپنے کے شروع کی وہ ڈہائی برس مین تیار ہوا مگر جسقدر تجویز ہوا تھا اوسقدر بن نسکا ایک درجہ کلان شمال رویہ اوسکے جانب شرق ایک کوٹھری دو منزلہ اور جانب غرب دو کوٹھری دو منزلہ تیار ہوئین ایک مرتبہ آپکی آنکھہ مین نزول الماء ہوا جاتی رہی چند سال نابینا رہے مگر لکہنا پڑہانا موقوف نہین ہوا بدستور اصلاح شعر دیتے رہے اور پڑہاتے بہی گیئے پہر کحال سے آنکھہ قدح کرائی ایسی عمدہ بن گئی کہ باوجود کثرت نوشت و خواند و مطالعۂ کتب تاحیات بصارت باقی رہی چند سال قبل وفات سے روزہ و نماز و جماعت و وظیفہ مین سابق سے زائد آپکو مشغولی تہی تسبیح ہر وقت ہاتھہ مین رہتی تہی اور درود شریف پڑہا کرتے تھے ایام جوانی مین حضرت شاہ تراب علی صاحب

کاکوروی سے بیعت کی تھی بلکہ خاندان تمام آپکا مرد و زن کاکوریسی دست بیعت ہے
اور آپ کسی شاگرد سے کچھہ نہین لیتے تھے البتہ گاہ گاہ مولف آپکی خدمت نقد و جنس وا
بلا وجہ سے کرتا تھا اور آپ خود بھی فرمایش کرتے تھے اور خط نستعلیق و شکستہ آمیز
تھا اور زود نویس تھے اور میانہ قد سانولا رنگ تھا اور نظم آپکی فی الحال کسیکے پاس
دیکھنے مین نہین آتی ہے اور نہ کسیکو یاد ہے ایک مصرعہ مادہ تاریخ باغ پھلواری
چودھری منصب علی صاحب مرحوم دادا ہمارے کا اسوقت یاد آیا اوسکو لکھتا ہون مصرعہ
گفت خزان دور شو از فیض باغ + بعد تخرجہ اعداد لفظ خزان از اعداد فیض باغ
سنہ ۱۲۳۵ ہجری ہوتے ہین اور نظم کی طرف آپکو توجہ بھی کم تھی اور حافظہ بہت اچھا تھا

نظر چہارم در مرقد و اولاد

آپ ماہ محرم سنہ ۱۲۷۵ ہجری مین بایام غدر چند روز بمرض تپ محرقہ بیمار رہے پھر تاریخ
سترہ محرم سنہ مذکور مطابق چوتھی بھادون سنہ ۱۲۶۵ فصلی موافق ستائیس اگست
سنہ ۱۸۵۹ عیسوی بمقام سندیلہ اپنے گھر مین جمعہ وقت شب کے انتقال کیا اور اپنے
باغ مقابر قدیم مهتوانہ مین دفن ہوئے اور قبر خام ہے اس خاندان کی رسم ہے
کہ قبرین پختہ نہین بناتے ہین مگر جو کوئی اس خاندان کی جدیت مین نہین ہے اور قرابتمند
ہے وہ البتہ قبر پختہ بناتا ہے اور محلہ فخر یاٹی واقع قصبہ سندیلہ مین بھی قبر پختہ نہین
ہے اور تاریخ وفات آپکی منشی عابد علی صاحب ولد مولوی نجف علی صاحب سندیلی
نے یہہ کہی ہے ؎ جناب مولوی یوسف علی آنکہ + بعلم و فضل صدر انجمن بود +
شگفتہ تر ز فروردین جبینش + ریاحین حرف طبع او چمن او بود + روان فرساغم او
شد کہ مارا + برادر بود ہم انباز فن بود + برای سال تاریخش چنان گفت + کہ آہ این
یوسف مصر سخن بود + اور وقت انتقال کے آپنے ایک زوجہ اور ایک لڑکی اور ایک
لڑکا وارث چھوڑے زوجہ آپکی دختر کلان مولوی شفاعت علی صاحب وجہ اولے

اونکی سے تہین جو دختر مولوی اکبر علی ولد مولوی حمد اللہ سندیلی کی تہین اور بڑی
عابدہ و زاہدہ و صالحہ و نماز گزار و روزہ دار و وظیفہ خوان تہین انتقال سندیلہ
مین ہوا اور قبر اونکی کاکوری مین حسب وصیت اونکے تکیہ حضرت شاہ تراب علی صاحب
مین بیرون چاردیواری صحن جنوبی جہان بہت مقابر ہین وہان ہوئی اور لڑکی آپکی
بہت نیک بخت و عابدہ و صالحہ ناکتخدا ایام جوانی مین بمرض ہیضہ وبائی مر گئین اور
فرزند ارجمند اونکے منشی کاظم علی تہے جنکی پیدایش ۱۲۳۳ھ ہجری مین ہوئی مولف سے
دو مہینے بڑے تہے اپنے والد و دیگر اہالیان شہر سے پڑہے تہے تا قطبی و شرح وقایہ
مولوی سید فقیہ اللہ و راقم الحروف و مفتی محمد علی اسلام آبادی جو بزمرۂ طلبہ ہمراہ مولوی
تراب علی صاحب غریب خانہ پر تہے پڑہا اور نثر و نظم اچہی لکہتے تہے اور نستعلیق و قرآنی
لکہنے مین خوش خط تہے اور اونسے اور راقم الحروف سے ۱۲۴۹ھ ہجری سے لغایت
۱۳۰۵ھ ہجری متصل واحد اتحاد و ملاقات و یکجائی رہی پہلے دو تین سال بطور ملاقات
آمد و رفت اونکی رہی پہر ناخن بندی ہوئی تا دم وفات قائم رہی تمام عمر اونہون نے
سوای میرے کسیکی نوکری نہین کی تیس روپیہ سے ماہوار زائد کی ہمارے یہان تنخواہ نہین
ہوئی مگر علاوہ تنخواہ د بارچہ و نقدی کے ہر سال رعایت ہوتی تہی اور اونکے لڑکے
کے ختنے و شادی و لڑکی کی شادی مین بہت امداد ہوئی اور جو کچہہ کہ تمام عمر مین ہزارہا
روپیہ ہمارا اونکے صرف مین آیا وہ علاوہ اسکے اونکو ملا اوسکا کچہہ محاسبہ اونسے نہین
کیا گیا غرض کہ اونکو جان و مال سے نسبت ہمارے اور ہمکو نسبت اونکے کچہہ دریغ
نہ تہا اور مینے دو سو روپیہ نالکار کے چودہری حشمت علی صاحب کی چکلہ داری مین
اونکے کرا دیئے تہے کئی برس ملے اور وے وارستہ مزاج و بے پروا و لاابالی تہے
مگر شعر و سخن و نثر نگاری مین مشار الیہ تہے جو کوئی اونکو گہیر کر و پیچہا کر کے لکہتا تہا اوسکو
لکہاتے تہے چنانچہ چند نام اونکے شاگردون کے لکہے جاتے ہین - چودہری عظمت علی

ولد چودہری منصب علی اونہون نے دو گانون کو دوری دکہلے اونکی قبولیت مین
کر دیئے تہے کئی برس رہے و منصب علی متخلص بہ ہنر پسر شوکت علی و نیاز حسن ولد
حیدر بخش ساکن مہنڈ ضلع نواب گنج و عالم علی پسر شان یہ بہی عبارت اچہی لکہتے
ہین بطرز غالب دہلوی و ضامن علی ولد شیخ سبحان علی ساکن قصبہ ستہن ضلع
نواب گنج و محمد حسن ولد جعفر علی ولد قدرت علی چودہری سندیلی نے ۱۳۰۵ ہجری مین
بماہ ربیع الاول انتقال کیا اور اپنے مقابر مین دفن ہوئے قبر خام ہے اور ایک زوجہ
اور ایک بیٹا منشی عالم علی کو وارث چہوڑا اور لڑکی زوجہ مولوی حافظ واجد علی ولد
مولوی محمد باسط علی جسکو حفظ قرآن شریف تہا وہ والدین کے سامنے انتقال کر گئین
بڑی نیک بخت و صالحہ و عابدہ تہین ایک لڑکی اونکی زوجہ عبد الشکور ولد منشی
شیخ صادق حسین ولد شیخ مومن علی ہے فقط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَ آخِرًا وَ ظَاہِرًا وَ
بَاطِنًا وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا وَّدَائِمًا وَّاَبَدًا

اما بعد ناظرین کتاب مستطاب کو معلوم ہو کہ یہ کتاب محتوی
حالات علماء کبار تصنیف منیف علامۂ روزگار رئیس نامدار جناب مولانا
حافظ محمد **شوکت علی** ادام اللہ فیضہ الخفی والجلی ابن عالیجناب
چودہری مسند علی سندیلی آخر شہر شوال سنہ ۱۳۰۹ ہجری مین
مطبع علوی مین طبع ہو کر شائع ہوئے فقط